ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی
جنوری 2019 جلد نمبر 20 شمارہ نمبر 1

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۞
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۞

ہر احمدی خاص طور پر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود و سلام بھیجنے کو فرض کرے تا کہ ان برکات سے ہم فیضیاب ہو سکیں جو آپ کی ذات بابرکات سے سچا تعلق رکھنے سے وابستہ ہیں۔

(اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ جلسہ سالانہ قادیان 2018ء)

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

امام جماعتِ احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

لندن
۲۵ دسمبر ۲۰۱۸ء

پیارے مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے خط ملا ہے۔ آپ نے یہ بتایا ہے کہ رسالہ "اخبار احمدیہ" جرمنی کے دوبارہ اجراء پر اس رسالہ کے مدیر اعلیٰ کی ذمہ داری آپ کے سپرد ہوئی ہے ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ "اخبار احمدیہ" کا دوبارہ اجراء ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور آپ کو اپنی ذمہ داری کا بھی خوب حق ادا کرنے کی توفیق دے اور آپ بہترین ٹیم ورک کا مظاہرہ اور دوسروں سے حکمت سے کام لینے والے بنیں اور راہِ حق میں آپ کی قوتیں قطار بنی چلتی رہیں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس رسالہ کی اشاعت احباب جماعت جرمنی کے دلوں میں خلافت احمدیہ کے زیر سایہ چلنے کی امنگ پیدا کرنے کا باعث بنے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مدد آپ کے شامل حال ہو۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

T-21884
31.12.18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اداریہ

اخبارِ احمدیہ جرمنی کی اشاعتِ نو

1977ء کے آغاز میں مبلغ سلسلہ ہمبرگ محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نے جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد کو جماعتی خبروں اور پروگراموں سے باخبر رکھنے کے لئے اخبار احمدیہ کے نام سے چار صفحات پر مشتمل ایک ماہوار رسالہ ''اخبار احمدیہ'' کی بنیاد رکھی۔ یہ مختصر سا دو ورقہ عام قلم سے لکھا جاتا اور فوٹو کاپی کرنے کے بعد دوستوں کو بھجوا دیا جاتا۔ اگرچہ یہ بہت ہی مختصر اور سادہ تھا مگر اللہ کے فضل سے نہ صرف باقاعدگی سے شائع ہونے لگا بلکہ ترقی کرتے کرتے باقاعدہ رسالہ کی شکل اختیار کر گیا اور جرمنی بھر میں افراد جماعت کو مرکز کے ساتھ وابستہ رکھنے کا کردار ادا کرنے لگا۔

یہ رسالہ امام وقت کے تازہ ترین ارشادات سے اپنا دامن بھرے، جماعتی اطلاعات، اعلانات اور خبریں لئے ہر ماہ گھر گھر پہنچتا تو قارئین کو اپنا منتظر پاتا کہ مختلف تربیتی، علمی اور تحقیقی نیز ادبی مضامین بھی اپنے دامن میں سمیٹے ہوتا۔ 1994ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے لندن سے اخبار الفضل انٹرنیشنل جاری فرمایا تو جماعت جرمنی نے اس کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کی خاطر اپنا رسالہ بند کر کے، اِسی الفضل انٹرنیشنل میں چار صفحات پر مشتمل نئے انداز میں اخبار احمدیہ جاری کیا۔ اب پھر مجلس عاملہ جرمنی کی سفارش پر محترم امیر صاحب جرمنی نے ''اخبار احمدیہ'' پہلے کی طرح رسالہ کی شکل میں جاری کرنے کی منظوری دی ہے۔ چنانچہ اس کا پہلا شمارہ آپ کی خدمت میں اس درخواست دعا کے ساتھ پیش ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے، تعلیمی و تربیتی نیز تاریخی اعتبار سے مفید خدمت بجالانے والا ہو، آمین۔

اس رسالہ کی خدمات کا ایک پہلو اردو زبان کی ترویج اور فروغ بھی ہے۔ اس زمانے میں اردو زبان کا صرف معاشرتی یا ثقافتی کردار ہی نہیں بلکہ دینی اعتبار سے بھی نہایت اہم ہے۔ دہلی کے معروف و ممتاز ادیب و شاعر صوفی بزرگ حضرت میر دردؒ نے فرمایا تھا کہ

> اے اردو! گھبرانا نہیں، تو فقیروں کا لگایا ہوا پودا ہے، خوب پھلے پھولے گی، تو پروان چڑھے گی۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ قرآن حدیث تیری آغوش میں آ کر آرام کریں گے۔ بادشاہی قانون اور حکیموں کی طبابت تجھ میں آجائے گی اور تو سارے ہندوستان کی زبان مانی جائے گی»

(''میخانہ درد'' از جناب سید ناصر نذیر صاحب فراق دہلوی، صفحہ 153 مطبوعہ مارچ 1910ء)

دہلی کے اس ولی مرتاض کی یہ خواہش، یہ دعا اور پیشگوئی جماعت احمدیہ کے ذریعہ بڑی شان سے پوری ہوئی کہ بانی جماعت احمدیہ نے ایسا عظیم الشان اردو لٹریچر پیدا کیا کہ دنیا بھر میں حیرت انگیز انقلاب برپا ہو گیا۔ اس کے ساتھ حضرت میر دردؒ کی نسل میں سے ایک خاتون مبارکہ بانی جماعت احمدیہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئیں اور ان کے بطن مبارک سے عطا ہونے والی مبشر اولاد در اولاد نے بھی قرآن و حدیث کی خدمت کے ساتھ ساتھ اردو کی ترقی و فروغ کا علم بلند سے بلند تر کرنے کی توفیق پائی۔

دعا ہے کہ اس رسالہ کی اشاعتِ نو ہر لحاظ سے بابرکت اور مفید ہو اور اسے ہر پہلو سے اپنا کردار بھرپور انداز میں ادا کرنے کی توفیق ملے، آمین۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

فہرست مضامین

04	قال اللہ تعالیٰ۔قال الرسول ﷺ۔قال المسیح الموعودؑ
05	منظوم کلام
06	صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کا ذکرِ خیر
09	حضرت جعفر طیارؓ بن ابی طالب
13	عشق و وفا کی لازوال داستانیں
15	مبلغ انچارج جرمنی کا تقرر
16	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرمعارف فارسی منظوم کلام پر تضمین
18	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 2018ء
25	جماعت احمدیہ ارفورٹ (Erfurt) کا تعارف
27	ارفورٹ میں مسجد محمود کی تقریب سنگ بنیاد کا آنکھوں دیکھا حال
29	مسجد محمود ارفورٹ کی تقریب سنگ بنیاد کے موقع پر ہونے والی تقاریر
32	بیت السبوح میں کارکنان سلسلہ کے اعزاز میں ایک تقریب
33	اخبار احمدیہ جرمنی سفر بہ سفر، منزل بہ منزل
35	کوچہ ہائے قادیاں
40	سالانہ عرب اجتماع 2018ء
41	صدر صاحب وفاقی جمہوریہ جرمنی سے ملاقات
42	سال 2018ء میں وفات پاجانے والے موصیان کرام جماعت احمدیہ جرمنی
43	تین اکتوبر: جرمنی میں دروازے کھلے رکھنے کا دن
44	Brexit
45	آپ کے لئے یہ سال کیسا رہے گا؟

ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی
جنوری 2019 جلد نمبر 20 شمارہ نمبر 1

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب

امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

محمد انیس دیالگڑھی۔شمس الحق انور

معاونین

سلطان احمد قمر۔سید سعادت احمد

ٹائٹل و ڈیزائنگ

مرزا لطف القدوس

کمپوزنگ

آفاق احمد زاہد

مینیجر

میر لئیق احمد

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی

Genfer Str.11,

60437 Frankfurt am Main

Email:

akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de

Tel & Fax: +49-69 50688722

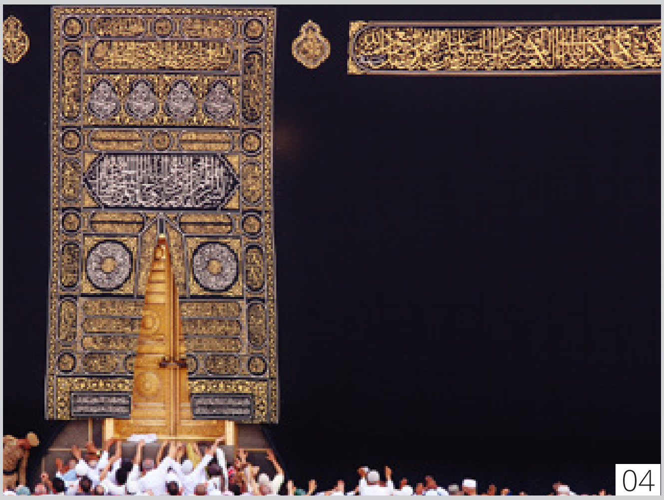
04

05

09

13

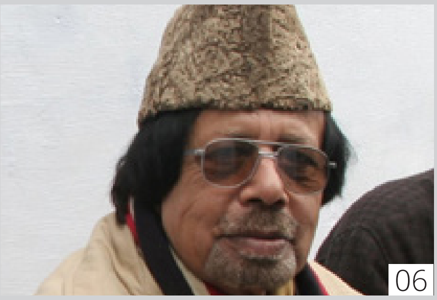
06

18

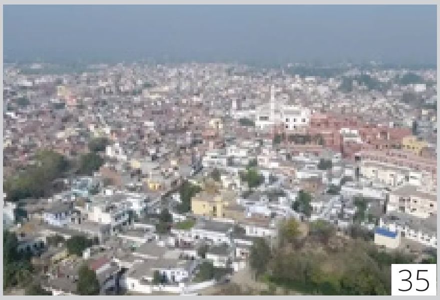
35

41

44

29

27

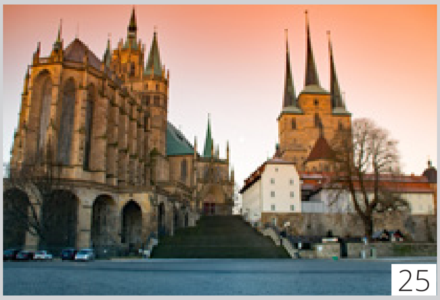
25

32

قال

اللہ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۷﴾

(الاحزاب 57)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

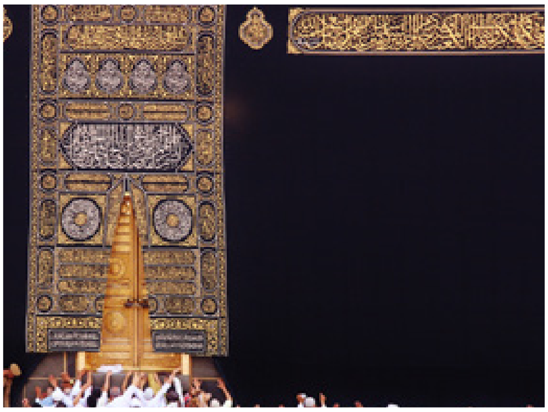

قال

الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت کعبؓ بن عجرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ ﷺ پر سلام بھیجنے کا تو ہمیں علم ہے مگر آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ فرمایا کہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

(ترمذی کتاب الصلوة باب ماجاء فی صفة الصلوة علی النبی ﷺ)

قال

المسیح الموعود علیہ السلام

درود جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو مگر نہ رسم و عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حسن و احسان کو مدّ نظر رکھ کر اور آپ ﷺ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ ﷺ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔

(ملفوظات جدید ایڈیشن 2003ء جلد 3 صفحہ 131)

ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (المائدة 36) تب ایک مدّت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور اُن کے کاندھوں پر نُور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذا بما صلّیتَ علیٰ مُحمّدٍ۔

(روحانی خزائن جلد 22۔ حقیقة الوحی صفحہ 131 حاشیہ)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد ﷺ دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اِک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اِک قمر ہے
اُس پر ہر اِک نظر ہے بدرُالدّجیٰ یہی ہے

وہ یارِ لامکانی ، وہ دلبر نہانی
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہ نما یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اُس کی ثناء یہی ہے

جو رازِ دیں تھے بھارے اُس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے

اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

وہ دلبر یگانہ عِلموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے

سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تُو خدایا
وہ جس نے حق دِکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم، صفحہ ۵۸ طبع اول)

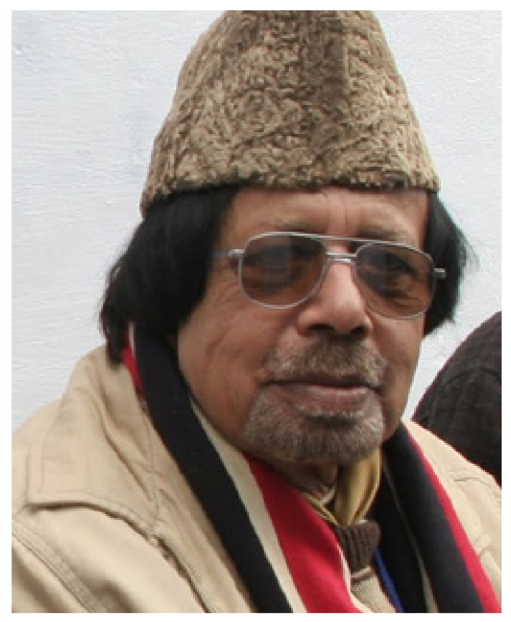

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کی زبان مبارک سے

صاحبزادہ

مرزا انس احمد صاحب

کا ذکرِ خیر

مرزا انس احمد صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بیٹے تھے ان کی گزشتہ دنوں ربوہ میں 81 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے بڑے پوتے تھے اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور نواب محمد علی خان صاحب کے نواسے تھے۔ اس لحاظ سے یہ میرے ماموں زاد بھائی بھی تھے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم قادیان میں لی پھر ربوہ میں مکمل کی پھر پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے پاس کیا پھر کچھ عرصہ وہاں کالج میں خدمت کی اور پھر انگلستان آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم۔ اے کیا۔ 1955ء میں انہوں نے زندگی وقف کی اور 1962ء میں عملی زندگی میں قدم رکھا اور بڑی محنت سے مختلف شعبہ جات میں انہوں نے کام کیا بڑے شوق سے اور ہمت سے اور محنت سے کام کرنے کے عادی تھے۔ علم حدیث فلسفہ اور انگریزی ادب میں ان کا بڑا گہرا مطالعہ تھا حدیث سے خاص طور پر شغف تھا۔ اپنے شوق سے حدیث کی ابتدائی تعلیم محترم مولوی خورشید احمد صاحب مرحوم سے انہوں نے حاصل کی۔ اپنے گھر میں بھی ان کی بڑی اچھی لائبریری تھی۔ نایاب کتب رکھا کرتے تھے۔ پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ کوئی بھی طالب علم کسی شعبہ میں رہنمائی کے لئے آجاتا تو بڑی اچھی معلومات دیا کرتے تھے۔ حدیث کے اہم اور بنیادی ماخذ کی کتب کے سیٹ بھی ان کے پاس تھے اور مختلف کتب خانوں سے انہوں نے یہ اکٹھے کئے تھے۔

جب 1955ء میں زندگی وقف کی تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ میں نے جماعت میں جو وقف کی تحریک شروع کی ہے اس کے بعد میرے پاس تین درخواستیں آئی ہیں ایک تو میرے پوتے مرزا انس احمد کی ہے جو عزیزم مرزا ناصر احمد صاحب کا لڑکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نیت کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انس احمد نے لکھا ہے کہ میرا ارادہ تھا کہ میں قانون پڑھ کر اپنی زندگی وقف کروں لیکن اب آپ جہاں چاہیں مجھے لگا دیں میں ہر طرح تیار ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 56 سال تک مختلف جماعتی دفاتر میں خدمت کی ان کو توفیق ملی۔ پہلے ابتدائی تقرر ان کا تعلیم الاسلام کالج میں بطور لیکچرر ہوا پھر 1975ء میں نائب ناظر اصلاح وارشاد مقرر ہوئے پھر ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقرر ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے۔ جامعہ احمدیہ کے ایڈمنسٹریٹر کے طور پر بھی ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ براہین احمدیہ اور محمود کی آمین کا انگریزی ترجمہ بھی کیا جو شائع ہو چکا ہے۔

آجکل سرمہ چشمہ آریہ اور ازالہ اوہام اور درثمین کے انگریزی ترجمہ کی نظر ثانی پر کام کر رہے تھے۔ ناصر فاؤنڈیشن کے تحت جو ہمارے اسکول شروع کئے گئے تھے اس کے بھی چیئرمین رہے۔ مجلس افتاء کے ممبر بھی تھے۔ نور فاؤنڈیشن بورڈ کے ممبر بھی تھے۔ نور فاؤنڈیشن قائم کی گئی تھی تا کہ احادیث کی کتب کو جماعتی طور پر شائع کیا جائے اور ترجمہ اور شرح لکھی جائے۔ یہ مسند احمد بن حنبل کا اردو ترجمہ کر رہے تھے۔

ان کے داماد مرزا وحید احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں سفر پر بخارا اور سمرقند جا رہا تھا تو مرزا انس احمد صاحب نے مجھے کہا کہ وہاں تم جا رہے ہو تو امام بخاری کی قبر پر بھی جانا اور میری طرف سے بھی دعا کرنا اور سلام کہنا۔ جس نے آنحضرت ﷺ کے ارشادات اور واقعات کا خزانہ جمع کر کے ہم تک پہنچایا ہے اس کا حق بنتا ہے کہ ہم اس کے لئے دعا کریں اور اسے سلام پہنچائیں۔

ڈاکٹر نوری صاحب لکھتے ہیں کہ جو کام آپ کو دیا جاتا آپ ایک جذبے کے ساتھ اس کو مکمل کرتے۔ نہایت جانفشانی اور محنت اور لگن کے ساتھ اپنے کام کو پوری طرح سرانجام دیتے۔ کمزوری اور بیماری کے باوجود میں نے آپ کو گھنٹوں لیپ ٹاپ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ اکثر یہ کہتے کہ میری خواہش تو صرف اتنی ہے کہ جو کام خلیفۂ وقت نے میرے سپرد کیا ہے میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے اسے پورا کر دوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے واقعات آپ اس قدر جوش اور جذبے اور نہایت لطیف انداز میں بیان کرتے تھے کہ سننے

والے کا دل موہ لیتے تھے اور واقعات بیان کرتے وقت آپ کی آنکھیں نم ہو جاتیں اور آواز بھرا جاتی۔ ہر قسم کے مشکل حالات میں آپ نے ہمیشہ صبر اور ہمت کا مظاہرہ کیا۔ حوصلے کے ساتھ ہر تنگی کو برداشت کرتے۔ اپنی علالت کی وجہ سے پیالی چائے کی نہیں اٹھا سکتے اور نہ ہی بستر پر پہلو بدل سکتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ نے ہمیشہ اپنا کام جاری رکھا اور بڑی جانفشانی سے اپنی ذمہ داری نبھائی اور کبھی کوئی شکایت کا موقع نہ دیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے۔

میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی بیٹی ندرت کہتی ہیں کہ میری بیٹی کی شادی تھی میں انتظام چیک کرنے کے لئے مارکی میں گئی تو ہاں بھائی انس پہلے سے بیٹھے تھے اور رو رہے تھے میں حیران ہوئی کہ یہاں اتنی جلدی کیوں آ گئے ہیں تو مجھے دیکھ کر بتایا کہ آج مجھے تمہارے ابا بہت یاد آرہے تھے میر داؤد احمد صاحب مرحوم، تو میں یہاں آ کر تمہارے لئے دعا کر رہا تھا۔ ان کے بھانجے عامر احمد لکھتے ہیں کہ خوشی غمی میں ایک محبت کرنے والے باپ کی طرح موجود رہے۔ ہر گھر میں اونچ نیچ ہوتی ہے لیکن ایسے معاف کر دیتے جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نہیں بلکہ اگر محسوس کرتے کہ میری کسی نصیحت کی وجہ سے اگلے کو تکلیف پہنچی ہے تو اس نیک نصیحت کے باوجود خود اس سے معذرت کرتے۔

منیر الدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف کہتے ہیں کہ ہمیشہ انہیں ہمدرد اور شفیق پایا۔ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ مزید کام دیں تا کہ بیماری میں جتنا زیادہ کام کر سکوں بہتر ہے۔ خلافت سے بے پناہ اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کے سلسلہ میں انہوں نے بہت قابلِ قدر خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ بہرحال ایک عالم تھے اور بڑا گہرا علم تھا ان کا۔ اس سے جماعت اب محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور علماء پیدا کرے۔ ہر ایک نے لکھا ہے کہ مبلغین کی بہت عزت کیا کرتے اور علمی رنگ میں ان کی رہنمائی بھی فرمایا کرتے تھے۔

حافظ مظفر احمد صاحب کہتے ہیں کہ میاں صاحب گوناگوں صفات کے مالک تھے خدا ترسی محبت الٰہی عشقِ قرآن و رسول سادگی تواضع اور رحمت و شفقت آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا بھی خیال رکھتے غرباء اور مساکین کا بہت احساس تھا۔ کسی ضرورت مند کو خالی ہاتھ واپس نہ کرتے۔ ایک علمی شخصیت تھے حصول علم کا خاص ذوق تھا اور اس کے لئے آپ نے بہت محنت اور مجاہدہ کیا۔ پہلی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پندرہ سولہ سال کی عمر میں ختم کر لی تھیں۔ کتب حدیث کا ایک بہت عمدہ اور قیمتی ذخیرہ انہوں نے ایک زرِّ کثیر سے اپنی لائبریری میں جمع کیا جس میں بہت مفید نایاب کتب موجود ہیں اور اس لحاظ سے ان کی ذاتی لائبریری بے نظیر اور اپنی مثال آپ ہے۔ علم حدیث سے اتنا شغف تھا کہ اس کے دیگر موضوعات علم الرجال اور علم اصول حدیث پر بھی کتب آپ نے جمع کی تھیں۔ آپ کی محبت حدیث کا ایک خوبصورت نظارہ رمضان المبارک میں آپ کے درس حدیث سے ہوتا تھا بڑے اہتمام اور محنت سے آپ یہ درس دیا کرتے جو بالعموم سیرت رسول ﷺ کے مختلف موضوعات پر ہوتے تھے اور اس میں نادر اور قیمتی مواد جمع کر کے پیش فرماتے۔ جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی آپ کو کئی سال تقاریر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ڈاکٹر افتخار احمد صاحب لندن سے لکھتے ہیں کہ حقیقی معنوں میں واقف زندگی تھے۔ دفتر آنا نہیں چھوڑا اور اشاعت اور تراجم کے کاموں میں آخری دم تک مشغول رہے۔ تراجم بہت انہماک کے ساتھ کرتے اور موزوں محاورہ تلاش کرنے میں بعض دفعہ کئی کئی دن لگا دیتے اور اطاعت کا معیار بھی بہت اعلیٰ تھا۔

خالد صاحب رشین ڈیسک لندن لکھتے ہیں کہ میاں صاحب کی شخصیت جب بھی خاکسار کے ذہن میں آتی ہے تو لگتا ہے جیسے ان کی ذات آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ اطلبوا العلم من المھد الی اللحد کی حقیقی اور عملی تصویر

تھی۔میاں صاحب کو مختلف علوم سیکھنے کا بے انتہا شوق تھا کوئی بھی نئی چیز معلوم کرنے اور کچھ نیا جاننے کا موقع ہرگز ضائع نہیں کرتے تھے اور احادیث رسول ﷺ اور علم حدیث ان کا خاص اور پسندیدہ موضوع تھا۔

شمشاد صاحب مبلغ امریکہ لکھتے ہیں کہ مربیان کے ساتھ میٹنگ میں ان کے اندر تبلیغ کا جذبہ پیدا کرنے کی بہت کوشش کرتے تھے۔مطالعہ کا بہت شوق تھا مربیان کو بھی مطالعہ کرنے کی طرف بار بار توجہ دلاتے اور خود بھی ہمیشہ دفتر میں کتابوں کا ڈھیر لگا کر رکھا ہوتا تھا۔ بخاری شریف کا کثرت سے مطالعہ کرتے تھے اور آنے جانے والے مربیان سے بھی علمی گفتگو کرتے رہتے تھے۔

شاہد محمود صاحب مبلغ گھانا لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور خلافت کی محبت اور اطاعت آپ میں خوب بھری ہوئی تھی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کے ساتھ اکثر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔

شیخ نصیر احمد کارکن رشین ڈیسک کہتے ہیں کہ میاں صاحب کے ساتھ سولہ سال کا عرصہ وکالت اشاعت میں گزرا ان سے بہت کچھ میں نے سیکھا ہمیشہ ایک شفیق دوست کی طرح پایا انہوں نے خاکسار کو کبھی ماتحت ہونے کا احساس ہونے نہیں دیا۔اگر کبھی مجھے یہ محسوس ہوتا اور محسوس کرتا کہ میرے والدین نہیں ہیں تو انہوں نے ہمیشہ یہ کہا کہ تم مجھے ان کی جگہ سمجھو۔

محمد الدین بھٹی صاحب کارکن اشاعت کہتے ہیں کہ میاں صاحب مرحوم کارکنان کے ساتھ ہمیشہ مؤدبانہ طریق سے پیش آتے تھے۔ جب بھی اپنے پاس کسی کام سے بلاتے تو کہتے کہ کرسی پر بیٹھ جائیں پھر بات شروع کرتے۔ جب کبھی آپ کی طرف سے کسی کارکن پر ناراضگی کا اظہار ہوتا تو اس کے بعد جلد ہی مشفقانہ انداز اختیار کر لیتے حتیٰ کہ بعض دفعہ معافی مانگنے تک نوبت آجاتی۔

احسان اللہ مربی سلسلہ گھانا لکھتے ہیں کہ ان کے زیر سایہ نو سال وکالت اشاعت میں کام کیا خلافت کے عشق اور ادب سے معمور وجود تھا۔ایک دفعہ خاکسار کو کہا کہ حضور کو فیکس لکھ رہا ہوں یہ ابھی کرنی ہے پھر فیکس لکھنی شروع کی تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے الفاظ لکھ کر محویت کے عالم میں ان الفاظ پر چند منٹ نظریں جمائے رہے۔ آصف اویس صاحب مربی سلسلہ وکالت اشاعت لکھتے ہیں کہ خاکسار کی تقرری چند ماہ پہلے وکالت اشاعت میں ہوئی۔ یہ چند ماہ میری زندگی کے یادگار دن تھے۔ ہر موقع پر نہایت شفقت سے میاں صاحب نے خیال رکھا۔میری اور ان کی عمر کا کم از کم پچپن سال سے زائد کا فرق تھا لیکن ان کے ساتھ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے یہ فرق نام کا ہی ہے گفتگو بھی شاندار ہوتی تھی محفل کو خوشگوار رکھنے کے لئے اکثر مذاق بھی کیا کرتے تھے۔میرے ذمہ ان کی مترجم مسند احمد بن حنبل کا کام ہے۔ اس عمر اور صحت کی انتہائی خراب حالت میں بھی کام کو جاری رکھنے کی ہمت بلا کی تھی ان میں مایوسی یا کام مکمل نہ کر سکنے کا خیال بھی پاس سے نہ گزرتا تھا۔

جامعہ احمدیہ ربوہ کے طالب علم محمد کاشف کہتے ہیں کہ

> ناصرِ دیں کے وہ تھے لختِ جگر
> خدمتِ دیں میں کمربستہ رہے
> آسمانوں سے بلاوا آ گیا
> آہ مرزا ''انس بھی رخصت ہوئے''
>
> 1440ھ عبدالکریم قدسی۔امریکہ

خاکسار مقالے کے سلسلہ میں جو کہ خلفائے احمدیت کے پرائیوٹ سیکرٹریان کے حوالے سے گذشتہ چند ماہ سے آپ کی خدمت میں کئی دفعہ حاضر ہوا۔الحمد للہ انہوں نے خاکسار کو نہایت پیار سے بہت قیمتی وقت دیا۔ بیماری میں بھی تفصیلی انٹرویوز دیئے ایک بار بڑی رقت آمیز آواز میں کہنے لگے کہ انسان کی کوشش اور محنت کچھ بھی نہیں ہوتی۔ یہ میری زندگی کا خلاصہ ہے جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور پھر خلافت سے منسوب ہے۔

ربوہ سے آصف احمد ظفر کہتے ہیں کہ وفات سے کچھ عرصہ قبل طاہر ہارٹ میں داخل تھے ان کی عیادت کے لئے میں گیا۔ باوجود شدید تکلیف کے خود اپنا ماسک اتارا اور گفتگو شروع کر دی۔ اس پر میں نے کہا کہ میاں صاحب اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا انشاء اللہ۔ وہ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کا بلا لینا بھی تو ایک فضل ہے۔ کہتے ہیں ان کے الفاظ سن کر میں حیران رہ گیا کہ اس حالت میں بھی اللہ پہ توکل ہے اور موت کی کوئی فکر نہیں۔

حضور انور نے فرمایا: خلافت سے تعلق میں جو مختلف لوگوں نے لکھا ہے اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ان کا تعلق تھا اور اپنے ہر عمل سے انہوں نے اور اپنے ہر نمونے سے اس تعلق کا اظہار کیا بلکہ جب خلیفۃ المسیح الرابع نے امیر اور ناظر اعلیٰ مقرر کیا اس وقت بھی خلافت کی اطاعت کی وجہ سے انہوں نے کامل اطاعت امیر کی اور بڑا لحاظ رکھا۔ باوجود اس کے کہ میں کم از کم تیرہ چودہ سال چھوٹا تھا عمر میں ان سے اور اس وقت بھی کامل اطاعت کی اور ہمیشہ انتہائی وفا کا نمونہ خلافت کے بعد بھی انہوں نے دکھایا کامل اطاعت کا نمونہ دکھایا۔

اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل حاصل کرنے کا انہوں نے جو اظہار کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی خواہش کو بھی پورا فرمائے۔ ان کے پیاروں میں ان کو جگہ دے اور ان کی اولاد کو بھی خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والا بنائے۔ جب مکرم مرزا غلام احمد صاحب کی وفات ہوئی ہے تو انہوں نے خواب دیکھی تھی کہ جب میاں صاحب کی وفات ہوئی اس وقت کے قریب میں خواب دیکھ رہا تھا کہ بھائی خورشید اور میاں احمد اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے ہیں اور ان کی ملاقات آنحضور ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہو رہی ہے۔ اس وقت میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ میری ملاقات بھی اسی طرح ہو جائے۔ سو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ مجھے بھی اپنے قرب میں بلا لے تو پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم آگے آ جاؤ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب میں جگہ دی اللہ تعالیٰ نے تو ان کی مغفرت اور رحم کی خبر ان کو دے دی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے اور آگے ان کی اولادیں بھی نیک اور صالح ہوویں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱/دسمبر ۲۰۱۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ) بشکریہ صدر مجلس انصار اللہ بھارت

سیرت

حضرت جعفر طیّار رضی اللہ عنہ

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2018ء
(حصہ اوّل)
محترم حافظ مظفر احمد صاحب

تشہد وتعوّذ۔

مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيۡهِ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِيۡلًا ۙ ﴿۲۴﴾

(الاحزاب 24)

احباب کرام ! اس وقت مجھے بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وفاشعار ساتھی حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کا ذکرِ خیر کرنا ہے۔ جو آپؐ کے چچازاد بھی تھے۔

حضرت جعفرؓ بن ابی طالب حضرت علیؓ سے دس سال بڑے تھے۔ اس طرح آپ کی پیدائش بعثت نبویؐ سے بیس سال قبل ہوئی۔

(الاستیعاب جزء1ص242)

قبول اسلام

ابتدائی زمانۂ اسلام کی بات ہے، حضرت جعفرؓ نے اپنے چھوٹے بھائی حضرت علیؓ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عبادت کرتے دیکھا اور اپنے والد ابوطالب کے کہنے پر ان کے ساتھ نماز باجماعت میں شامل ہوگئے۔

اس موقع پر آنحضرتؐ نے حضرت جعفرؓ سے فرمایا کہ آپ نے (نماز میں) اپنے چچا زاد بھائی کے پہلو کو جوڑا اور مضبوط کیا ہے۔ اس کے بدلہ کے طور پر اللہ تعالیٰ آپ کو دو پَر عطا فرمائے گا، جن سے آپ جنت میں پرواز کریں گے۔ یوں رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف حضرت جعفرؓ کے نماز پڑھ لینے کو ہی قبول اسلام سے تعبیر کیا اور بہت خوش ہوئے کیونکہ یہ آپ کے جدی خاندان میں سے مسلمان ہونیوالے دوسرے فرد تھے، بلکہ حضرت جعفرؓ کو ''ذوالجناحین''، یعنی دو پروں والے اور ''طیّار''، یعنی روحانی پرواز کرنے والے کا لقب بھی عطا فرمایا۔

یہ دراصل آپ کے روحانی مقام اور شہادت کے اس رتبۂ بلند کی طرف اشارہ تھا جس کا مفصل ذکر آگے ہوگا۔

(الاکمال فی اسماء الرجال از شیخ ولی الدین ابو عبد اللہ خطیب صفحہ 170-171)

ہجرت حبشہ

حضرت جعفرؓ کے قبولِ اسلام کے وقت مکہ کے دیگر کمزور ابتدائی مسلمان مصائب وآلام کا شکار تھے۔ حضرت جعفرؓ نے بھی رسول اللہ ﷺ کی ہدایت پر دیگر مظلوم مسلمانوں کے ساتھ حبشہ کے عادل عیسائی بادشاہ کی طرف جانے والے قریباً 83 افراد پر مشتمل دوسرے قافلہ کے ساتھ وہاں ہجرت کی اور وہاں جاکر پناہ لے لی مگر قریش مکہ یہ کیسے گوارا کرسکتے تھے۔ انہوں نے اپنے دو سرداروں کو بیش قیمت تحائف کے ساتھ حبشہ بھجوایا تاکہ شاہ نجاشی اور اس کے سرداروں کو رشوت دے کر مسلمانوں کو واپس مکّہ لے آئیں۔

حبشہ کے منصف مزاج نجاشی نے کفار مکہ کے تحائف سے بے نیاز ہوکر مسلمانوں کا موقف معلوم کرنے کے لیے انہیں بھی اپنے دربار میں طلب کیا۔ مظلوم مسلمان حضرت جعفرؓ کی سربراہی میں حاضر ہوئے۔

حضرات ! آیئے چشمِ تصوّر میں اِس واقعہ کا نظارہ کرنے کے لیے آج سے ڈیڑھ ہزار سال پہلے کے ملک حبشہ چلتے ہیں جہاں شاہی دربار سجا ہے۔ وزیر و مشیر اور پادری اپنی نشستوں پر براجمان ہیں، بادشاہ نے مسلمانوں سے سوال کیا کہ تم نے اپنی قوم کا مذہب اور وطن کیوں چھوڑا؟ اس موقع پر مسلمانوں کی نمائندگی کا حق ادا کرتے ہوئے حضرت جعفرؓ نے جرأت ایمانی سے سرشار ہوکر کمال فصاحت بیانی سے جو خوبصورت عربی تقریر کی۔ اس کا اردو ترجمہ سوانح عمری محمد صاحب کے برہمو مصنف جناب پرکاش دیو جی کے الفاظ میں یوں ہے:

نوٹ: اوپر دی گئی تصویر میں مُوتہ (اردن) کے مقام پر حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے مزار کا اندرونی منظر ہے۔

حضرت جعفرؓ نے کہا ''اے بادشاہ! ہمارا یہ حال ہے کہ ہم جہالت اور گمراہی کے گڑھے میں گرے ہوئے تھے ہم بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ گندی فحش باتیں بکتے تھے۔ مردار کھایا کرتے تھے۔ ہم میں کوئی انسانیت کی خوبی نہ تھی۔ خداوند تعالیٰ نے جس کا فضل تمام جہان پر چھایا ہوا ہے محمدؐ کو اُس پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو ہمارے لئے رسول کر کے بھیجا۔ اُس کی شرافت نسب اور راست گفتاری صفا باطنی اور دیانت داری سے ہم خوب آگاہ ہیں۔ اُس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی ظاہر فرمائی اور وہ اللہ کا پیغام لے کر ہمارے پاس آیا کہ صرف ایک خدا پر ایمان رکھو۔ اُس کی ذات اور صفات میں اور کسی کو شریک مت کرو۔ اور بتوں کی پرستش مت کرو۔ راست گفتاری اپنا شعار ٹھہراؤ۔ امانت میں کبھی خیانت نہ کرو۔ اپنے تمام ابنائے جنس سے ہمدردی رکھو۔ پڑوسیوں کے حقوق کی نگہداشت کرو۔ عورت ذات کی عزت کرو۔ یتیموں کا مال نہ کھاؤ۔ پاکیزگی اور پرہیزگاری کی زندگی اختیار کرو۔ خدا کی عبادت کرو۔ اُس کی یاد میں کھانا پینا تک بھول جاؤ۔ راہِ خدا میں غریبوں کی مدد کے لئے خیرات کرو۔

اے بادشاہ! صرف اس ایمان لانے پر ہمیں وہ ایذائیں دی گئی ہیں کہ ہمیں جلاوطن ہونا اور راہِ غربت اختیار کرنا پڑا ہے ہمیں اپنے دیس میں کہیں پناہ نہ ملی۔ تیرے انصاف اور رحم سے ہمیں امید ہے کہ تو ہم غریبوں پر ظلم نہ ہونے دے گا۔

حضرت جعفر نے اِس رقت بھرے دل سے اس تقریر کو ادا کیا کہ نجاشی پر اُس کا بہت اثر ہوا اور اُس کا دل اُس رسول عربی کی کچھ تعلیم سننے کا آرزومند ہوا۔''

(سوانح عمری محمد صاحب از پرکاش دیوجی صفحہ 53 بحوالہ چشمہ معرفت ص250 طبع اول)

اس پر حضرت جعفرؓ نے سورۃ مریم کی آیات کی تلاوت ایسی خوش الحانی سے کی کہ خدا ترس بادشاہ نجاشی بے اختیار رونے لگا۔ اور روتے روتے اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ وہ تو یہ کلام الٰہی سن کر بے اختیار کہہ اٹھا: ''خدا کی قسم! ایسے معلوم ہوتا ہے کہ اس کلام اور موسیٰ کے کلام کا سرچشمہ ایک ہی ہے یعنی خدائے علیم وخبیر۔'' پھر بادشاہ نے یہ فیصلہ سنادیا کہ ''اے مکہ کے سفیرو! خدا کی قسم میں ان لوگوں کو ہرگز تمہارے حوالے نہیں کرسکتا۔''

سردارانِ مکہ نے نئی سازش یہ کی کہ بادشاہ کو مذہبی لحاظ سے مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا جائے کہ ان کا اعتقاد شاہِ حبشہ کے خلاف ہے اور وہ حضرت عیسیٰؑ کو محض ایک انسان مان کر اس کی توہین کرتے ہیں۔ بادشاہ نے پھر مسلمانوں کو بلوایا۔ اور پوچھا کہ عیسیٰؑ ابن مریم کے بارہ میں تمہارا کیا عقیدہ ہے۔ حضرت جعفرؓ نے کہا اس بارہ میں ہمارے نبی پر

اے بادشاہ! صرف اس ایمان لانے پر ہمیں وہ ایذائیں دی گئی ہیں کہ ہمیں جلاوطن ہونا اور راہِ غربت اختیار کرنا پڑا ہے ہمیں اپنے دیس میں کہیں پناہ نہ ملی۔

یہ کلام اترا ہے کہ

إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ ۚ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ

(النساء 172)

کہ عیسیٰؑ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول روح اللہ اور اس کا کلمہ ہے جو اس نے کنواری مریم کو عطا فرمایا۔''

تب مجلس پر ایک سناٹا چھا گیا موحّد بادشاہ بھی کہہ اٹھا کہ ''حضرت عیسیٰؑ کا مقام تنکا برابر بھی اُس سے زیادہ نہیں جو قرآن نے بیان کیا ہے۔'' پھر اس نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ ''مسلمانوں کو سرزمین حبشہ میں مکمل امان دی جاتی ہے''۔

اور یوں حبشہ کی عادل عیسائی حکومت نے مسلمانوں کے ساتھ عدل و احسان کا وہ سلوک کیا جو دورِ حاضر کی عیسائی حکومتیں برطانیہ، جرمنی، کینیڈا وغیرہ احمدیوں کے ساتھ کر رہی ہیں۔ جو کسی طرح بھی قابل اعتراض بات نہیں۔

اس واقعہ کے کچھ ہی عرصہ بعد حضرت جعفرؓ نے رسول اللہ ﷺ کا تبلیغی خط شاہ حبشہ کو پہنچایا تو نجاشی نے اپنے قبول اسلام کا بھی اعلان کر دیا۔

یہ تھا کسی بادشاہ کے سامنے حضرت جعفرؓ کا جرأت مندانہ اظہار کلمہ حق اور اس کی برکت سے پہلے عیسائی بادشاہ کا ان کے ذریعہ قبول اسلام!

ہجرت مدینہ

رسول اللہ ﷺ کی ہجرت مدینہ کے بعد جب حالات کچھ سازگار ہو گئے تو 14 برس بعد حضرت جعفرؓ کو حبشہ میں اپنا ٹھکانہ چھوڑ کر اپنے آقا و مولا کی طرف مدینہ ہجرت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ 7 ہجری میں فتح خیبر کے موقع پر مہاجرین حبشہ کا قافلہ حضرت جعفرؓ کی سرکردگی میں واپس آیا۔ حضورؐ اس وقت خیبر میں تھے۔ 14 سال بعد اپنے مہاجر بھائیوں کی وطن واپسی پر رسول اللہ ﷺ بہت خوش تھے۔ آپ ﷺ نے خود آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا۔ پیار سے گلے لگایا، فورِ محبت سے ان کی پیشانی چوم لی اور فرمایا:: ''آج میں بہت خوش ہوں، نامعلوم فتح خیبر کی خوشی زیادہ ہے یا پیارے جعفرؓ اور ان کے ساتھیوں کی آمد کی!''

(ابن سعد جلد 4 صفحہ 123، استیعاب جلد ص 313)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ آمد کے بعد حضرت جعفرؓ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے خاص مشیروں میں شامل فرمایا۔

اس زمانہ میں حضرت جعفرؓ کے تعلقات نجاشی شاہ حبشہ سے قائم رہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ کو شاہ روم نے ایک ریشمی رومال بطور تحفہ بھجوایا جسے رسول اللہ ﷺ نے زیب تن فرمانے کے بعد حضرت جعفرؓ کو دے دیا۔ انہوں نے بھی وہ متبرک رومال پہنا تو رسول کریم ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا میں نے تمہارے استعمال کے لیے نہیں بلکہ تمہارے بھائی نجاشی کو بھجوانے کی خاطر دیا ہے۔

'' پھر بادشاہ نے یہ فیصلہ سنادیا کہ ''اے مکہ کے سفیرو! خدا کی قسم میں ان لوگوں کو ہرگز تمہارے حوالے نہیں کرسکتا۔''

(طبقات ابن سعد جزء ا صفحہ 353)

غزوہ مُوتہ میں شرکت

مگر حضرت جعفرؓ کیلئے اس سے بھی بلند مرتبہ شہادت کا مقدر تھا۔انہیں حبشہ سے واپسی کو ابھی ایک سال بھی گزرنے نہ پایا تھا کہ رومی سرحد پر شورش ہوئی۔قیصر روم کے گورنر غسانی سردار نے اس مسلمان سفیر کو قتل کروا دیا جو شاہ بصریٰ کی طرف رسول اللہؐ کا مکتوب گرامی لے کر جا رہے تھے یہ ان کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ تھا۔

نبی کریمؐ نے تین ہزار کا اسلامی لشکر تیار کروایا جس میں بزرگ صحابی حضرت عبداللہؓ بن رواحہ انصاری اور مشہور جنگی کمانڈر حضرت خالدؓ بن ولید کے علاوہ حضرت جعفرؓ بن ابی طالب بھی شامل تھے۔آپؐ نے کئی حکمتوں کے پیش نظر اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زیدؓ کو اس لشکر کا سالار اول مقرر کیا۔ اور حضرت جعفرؓ کو ان کا نائب مقرر کرتے ہوئے فرمایا:''زیدؓ بن حارثہ کی شہادت کی صورت میں حضرت جعفرؓ قائد لشکر ہوں گے اور ان کے بعد عبداللہؓ بن رواحہ علم امارت سنبھالیں گے۔''

پیکر صدق و وفا حضرت جعفر رسول اللہؐ کے مقرر کردہ امیر لشکر کی سرکردگی میں 8ھ کو مُوتہ روانہ ہوئے۔مدینہ سے قریباً ایک ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر مُوتہ میں ایک لاکھ رومی فوج سے سخت مقابلہ ہوا،حضرت زیدؓ کے بعد حضرت جعفر طیار نے بطور امیر لشکر کمان سنبھالی اور بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔تینوں اسلامی جرنیلوں کی شہادت کے بعد بالآخر حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسلامی جھنڈا لیا اور دشمن پر فتح پائی۔اسی روز خدائے عالم الغیب نے رسول کریمؐ کو مدینہ میں بیٹھے اس لشکر کے سارے احوال کی اطلاع فرما دی۔

(بخاری کتاب المغازی)

داد شجاعت اور شہادت

رسول اللہ ﷺ نے منادی کروا کے،اہل مدینہ کو اکٹھا کر کے اپنے خطبہ میں اس غیبی اطلاع سے یوں آگاہ فرمایا کہ''لوگو!ایک نہایت دردناک خبر ہے۔غزوہ مُوتہ پر جانے والے لشکر نے میدان جنگ میں دشمن سے خوب مقابلہ کیا۔سب سے پہلے امیر لشکر حضرت زیدؓ شہید ہوگئے۔ آپ سب لوگ زیدؓ کی مغفرت کی دعا کرو۔''دعا کے بعد فرمایا:''اب علم لشکر حضرت جعفرؓ بن ابی طالب نے سنبھالا اور دشمن پر ٹوٹ پڑے اور نہایت جانبازی سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔میں نے انہیں کشفی طور پر راہ خدا میں جان نچھاور کرتے دیکھا ہے۔ان کی مغفرت کی بھی دعا کرو۔''تمام اصحاب رسولؐ نے حضرت جعفرؓ کی بخشش کی دعا کی۔پھر رسول کریمؐ نے ان امراء لشکر کے نیک انجام کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ''مجھے جعفرؓ،زیدؓ اور عبداللہؓ کا یہ نظارہ بھی دکھایا گیا ہے کہ وہ موتی کے خیمہ یعنی ایک شاندار شیش محل میں ہیں اور ہر ایک الگ تخت پر رونق افروز ہے۔''

(مسند احمد جلد 5 صفحہ 229،استیعاب جلد اص 314)

میدان جنگ میں شجاعت کے جوہر

غزوہ موتہ سے واپسی پر قبیلہ بنی مرّہ کے ایک شخص عبد اللہ نے حضرت جعفرؓ کی شہادت کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے بتایا کہ''خدا کی قسم حضرت جعفرؓ کی بہادری کا وہ نظارہ اب بھی میری نظروں کے سامنے ہے جب میدان جنگ میں وہ گہرے سرخ رنگ کی گھوڑی سے چھلانگ لگا کر نیچے اترے اور تلوار کے ایک ہی وار سے اس کا کام تمام کر کے دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور پھر واپس نہیں آئے یہاں تک کہ شہید ہوگئے۔''اس وقت وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے:''اے جنت پاکیزہ!تیرے اتنے قریب آجانے پر تجھے خوش آمدید۔رومی کافروں پر عذاب کا وقت بھی قریب ہے۔اب میرے شایان شان یہی ہے کہ شمشیر زنی سے دشمن کا مقابلہ کروں۔''

(ابو داؤد کتاب الجہاد،استیعاب جلد اص 314،منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند جلد 5 ص 155)

اس غزوہ میں شامل ایک اور صحابی حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ''جنگ کے بعد میدان موتہ میں ہم نے اپنے امیر حضرت جعفرؓ کی نعش تلاش کی تو ان کے جسم میں تلواروں اور نیزوں کے ستر سے بھی زائد زخم تھے''

''جنگ کے بعد میدان موتہ میں ہم نے اپنے امیر حضرت جعفرؓ کی نعش تلاش کی تو ان کے جسم میں تلواروں اور نیزوں کے ستر سے بھی زائد زخم تھے''

(بخاری کتاب المغازی)

اور حضرت جعفرؓ نے یہ سب زخم سینہ پر لیتے ہوئے جان قربان کی تھی۔

شہید کے خاندان سے حسن سلوک

آئیے اب میدانِ جنگ سے پھر واپس مدینہ چلتے ہیں،جہاں اس المناک شہادت کے بعد کے احوال حضرت جعفرؓ کی بیوہ حضرت اسماءؓ بنت عمیس یوں بیان کرتی ہیں کہ:

''جس روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو حضرت جعفرؓ کی شہادت کی خبر ملی۔آپؐ ہمارے گھر تشریف لائے۔اور فرمایا کہ جعفرؓ کے بچوں کو میرے پاس لاؤ۔آپؐ نے انہیں گلے لگایا۔بچوں کو پیار کرتے ہوئے آپؐ کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ!میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔آپؐ روتے کیوں ہیں؟ کیا جعفرؓ اور ان کے ساتھیوں کے بارہ میں کوئی خبر ہے؟ آپؐ نے فرمایا:ہاں وہ آج خدا کی راہ میں شہید ہوگئے ہیں۔اسماءؓ اچانک یہ دردناک خبر کو سن کر چیخ اٹھیں۔رسول کریمؐ نے حضرت اسماءؓ کو ان کے حال پر چھوڑ دیا تا کہ وہ آنسو بہا کر اپنا غم غلط کر لیں۔دوسرے روز آپؐ پھر شہید کے گھر گئے،انہیں صبر و حوصلہ دلاتے ہوئے بیان فرمایا کہ''جعفرؓ بھی میرے سامنے جبرائیل،میکائیل اور اسرافیل فرشتوں کے ساتھ میرے سامنے سے گزرے ہیں اور بتایا کہ فلاں دن میرا مشرکوں سے مقابلہ ہوا تھا اور

جعفرؓ کے بچوں کو میرے پاس لاؤ۔آپؐ نے انہیں گلے لگایا۔بچوں کو پیار کرتے ہوئے آپؐ کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے۔

مجھ پر تیر، تلوار اور نیزے کے تہتر کے قریب زخم جسم کے اگلے حصے میں آئے۔ اسلامی جھنڈا میرے دائیں ہاتھ میں تھا وہ کٹ گیا تو میں نے اپنے بائیں ہاتھ میں تھام لیا مگر وہ

”مجھے جعفرؓ، زیدؓ اور عبداللہؓ کا یہ نظارہ بھی دکھایا گیا ہے کہ وہ موتی کے خیمہ یعنی ایک شاندار شیش محل میں ہیں اور ہر ایک الگ تخت پر رونق افروز ہے۔“

بھی اس کی حفاظت میں کٹ گیا۔ ان ہاتھوں کے عوض اللہ نے مجھے دو پر عطا کئے ہیں اور اب میں فرشتوں کے ساتھ محو پرواز ہوں۔“

(ابو داؤد کتاب الجہاد، استیعاب جلد اص 314، منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند جلد 5 ص 155)

اور اے احمدیت کے پروانو! آج پھر اس علم اسلام کی ناموس وحرمت اور حفاظت تمہارے سپرد ہوئی ہے۔ آؤ یہ عہد تازہ کریں کہ اپنی جانیں قربان کر دیں گے مگر اس پر کوئی آنچ نہ آنے دیں گے۔

میرے پیارے دوستو! تم دم نہ لینا جب تلک
ساری دنیا میں نہ لہرائے لوائے قادیاں

پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت جعفرؓ کی بیوہ سے تفصیلی حالات شہادت بیان کرنے کے بعد صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: بس آج کے بعد میرے بھائی جعفرؓ پر کوئی نہ روئے۔

(مسند احمد جلد 6 صفحہ 372، منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند جلد 5 ص 156)

حضرات! مگر شہدائے مُوتہ کے سانحہ عظیمہ پر بے شک رسول اللہؐ سمیت سب اہل مدینہ کے دل رو رہے تھے۔۔ مگر چالیس سالہ حضرت جعفرؓ کی ناگہانی جواں سال موت کے غیر معمولی صدمہ پر خود رسول اللہ ﷺ نے کمال صبرو ضبط کا نمونہ دکھایا۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ شہدائے غزوۂ موتہ کی اطلاع ملنے پر خود نبی کریمؐ مجلس تعزیت میں تشریف فرما ہوئے۔ تو آپؐ کے چہرے سے حزن وملال کے آثار صاف ظاہر تھے۔ یہی حال دیگر صحابہ کا تھا۔

شاعر دربار نبویؐ حضرت حسانؓ بن ثابت نے ان کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنے مرثیہ میں یوں بیان کیے:

وَ كُنَّا نَرىٰ فِيْ جَعْفَرٍ مِنْ مُحَمَّدٍ
وَفَاءً وَأَمْرًا صَارَ مَاحَيْثُ يُؤْمَرُ

کہ ہم نے حضرت جعفر طیارؓ میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نسبت وفا کا یہ عظیم الشان نمونہ دیکھا کہ انہیں جو فرمان ملا وہ بجالائے۔

(الاصابہ جز 2 ص 249)

اس نازک صورتحال میں اپنے پیاروں کی جدائی کے غم سے نڈھال خدا کے رسولؐ اپنے اصحاب کو صبر کی تلقین کے ساتھ یہ دلاسے دے رہے تھے کہ ”ہمارے شہید یہ مرتبہٗ بلند پاکر اپنے مولیٰ کے پاس اتنے زیادہ خوش ہیں کہ انہیں دنیا میں موجود ہونے کی کوئی حسرت باقی نہیں۔“

(بخاری کتاب المغازی)

رسول اللہ ﷺ تیسرے روز پھر حضرت جعفرؓ کے گھر بغرض تعزیت تشریف لے گئے اور ان کے یتیم بیٹے عبداللہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر یہ دعا کرنے لگے: ”اے اللہ جعفرؓ کے اہل وعیال کا خود حافظ وناصر ہو۔“

پھر آپؐ نے حضرت اسماءؓ کو تسلی دلاتے ہوئے فرمایا: ”یتیم بچوں کے فقر وفاقہ کا خوف مت کرنا میں نہ صرف اس دنیا میں ان کا ذمہ دار ہوں بلکہ اگلے جہاں میں بھی ان کا دوست اور ولی ہوں گا۔“

(مسند احمد جلد اص 204)

حضرات! شہداء کے لواحقین سے دلداری اور ہمت افزائی کا یہ خوبصورت منظر دیکھ کر میرے چشم تصور میں شہدائے لاہور کے وہ خوش نصیب لمحات آ گئے۔ جب اس سنت نبویؐ کے عین مطابق 86 شہدائے لاہور کے حق میں ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ایک طرف متضرعانہ دعائیں کر رہے تھے تو دوسری طرف خود ہر شہید کے گھر فون کر کے تلقین صبر کے ساتھ محبت بھرے دلاسے دے رہے تھے اور پھر آپ نے اُن شہداء کے پسماندگان ولواحقین کی ذمہ داری اور کفالت کے وہ حق ادا کر دکھائے جس پر ایک دنیا شاہد ہے۔

خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا
اسے رکھ سلامت خدائے خلافت

مہاجرِ حبشہ حضرت جعفرؓ جن کی زندگی کا بڑا عرصہ ہجرت حبشہ میں گزرا۔ اگرچہ ان کی سیرت کے بارہ میں روایات ناپید ہیں لیکن ان کے اخلاق فاضلہ پر اس سے بڑھ کر کیا گواہی ہوسکتی ہے جو صاحب خلق عظیم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے انہیں اپنے مشابہ اور اپنا ہم خُلق قرار دیا۔ پھر فاقہ کش حضرت ابوہریرۃؓ جو اصحاب صفہ میں سے تھے، اور جنہوں نے حضرت جعفرؓ کو ایک سال تک قریب سے دیکھا، وہ یہ شہادت دیتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفرؓ

میں نے جعفرؓ سے زیادہ مسکینوں کے حق میں بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا۔ وہ ہم غریبوں کو اپنے گھر لے جاتے اور جو میسر ہوتا، پیش کر دیتے تھے۔

سے زیادہ مسکینوں کے حق میں بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا۔ وہ ہم غریبوں کو اپنے گھر لے جاتے اور جو میسر ہوتا، پیش کر دیتے تھے۔

حضرت جعفرؓ کا یہ خلق ایسا نمایاں تھا کہ نبی کریمؐ نے آپ کی کنیت ان کے بیٹوں کی بجائے غرباء کی نسبت سے ”ابو المساکین“ رکھ دی تھی یعنی تو گویا مساکین کا باپ ہے۔

(اصابہ جز 2 ص 218)

اور یوں حضرت جعفرؓ کی وفات سے ان کے بال بچے ہی نہیں، غرباء اور مساکین بھی یتیم ہو گئے۔ مگر رسول اللہ ﷺ کا شاندار نمونہ اس صدمہ عظیمہ پر بھی صبر اور اس کی یہ تلقین تھی۔

شہید حق کی نعش پہ نہ سر جھکا کے روئیے
وہ آنسوؤں کو کیا کرے لہو سے منہ جو دھو چکا

عشق و وفا کی

لازوال داستانیں

اُترا تھا چاند شہر دل و جاں میں ایک بار
اب تک ہیں آنگنوں میں اُجالے پڑے ہوئے

محمد انیس دیالگڑھی

زیرِ نظر مضمون میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کے واقعات پیش کئے جا رہے ہیں جو نہ صرف ان کے اعلیٰ ایمان کے مظہر ہیں بلکہ قیامت تک دوسروں کے ایمانوں کی تازگی کا باعث بنتے رہیں گے اور ہر واقعہ ہر دفعہ ایک نیا لطف اور مزہ دیتا رہے گا اور دنیا میں اُجالا کرتا رہے گا اور تاریکیوں کو دور کرتا رہے گا ؏

دور کر دے گی اندھیروں کو ضیائے قادیاں

ایمان و اخلاص کے ساتھ ساتھ صحابہ کے عشق کی حالت قابلِ رشک ہے جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ کی یاد تازہ کر دیتی ہے اور صاف نظر آتا ہے کہ

؏ وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی

عشق و وفا کی ان داستانوں کا مرکز اور محور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات تھی اور یہ پیاری ادائیں بھی انہوں نے حضور علیہ السلام سے ہی سیکھی تھیں۔

یہ ادا عشق و وفا کی ہم میں
اک مسیحا کی دعا سے آئی

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

قادیان آتے تو بے خود و مست ہو جاتے۔ دنیا اور اس کے علائق سے الگ نظر آتے۔ نہ ملازمت کی پرواہ نہ کسی اور کا ڈر۔ وہ واقعہ جس کا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں ذکر فرمایا ہے وہ میری آنکھوں دیکھا ہوا ہے۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب صرف ایک جوڑا کپڑوں کا جو پہنے ہوئے تھے لے کر آئے تھے۔ یہ لوگ طبیعت میں جب بے کلی محسوس کرتے دیوانہ وار بھاگے چلے آتے تھے۔ حضرت کو دیکھ لیا کچھ باتیں سن لیں۔ زندگی کی نئی روح لے کر واپس چلے گئے۔ ان کو خیال تھا کہ تین دن کے بعد تو آ ہی جاؤں گا صرف ایک جوڑا زیب تن تھا۔ جب تین دن کے بعد ابھی ٹھہرنے کا حکم ہوا تو خیال تھا کہ شاید چند روز کے بعد اجازت ہو جائے۔ مگر اجازت کے لئے خود تو زبان ادب سے کھل نہ سکتی تھی اور حضرت کی اپنی محبت اور جذب بھی اجازت نہ دیتے تھے۔ مجھ کو یاد ہے کہ دو ہفتہ تک اسی لباس میں رہے۔ اب اس میں میلا پن نظر آنے لگا۔ وہ عام طور پر سفید لباس گرمیوں میں پہنتے تھے۔ ایک دن آئے اور ہنستے ہوئے کہا کہ شیخ صاحب کیا کیا جائے۔ کپڑے میلے ہو رہے ہیں۔ میں اور لایا نہ تھا اور اب لکھ کر بھی نہیں منگوا سکتا۔ میں وہاں کے خطوط کا جواب بھی نہیں دیتا۔ کچھ ایسا انتظام کر دو کہ ظہر کی نماز تک کپڑے صاف ہو جائیں۔ میں نے کہا کہ میں حضرت سے عرض کروں تو فرمایا۔ بالکل نہیں۔ یہ چیز تو ان کے علم میں نہ آنی چاہیے۔ تم چاہتے ہو کہ شاید اس طرح پر اجازت مل جائے۔ میں تو کسی اور رنگ میں اجازت کا سوال پیش ہی نہیں کرنا چاہتا۔ ہم لوگ

بڑے بے تکلف تھے۔ میں نے کہا کہ پھر مطلب کیا ہے۔ پگڑی اور پاجامہ کرتہ تو ظہر تک تیار ہو سکتا ہے۔ کوٹ نہیں ہو سکتا۔ اس وقت کی قادیان آج کی قادیان نہ تھی کہ بیسیوں مشینیں سلائی کا کام کر رہی ہیں۔ کہنے لگے یہ مطلب نہیں۔ ایک تہ بند باندھ لیتا ہوں۔ ان کپڑوں کو اگر دھوبی کپڑے گھاٹ پر دھو دے تو دھلا لو۔ یا پھر گھر میں صابن سے دھلا لو۔ صاف ہو جائیں گے۔ پھر دو ہفتہ کے بعد دیکھ لیں گے۔ میں نے بہت اصرار کیا کہ نہیں سلوا لیتے ہیں مگر وہ راضی نہ ہوئے۔ خیر وہ کپڑے دھلوائے گئے اور ظہر تک تیار ہوئے۔ بالآخر جب صورت یہ نظر آئی کہ انہوں نے اجازت تو لینی نہیں۔ اسے سوءِ ادب یقین کرتے ہیں تو میں نے مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم سے کہا ظفر احمد مجھ سے مانتا نہیں۔ کپڑے وہ لائے نہ تھے۔ ایک ہی جوڑا ہے۔ انہوں نے کہا ماننے نہ ماننے کا سوال ہی کیا۔ اور تم نے پوچھا ہی کیوں، بنوا دینے تھے۔ اور اب بھی یہی کرنا چاہیے۔ آخر دو جوڑے کپڑوں کے تیار کرا لئے۔ اور جب تہ بند باندھ کر دھونے یا دھلانے کا مرحلہ پیش آیا تو کپڑے دھوبی کو دے کر کہا کہ جمعہ کو ملیں گے تو وہ حیران ہوئے کہ مجھے اندر ہی قید کر دیا۔ میں اس طرح پر حضرت کے سامنے چلا جاؤں؟ اتنے میں مفتی صاحب وہ کپڑے لے کر آئے اور کہا کہ لو یہ کپڑے پہنو۔ نہیں تو حضرت صاحب سے جا کر کہتا ہوں۔ وہ جانتے تھے کہ وہ جا کر کہہ دے گا۔ تب مجھے کہا کہ اب اس کو مجھ پر داروغہ مقرر کر دیا۔ اچھا بھائی لاؤ۔ یہ سب باتیں محبت کی ایک شان لئے ہوتی تھیں۔

غرض یہ واقعہ منشی صاحب کے اخلاص، ایثار، ادب اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے کمال محبت و کمال اطاعت کی ایک شان لئے ہوئے ہے۔ خدا کی رضا کے لئے انہوں نے ملازمت کے رہنے نہ رہنے کا خیال ہی نہیں کیا۔ اور ادھر عجائبات قدرت کو دیکھ کر حضرت کی توجہ نے ان کے افسر کے قلب پر ایسا اثر کیا کہ اس کی ذرہ بھی پرواہ نہ کر کے کہا تو یہی کہا کہ ان کا حکم مقدم ہے۔ میں اس سلسلہ مضامین میں حضرت منشی ظفر احمد کے بعض واقعات خصوصیت سے بیان کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ وباللہ التوفیق

(الفضل 04/ستمبر 1941ء)

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کی شگفتہ مزاجی کا ایک اور واقعہ بیان کئے بغیر میں آگے نہیں جاتا۔ فرمایا۔ ایک مرتبہ ایک مولوی تحقیق حق کے خیال سے قادیان آیا۔ چھوٹے سے قد کا تھا۔ بارہ نمبردار اس کے ساتھ تھے۔ وہ بحث نہ کرتا بلکہ خود اپنے نقطہ نظر سے حالات دیکھتا تھا۔ میں حضرت مسیح موعود مہدی معہود کے قریب رہتا تھا۔ رات کو وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ایک بات پوچھتا ہوں اگر آپ سچ سچ بتا دیں۔ اعتقاد کا خیال نہ کریں۔ عربی زبان میں جو حضرت کتابیں لکھ رہے ہیں ان کی تصنیف میں مدد دینے کے لئے کچھ لوگ ہوں گے۔ جو رات کو مدد دیتے ہوں گے۔ میں نے کہا دو آدمی ہیں جو آپ کو مدد دیتے ہیں۔ ایک کا نام مولوی محمد معین الدین ہے اور دوسرے کا نام مولوی محمد چراغ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے میں اس قدر قریب تھا کہ میری آواز وہاں تک بخوبی پہنچتی تھی۔ حضرت نے جب یہ سنا تو بے اختیار ہنس پڑے۔ میں نے سمجھا کہ بات آئی گئی ہوگئی۔ دوسرے دن جب عصر کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مسجد میں تشریف فرما ہوئے تو فرمایا۔ منشی جی ان علماء کو دکھا بھی تو دو۔ میں نے دونوں کو بلا کر سامنے کر دیا اور اس سے ایک بڑا لطف مجلس میں پیدا ہو گیا۔ وہ ایک بڑا خوان شیرینی کا لایا اور عرض کیا کہ میری تسلی ہوگئی۔ میری بیعت قبول فرمائی جائے۔ حضرت نے اس کی اور اس کے ہمراہیوں کی بیعت لے لی اور ہنس کر فرمایا یہ سینی شیرینی کی منشی جی کو دو کہ وہ ہدایت کا موجب ہوئے ہیں نئے لوگ شاید اس سے لطف نہ اٹھا سکیں۔ کیونکہ بہت تھوڑے ہوں گے جنہوں نے ان علماء کو دیکھا ہوگا۔ ایک حضرت حافظ معین الدین تھے جن کو حافظ معنا بھی کہا کرتے تھے وہ فوت ہو چکے ہیں۔ دوسرا مولوی چراغ ایک جولاہا ہے جو اس وقت مدرسہ احمدیہ میں چپڑاسی ہے۔ اس وقت ایک نابالغ لڑکا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے گھر کا کاروبار سودا سلف لانے کا کرتا تھا یا بچوں کے ساتھ رہتا تھا۔

(الفضل 24/ستمبر 1941ء)

منشی صاحب خوب کھائیے

حضرت منشی اروڑے خان صاحب اپنا ایک چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مسجد مبارک کی چھت پر حضرت مسیح موعودؑ رونق افروز تھے۔ شام کا کھانا باہر آیا۔ آپ نے کھانا تناول کرنا شروع کیا۔ آپ کے سامنے حضرت مولوی نور الدین صاحب بیٹھے تھے اور برابر پر میں تھا۔ میرے سامنے مولوی عبدالکریم سیالکوٹی تھے۔ ہم چاروں کھانا کھانے لگے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کو عمدہ غذا کھانے کی عادت تھی۔ ہم لوگ اس عادت سے واقف تھے۔ اس لئے ہمیشہ کھانے میں جو عمدہ چیز ہوتی وہ مولوی صاحب کے آگے کر دیا کرتے۔ چنانچہ اس دن بھی انڈے وغیرہ مولوی صاحب کے آگے رکھے۔ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا منشی صاحب یہ بھی کھائیے۔ (انڈوں کی طرف اشارہ کیا)۔ میں نے ایک لقمہ لگا لیا۔ پھر آپ نے فرمایا یہ بھی کھائیے میں نے پھر لقمہ لگا لیا۔ پھر آپ نے فرمایا یہ بھی کھائیے میں نے پھر لقمہ لگا لیا۔ غرض کہ حضرت صاحب نے تین چار دفعہ فرمایا۔ میں نے ہر دفعہ ایک لقمہ لگا لیا۔ آخر حضرت صاحب نے میری ران پر ہاتھ رکھ کر نہایت شفقت سے دبایا اور فرمایا۔ اجی منشی صاحب خوب کھائیے۔ حضرت منشی صاحب اس محبت بھرے واقعہ کا ذکر کر کے فرماتے۔ "اللہ اللہ" کیا شفقت تھی۔ دنیا میں ایسا شفیق کوئی عزیز اور کوئی بزرگ میں نے نہیں دیکھا۔"

(سیرت احمد از حضرت قدرت اللہ سنوری روایت نمبر 5 صفحہ 10-11)

محبت کا جذبہ

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعودؑ باغ میں کسی تقریب پر تشریف لے گئے۔ غالباً جمعہ یا عید کا موقعہ تھا۔ حضور کی گرگابی باہر پڑی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب تشریف لائے۔ آپ عموماً اخیر میں آ کر جوتوں کے پاس ہی بیٹھ جایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ وہیں بیٹھے جہاں آپ کی گرگابی پڑی تھی۔ جلدی سے آپ نے اپنا عمامہ اُتارا جو دودھ کی طرح سفید تھا اور نہایت محبت سے اس کے پلو سے حضور کے جوتوں کی گرد صاف کرنے لگے۔ صاف کرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ آپ انتہائی ذوق و شوق اور محبت کے بھرپور جذبہ سے اس کام کو انجام دے رہے ہیں۔ (سیرت شیر علی صفحہ 155)

نئے مبلغ انچارج جرمنی کا تقرر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مارچ 2018ء میں مکرم مولانا صداقت احمد صاحب کو مبلغ انچارج جرمنی مقرر فرمایا۔
محترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر 20 سال کے طویل عرصہ تک مبلغ انچارج جرمنی رہے اور اب حضور انور ایدہ اللہ نے مبلغ سلسلہ کے ساتھ ساتھ نائب امیر جماعت جرمنی کی خدمت بھی سپرد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان ہر دو بزرگان کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے، آمین۔

مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب 04/اپریل 1945ء بمقام محمود آباد سندھ میں مکرم چوہدری رستم علی صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ 1962ء میں آپ نے قاضی سلطان ہائی سکول کنری سے میٹرک کیا۔ اس کے بعد آپ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور 1970ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ کچھ عرصہ بہاولپور میں بطور مربی کام کیا اور پھر 1971ء اور 1972ء میں نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلام آباد سے جرمن زبان میں ڈپلومہ حاصل کیا۔ 23/جنوری 1974ء کو پہلی مرتبہ بطور مبلغ جرمنی تشریف لائے اور ہمبرگ میں تقرری ہوئی۔ 1977ء میں بطور امیر و مبلغ انچارج کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ 1978ء میں پاکستان واپسی ہوئی۔ وہاں آپ اوکاڑہ چھاؤنی، دہلی گیٹ لاہور اور ڈیرہ غازی خان میں بطور مربی سلسلہ کام کرتے رہے۔ 1982ء میں آپ دوبارہ جرمنی تشریف لائے اور 1984ء تک ہمبرگ مشن میں خدمات سلسلہ بجالاتے رہے۔ 1984ء میں پاکستان واپسی ہوئی وہاں آپ دار الذکر لاہور میں بطور مربی سلسلہ کام کرتے رہے۔ دسمبر 1985ء میں لائبیریا میں تقرر ہوا اور مارچ 1990ء تک امیر و مبلغ انچارج کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔ 1990ء میں پاکستان تشریف لے گئے اور ماڈل ٹاؤن لاہور اور احمدیہ ہال کراچی میں بطور مربی سلسلہ خدمات بجالاتے رہے۔ 16/جولائی 1994ء میں تیسری دفعہ جرمنی بطور مبلغ تشریف لائے۔ برلن، کولون اور ہمبرگ میں خدمت کی توفیق ملی۔ 1998ء میں جب آپ ابھی ہمبرگ میں ہی تھے آپ کا تقرر بطور مبلغ انچارج جرمنی ہوا۔ 2000ء میں فرینکفرٹ تشریف لے آئے اور 28/مارچ 2018ء تک اسی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے اور اس وقت مبلغ سلسلہ و نائب امیر جرمنی کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم مولانا صداقت احمد صاحب یکم جنوری 1966ء بمقام ڈھوضلع گجرات مکرم چوہدری فیض احمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ 1983ء میں گورنمنٹ ہائی سکول ڈنگہ ضلع گجرات سے میٹرک کیا اس کے بعد آپ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور 1990ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کی پہلی تعیناتی جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ میں ہوئی۔ 1991ء میں آپ نے جرمن زبان سیکھنے کے لئے گوئٹے انسٹی ٹیوٹ لاہور میں داخلہ لیا۔ ابتدائی زبان سیکھنے کے بعد آپ نے جرمن زبان میں ڈپلومہ کرنے کے لئے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لینگویجز میں داخلہ لیا۔ 1992ء میں ڈپلومہ حاصل کرنے کے بعد آپ نے مزید دو سال (جنوری 1993ء تا دسمبر 1994ء) اعلیٰ جرمن زبان سیکھی اور جرمن لٹریچر میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کی۔ جنوری 1995ء سے اپریل 1997ء تک جماعتی دفاتر میں خدمات بجالاتے رہے۔ اپریل 1997ء سے ستمبر 2001ء کے آخر تک آپ نے نن سپیٹ ہالینڈ میں بطور مبلغ خدمت کی توفیق پائی۔ ستمبر 2001ء میں آپ کو سوئٹزرلینڈ بھیج دیا گیا۔ اور آپ نے دسمبر 2015ء تک وہاں بطور مبلغ انچارج خدمات سرانجام دیں۔ دسمبر 2015ء میں آپ کا تقرر آسٹریا میں ہوا۔ جہاں آپ نے مارچ 2018ء تک خدمت کی توفیق پائی اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو جرمنی میں مبلغ انچارج مقرر فرمایا۔ 28 مارچ 2018ء کو آپ نے یہاں اپنے فرائض سنبھالے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو مقبول اور نتیجہ خیز خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

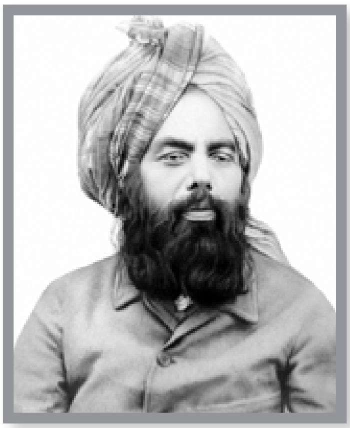

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے پُرمعارف فارسی منظوم کلام پر تضمین

مجھ سے کہتے ہیں یہ عاشق، بانورے!
تُو بھلا توصیف اسؐ کی کیا کرے
مرتبہ جس کا گماں سے ہو پرے
روح کانپے، ذہن لرزے، دل ڈرے
"در دِلم جوشد ثنائے سرورے
آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے"

مَیں کروں کیا عرض ، کیا میری مجال
وہ ہے محبوبِ خدائے ذوالجلال
حسن کا اس کے تصوّر ہے محال
وہ مکمل ہے ، نہیں اس کی مثال
"ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے"

اس کا عالم میں نہیں کوئی مثیل
ہے محمدؐ ہی محمدؐ کی دلیل
اس کے خادم جن و انساں ، جبرئیل
صاحبِ تسنیم و کوثر ، سلسبیل
"پہلوانِ حضرتِ ربِّ جلیل
بر میاں بستہ زِ شوکت خنجرے"

نور سے اس کے منوّر ہے جہاں
اس سے ہیں آباد دل کی بستیاں
اس سے وابستہ ہیں سب سچائیاں
ہے ثناء خواں اس کی ارضِ قادیاں
"آفتابِ ہر زمین و ہر زماں
رہبرِ ہر اسود و ہر احمرے"

اس کا ہر ارشاد سچّا برمحل
مجھ کو سودا ہے اسی کا آجکل
ٹھیر بھی اے عمر کے سورج! نہ ڈھل
دل گیا اس کی محبت میں پگھل
"آنکہ جانش عاشقِ یارِ ازل
آنکہ روحش واصلِ آں دلبرے"

مَیں غلاموں کے غلاموں کا غلام
مَیں بھلا کس منہ سے لوں احمدؐ کا نام
میم کے پردے میں ہے جس کا مقام
اس پہ ہوں لاکھوں درود، اربوں سلام
"سالکاں را نیست غیر از وَے اِمام
رہرواں را نیست جُز وَے رہبرے"

قافلہ سالارِ خیلِ صادقاں
کعبۂ اُمیّد شہرِ عاشقاں
مجھ سے لاچاروں حقیروں کی اماں
اہلِ ربوہ ہیں اسی کے نعت خواں
"اے خدا! بر وَے سلامِ ما رساں
ہم بر اِخوانش زِ ہر پیغمبرے"

سَیِّدُ الْکَوْنَیْن ، خَتْمُ الْاَنْبِیَاء
مظہرِ کامل ہے جو اللہ کا
راستہ جس کا خدا کا راستہ
عرش سے آگے ہے جس کا مرتبہ
"جائے اُو جائے کہ طیرِ قدس را
سوزد از انوارِ آں بال و پرے"

کامران و کامگار و کامیاب
خوبیاں اس کی ہیں بے حدّ و حساب
اس کا خالق نے کیا خود انتخاب
وہ محمدؐ ہے ، نہیں اس کا جواب
”حسنِ رویش بہِ زِ ماہ و آفتاب
خاکِ کویش بہِ زِ مشک و عنبرے“

کائنات اس کی محبت میں ہے مست
اس کی خاطر ہے یہ ساری بود و ہست
حاصلِ تخلیق اس کی سرگزشت
وسعتِ کونین اس کی سلطنت
”مَجۡمَعُ الۡبَحۡرَیۡنِ علم و معرفت
جَامِعُ الۡاِسۡمَیۡنِ ابر و خاورے“

اس کا سینہ خلق کے غم میں گداز
زندگی اس کی مَحبت کی نماز
مہدیٔ موعود ہے اس کا ایاز
دو جہانوں میں ہوا جو سرفراز
”او چہ می دارد بمدحِ کس نیاز
مدحِ او خود فخرِ ہر مدحت گرے“

مہدیٔ موعودؑ نے برحق کہا
سلسلہ میرا ہے اُس کا سلسلہ
”ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفیٰؐ مارا امام و پیشوا
لالہ و ریحاں چہ کار آید مرا
”من سرے دارم بآں روے و سرے“

”ہست اُو خیرالرسلؐ ، خیرالانامؐ
ہر نبوّت را برو شد اختتام
حسن و خلق و دلبری بر اُو تمام
صحبتے بعد از لقائے اُو حرام
مے پریدم سوئے کوئے اُو مدام
من اگر می داشتم بال و پرے“

چوہدری محمد علی مضطرؔ عارفی

اشکوں کے چراغ ایڈیشن 2011 صفحہ 103-106

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 2018

ورودِ مسعود اور استقبال

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ جرمنی کو اپنے بابرکت وجود سے فیضیاب کرنے کے لیے یکم ستمبر 2018 کو بیت الفضل لندن سے روانہ ہو کر فرانس اور بیلجیئم کے راستے مسلسل سفر کرتے ہوئے جرمنی کے وقت کے مطابق رات 9 بجے جماعت احمدیہ جرمنی کے مرکز بیت السبوح فرینکفرٹ میں ورود فرما ہوئے تو فرینکفرٹ شہر اور جرمنی کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے ہزاروں احباب جماعت مرد و خواتین، بچوں اور بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑے والہانہ انداز میں استقبال کیا۔

جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کے لئے تاجکستان، ماریشس، غانا، پاکستان، قزاقستان، ازبکستان، رشیا، نائیجیریا، انڈونیشیا، سیرالیون اور سوئٹزرلینڈ سے آئے ہوئے احباب نے بھی حضور انور کے استقبال کی سعادت حاصل کی جن کی مجموعی تعداد اڑھائی ہزار کے لگ بھگ تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارہ روزہ دورہ جرمنی کے دوران انفرادی اور اجتماعی نوعیت کی ملاقاتیں فرمائیں، جلسہ سالانہ کو رونق بخشی اور احباب جماعت نیز مہمانان کو اپنے خطابات سے نوازا۔ بچوں کی آمین کرائی اور نکاحوں کے اعلانات کے علاوہ متعدد جنازے بھی پڑھائے۔ ان سب کی تاریخ وار تفصیلی رپورٹ الفضل انٹرنیشنل کے ماہ ستمبر و اکتوبر 2018ء کے شماروں میں شائع ہو چکی ہے اس شمارہ میں اسی رپورٹ کا خلاصہ ہدیہ قارئین ہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل ایام میں انفرادی و فیملی ملاقاتیں کیں۔

2 ستمبر صبح کے وقت 40 فیملیز کے 125 افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور شام کے وقت 50 فیملیز کے 185 افراد نے یہ سعادت حاصل کی۔

3 ستمبر کی صبح 62 فیملیز کے 204 افراد اور شام کو 49 فیملیز کے 187 افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

4 ستمبر صبح ساڑھے گیارہ بجے پاکستان سے ہجرت کر کے آنے والی 65 خواتین اور اس کے بعد 40 فیملیز کے 147 افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور شام چھ بجے 50 فیملیز کے 173 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

5 ستمبر ساڑھے گیارہ بجے صبح پاکستان سے ہجرت کر کے آنے والے 370 احباب نے اور ان کے بعد 31 فیملیز کے 127 افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا جبکہ اسی دن شام کو 49 فیملیز کے 164 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔

11 ستمبر صبح ساڑھے دس بجے 41 فیملیز کے 133 افراد نے اور شام کو 47 فیملیز کے 163 افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

اس طرح فیملی ملاقات کرنے والوں کی مجموعی تعداد 1608 اور ہجرت کر کے آنے والے احباب و خواتین کی تعداد 435 تھی نیز 35 مبلغین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کرنے کا شرف پایا۔

ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ طلباء اور طالبات کو قلم اور انگوٹھیاں عطا فرمائیں۔

نومبائعین اور نومبائعات سے ملاقات

9ستمبر بروز اتوار شام سات بجکر 25منٹ پر نومبائعین جن کی تعداد ۲۵ تھی شرف ملاقات حاصل کیا جن میں جرمنی، عرب اور ترکی سے تعلق رکھنے والے نومبائع شامل تھے۔ اسی طرح نومبائعات جن کی تعداد ۲۴ تھی اور ۶ بچے بھی ان کے ساتھ شامل تھے، نے بھی شرف ملاقات پایا۔ ان خواتین کا تعلق جرمنی، ترکی، کُرد، کوسوو، فرانس، شام اور بنگلہ دیش سے تھا۔

اس ملاقات کے دوران ایک نومبائع خاتون نے سوال کیا کہ تعلق باللہ کا بہترین طریقہ کیا ہے۔ نیز اسلامی نام رکھنے کی درخواست کی۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ کے احکامات پر عمل کریں کیونکہ تمام طاقتوں کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔ تب ہی اللہ تعالیٰ سے آپ کا تعلق مضبوط ہوگا۔ حضورِ انور نے ان کا نام ’نائلہ‘ تجویز فرمایا۔

ایک اور نومبائع خاتون Mandy (مینڈی) نے دعا کی درخواست کی کہ ہم اچھے احمدی بنیں۔ نیز اپنا اسلامی نام تجویز کرنے کے لئے درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔ آپ خود بھی اپنے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سیدھے راستے پر چلائے۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کی دعا ہمیشہ کیا کریں کہ اے اللہ! ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔

نام کے متعلق حضور انور نے دریافت فرمایا کہ نام مینڈی کا کیا مطلب ہے؟ اور کس نے رکھا تھا۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا مطلب کا علم نہیں۔ اور میرے بھائی نے یہ نام رکھا تھا۔

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ آپ نام کیوں تبدیل کروانا چاہتی ہیں۔ آغاز اسلام سے قبل ہی ابوبکر، عمر، عثمان اور علی نام پہلے سے تھے۔ آپ نام تبدیل کرنا چاہتی ہیں۔ یہ غیر اسلامی تو نہیں ہے۔ خدیجہ، اسماء اور عائشہ بھی تو تھے۔ یا آپ خلافت کی برکت کی وجہ سے چاہتی ہیں؟ اس پر موصوفہ نے عرض کہ ایسا ہی ہے۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت ان کا نام ’ناصرہ‘ تجویز فرمایا۔ نیز فرمایا ناصرہ کا مطلب ہے مددگار۔ اس لئے آپ خلافت کی مددگار بنیں۔

ایک نومبائع خاتون نے بتایا کہ اس کا نام Martina ہے۔ وہ حضور انور کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہے کہ اُس نے حضور انور کو خط لکھا تھا اور حضور انور نے اس کا جواب تحریر فرمایا ہے۔ موصوفہ نے بھی اپنا اسلامی نام تجویز کرنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت ان کا نام ’ماریہ‘ تجویز فرمایا۔

ایک نومبائع خاتون Anja صاحبہ نے عرض کیا کہ میں نے حضور انور کو خط لکھا تھا جس کا حضور انور نے ازراہِ شفقت جواب تحریر فرمایا تھا۔ جس وجہ سے وہ آج ادھر بیٹھی ہوئی ہیں۔ موصوفہ یہ کہتے ہوئے شدّت جذبات سے آبدیدہ ہو گئیں۔

ایک نومبائع بہن نے حضور انور کی خدمت میں السلام علیکم عرض کیا اور کہا کہ میرا تعلق تُرکی سے ہے اور میں نے بہت مشکلات برداشت کی ہیں۔ میری خواہش ہے کہ حضور انور نَو احمدی لڑکیوں کے لئے کوئی پیغام دیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: دعائیں کریں۔ اللہ کی عبادت کریں، اُس کے احکامات پر عمل کریں۔ بندوں کے حقوق ادا کریں اور دوسروں کی عزّت کریں یہی ایک راستہ ہے۔

اس نومبائع خاتون نے مزید عرض کیا کہ وہ ابھی کام کے دوران باہر جاتے ہوئے بھی کوٹ اور سکارف نہیں لیتیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آہستہ آہستہ شروع کریں، پہلے چھوٹا سکارف لیں۔

ایک نومبائع دوست نے عرض کیا کہ حضور انور اپنا دن کس طرح گزارتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اسی طرح جیسا آپ نے آج دیکھا ہے۔ سب کچھ آپ کے سامنے ہے۔ میرا سارا ہفتہ ایسا ہی گزرتا ہے۔ کوئی ویک اینڈ نہیں

یکم ستمبر ۲۰۱۸ء کو بیت السبوح فرینکفرٹ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے والہانہ استقبال کا منظر

ہے، کوئی رخصت نہیں ہے۔ اسی طرح روز مصروفیت ہوتی ہے۔

ایک جرمن نومبائع نے کہا کہ اُس نے احمدیت قبول کرنے سے قبل باقاعدہ ریسرچ کی، احمدیت کا مطالعہ کیا۔ ویب سائٹ پر جاکر ریسرچ کی اور آخر اس نتیجہ پر پہنچا کہ جماعت احمدیہ ایک سچی جماعت ہے اور صحیح رستے پر ہے۔ پھر اس کے بعد جون میں بیعت کرلی۔

صومالیہ سے تعلق رکھنے والے ایک نومبائع نے بتایا کہ انہوں نے گزشتہ سال بیعت کی تھی۔ موصوف نے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک بچے نے عرض کیا کہ 13 سال کا ہوں اور جرمنی میں رہتا ہوں اور احمدی ہوں۔

ایک صاحب جنہوں نے ابھی بیعت نہیں کی تھی کہنے لگے کہ میں یکم اپریل سے احمدیہ کمیونٹی کا دوست ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ کافی ہے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ میں نے کل بیعت کی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: تو آج آپ کی بیعت کنفرم ہوگئی ہے۔

مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی ملاقاتیں

10 اور 11 ستمبر کو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مندرجہ ذیل ممالک سے آنے والے وفود نے ملاقاتیں کیں۔

سینیگال، تاجکستان، لتھوانیا اور افریقن ممالک گیمبیا، نائیجر، غانا، کانگو، برازیل، گیبون، ماریشس، انڈونیشین، جارجیا، کوسوو، البانیا، ہنگری، کروشیا، بلغاریہ، میسیڈونیا، گنی کوناکری، لاتویا، سلووینیا، ایسٹونیا، قزاقستان، فلسطین اور جرمنی میں مقیم البانین احباب اور عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے مہمانوں اور وفود نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔

ان ملاقاتوں کے دوران بعض مہمانوں نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کیے جن کے حضور اقدس ایدہ ا اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تسلی بخش جوابات دیے۔

ایک مہمان نے عرض کیا مجھے پاکستان کی تاریخ کا پتہ ہے، پاکستان میں جو آخری جلسہ 1983 میں ہوا تھا، بہت بڑی تعداد میں لوگ شامل ہوئے تھے۔ ساری تنظیم کو فعال کرنے میں خلیفۃ المسیح کا بہت بڑا کردار ہے۔ دنیا میں مسلمان اپنے حقوق سے نا آشنا ہیں اور ہمیں اپنے حقوق مل نہیں رہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ حضور کا نقطہ نظر کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نقطہ نظر یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جو پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں جب مسیح اور مہدی آئے گا، تمام مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرے گا" علیٰ امۃ واحدۃ " اور دُنیا میں غیر مسلم لوگوں کو تبلیغ کرکے اسلام کا پیغام پہنچائے گا مسلمان بنائے گا، اس کو تو مانتے نہیں ہیں، امام تسلیم نہیں کرتے قرآن کریم میں جو کافروں کی حالت بیان کی گئی ہے کہ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى کہ اُن کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ تو آج کے مسلمانوں کے یہ حال ہو رہے ہیں، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ مسلمان ایک ہوجائیں فرقہ بازیاں ختم کردیں تو ٹھیک ہوجائے گا۔ اگر نہیں ماننا مسیح اور مہدی کو تو کم از کم حکومتیں ہی آپس میں ایک رہیں۔ اب کوئی بھی مسلمان حکومت ایسی نہیں ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر رہی ہو، سب ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:

اگر دنیا کے مسلمان ایک ہوجائیں تو ایک بہت بڑی طاقت ہے اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے نظام جاری کیا ہوا ہے تو ایک ہاتھ پر جمع ہونے کے لئے اس کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ اِس نظام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ جمعہ میں بیان فرمایا اور آپ ﷺ نے اسے مختلف احادیث میں مزید کھول کر بیان فرمایا تو یہی ایک راستہ دنیائے اسلام کو متحد کرنے کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے امام کو مان لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب ہم (احمدی) بہت تھوڑی تعداد میں ہیں ہمارے پاس طاقت نہیں ہے۔ ہمارے پاس دولت نہیں ہے۔ تیل کی دولت نہیں ہے سونے کی کانیں نہیں ہیں۔ سعودی عرب کے پاس تیل بھی ہے اور اسلامی ملکوں کے پاس بھی تیل ہے، دولت بھی ہے، حکومتیں بھی ہیں لیکن ان کو کسی کو بھی توفیق نہیں مل رہی کہ اسلام کی تبلیغ کریں اور اسلام کی صحیح تصویر دکھائیں۔ یہ توفیق اگر مل رہی ہے تو جماعت احمدیہ کو مل رہی ہے اور تھوڑے سے وسائل کے ساتھ ہم ساری دنیا میں یہ سارے کام کر رہے ہیں۔ یہ کیا چیز ظاہر کر رہی ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ہے تو یہ کام ہو رہا ہے۔ بغیر اللہ تعالیٰ کی تائید کے یہ کام نہیں ہوسکتے تھے۔ جبکہ ہمارے خلاف مسلمان دنیا فتوے بھی دے رہی ہے اور ہمارے کاموں کو روکنے کی بھی کوشش کرتے ہیں کہ یہ غیر مسلم ہیں ان کی بات نہ مانو۔ پس اللہ تعالیٰ کی آواز کو سنیں اس کے نبی کی آواز کو سنیں تو ہم ترقی کرلیں گے۔ یہی میرا جواب ہے۔

ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں اپنے معاملات کے بارہ میں شک میں رہتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے استفسار فرمایا: کیا آپ خدا پر یقین رکھتے ہیں؟ اس پر مہمان نے عرض کیا بالکل رکھتا ہوں عیسیٰ علیہ السلام پر۔

اس پر حضور انور نے فرمایا جو بھی آپ کا یقین ہے۔ یقین تو ہے۔ خدا سے دعا کریں اور اگر آپ اپنے بارہ میں شک میں ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کا یقین متزلزل ہے اور اس کے لئے آپ کو خدا سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ سیدھی راہ کی طرف راہنمائی فرمائے اور آپ کے ایمان کو مضبوط کرے۔ مجھے لگتا ہے کہ اگر آپ ثابت قدمی کے ساتھ کچھ دن دعا کریں تو آپ کا ایمان اور یقین مضبوط ہوجائے گا۔

ایک مہمان خاتون دل افروز رستموہ صاحبہ جو کہ یونیورسٹی میں لیکچرار ہیں بیان کرتی ہیں:

مَیں جلسہ کے انتظام سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ مہمان نوازی اور تعاون کی یہ مثال میں نے زندگی میں پہلی دفعہ دیکھی ہے۔ جماعت احمدیہ کو یہاں بہت آزادی ہے۔ حضور انور نے لجنہ میں جو خطاب فرمایا وہ آج کے مسائل کا حقیقی حل ہے۔ کاش ساری دنیا اس پر عمل کر سکے۔ مجھے حضور انور سے ملاقات کا موقع ملا۔ حضور انور کو صحافت اور آج کے میڈیا کے مسائل پر کافی عبور حاصل ہے۔ ملاقات سے قبل یہ سمجھتی تھی کہ حضور محض ایک روحانی شخصیت ہیں۔ لیکن ملاقات سے پتہ چلا کہ حضور کو روحانی شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ دنیا کے مختلف مسائل کے بارہ میں بھی معلومات

ہیں اور حضور ان کا حل جانتے ہیں۔

حضور انور نے درست فرمایا کہ آج کی دنیا میں میڈیا فساد کو پھیلانے میں ساتھ شامل ہے۔ آج اگر میڈیا چاہے تو دنیا میں امن کا کردار ادا کرسکتا ہے۔ میری نیک خواہشات جماعت احمدیہ اور حضور انور کے ساتھ ہیں۔

لیتھوانیا سے آنے والے ایک طالبعلم Mr.Emis Vengrauskas (ایمیس وینگراوکَس) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ جلسہ دراصل اسلام کی اصل تصویر دیکھنے کا ایک ایسا موقع ہے جو کہ میڈیا دکھانے سے قاصر ہے۔ میرے لئے سب سے متاثر کن بات لوگوں کا باہمی تعلق اور محبت اور ان کے ہر وقت مسکراتے چہرے ہیں۔ آپ کے خلیفہ کی شخصیت نہایت متاثر کن ہے۔ وہ ایک مجسم محبت ہیں۔ ان کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ محبت کو جسم کی شکل میں دیکھ رہا ہوں۔

ایک غیر از جماعت خاتون نے سوال کیا کہ میں احمدی تو نہیں ہوں۔ میرے والدین بھی ساتھ ہیں جو میرے ساتھ موجود ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ دنیا میں تبدیلی کس طرح لانا چاہتے ہیں؟ کیونکہ آج کل بہت سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو احمدی مسلمانوں پر حملے کرتے ہیں اور اس طرح سے احمدی مسلمان محفوظ نہیں ہیں۔ تو آپ اس صورتِ حال کو کس طرح سے بدلنا چاہتے ہیں۔ یورپ میں بھی اور تمام دنیا کے ممالک میں بھی احمدی کس طرح تبدیلی لاسکتے ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا:

احمدیہ مسلم جماعت ایک مذہبی جماعت ہے۔ جو مذہبی جماعتیں ہوتی ہیں وہ صرف ایک رات میں ہی نہیں دنیا میں غالب آجاتیں۔ اور نہ ہی اپنے تمام علاقہ میں پھیل جاتی ہیں۔ بہت سے انبیاء اب تک آچکے ہیں۔ ہمارے ایمان کے مطابق ہر ملک میں نبی گزرا ہے۔ کیا ان انبیاء نے تمام دنیا میں تبدیلی کی؟ یا پھر اپنے تمام علاقہ میں تبدیلی لائے؟ اتنے انبیاء گزرے ہیں جن کو ان کی قوم نے قبول نہیں کیا۔ ان کے پیغام کا انکار کردیا گیا۔ یہاں تک کہ ان پر ظلم ہوا۔ آخر کار خدا تعالیٰ نے ان کی قوموں کو سزا دی۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت ایک مذہبی جماعت ہے۔ آنحضور ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق امام مہدی کا ظہور آخری زمانہ میں ہونا تھا اور اس نے آکر اسلامی تعلیم کو دوبارہ سے زندہ کرنا تھا اور اسلام کا پیغام پھیلانا تھا۔ ان دنوں میں چونکہ میڈیا نے بھی بہت ترقی کرلی ہوگی تو آپ لوگوں کو اس ذریعہ سے دنیا کے ہر کونے تک کامیابی حاصل ہوگی۔ تو ہم بالکل یہ کام کر رہے ہیں۔ ایک فرد جس نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے وہ ایک دور دراز کے علاقہ قادیان میں رہتا تھا جو ہندوستان کے ایک صوبہ پنجاب میں واقع ہے جدھر کوئی سڑک نہیں جاتی تھی اور نہ ہی کوئی ٹرین۔ اس نے اس زمانہ میں دعویٰ کیا اور اس کا پیغام اس چھوٹے سے گاؤں سے باہر پھیلا اور ہندوستان کے بڑے شہروں تک پہنچا پھر برّ صغیر تک جا پہنچا اور پھر یہ پیغام تمام سرحدیں پار کر کے دور جگہوں تک پہنچا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی یہ پیغام امریکہ اور یُوکے تک بھی پھیل گیا تھا۔ اس وقت سے احمدیہ مسلم جماعت مسلسل پھیل رہی ہے اور اب تو ہم دنیا کے 212 ممالک میں پھیل چکے ہیں۔ ہر سال افریقہ اور دنیا کے دیگر حصوں میں بھی ایک بڑی تعداد میں احمدی ہو رہے ہیں اور ہم دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ ایک دن اسلام کا حقیقی پیغام پوری دنیا تک پھیل جائے گا اور اکثریت اس پیغام کو مان بھی لے گی۔ اور یہ سب احمدیہ مسلم جماعت کے تبلیغی کام سے ہوگا۔ ہم یہ تو نہیں کہتے کہ ایک رات میں پوری دنیا میں تبدیلی لائیں گے لیکن ہم یہ کام جاری رکھیں گے اور ہم اپنا کام نہیں چھوڑیں گے اور انشاء اللہ ایک دن لوگوں کے دل جیت کر ہم فتحیاب ہوں گے۔ ہم نے اس طرح سے لوگوں کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع کرنا ہے جو پھر وحدہٗ لاشریک خدا کے سامنے جھک جائیں گے اور اسلام کے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کو قبول کرلیں گے۔

تقاریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس دورہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے 176 بچے اور بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آمین کرائی۔ آمین کی مندرجہ ذیل چھ تقاریب ہوئیں جن میں سے 2/ستمبر کو 28 بچے، 3 ستمبر کو 27 بچے، 4 ستمبر کو 28 بچے، 5 ستمبر کو 30 بچے، 10/ستمبر کو 33 بچے اور 11/ستمبر کو 30 بچے شامل ہوئے۔

معائنہ جلسہ سالانہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ شعبہ اشاعت کے بُک سٹال پر۔ نیشنل سیکرٹری صاحب اشاعت کتاب دکھا رہے ہیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

3 ستمبر 2018 بروز سوموار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر کی ادائیگی سے قبل مکرم خواجہ وحید احمد صاحب آف جماعت لمبرگ کی نماز جنازہ حاضر اور درج ذیل 5 مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(1) مکرم نعیم احمد صاحب ناصر (ہیڈ کلرک فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

(2) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (زوجہ مکرم احمد دین صاحب مرحوم کارکن وکالت مال اوّل تحریک جدید)

(3) مکرم طاہر مجید رانا صاحب

(4) مکرم محمد ریاض بھٹی صاحب

(5) عزیزم ولید احمد ابن مکرم افتخار علی صاحب (ملائیشیا)

11/ ستمبر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم منیر احمد بٹ صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ جرمنی

06/ ستمبر بروز جمعرات شام سات بجے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔ اس طرح اس موقع پر کارکنان جلسہ کے ساتھ بہت سے مہمان بھی موجود تھے جن کی مجموعی طور پر تعداد 6769 تھی۔

7 ستمبر 2018ء بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ جرمنی کے

تینتالیسویں (43) جلسہ سالانہ کا آغاز

پروگرام کے مطابق دوپہر ایک بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرچم کشائی کی تقریب کے لئے جلسہ گاہ کے چاروں ہالوں کے درمیان واقع ایک کھلے لان میں تشریف لائے۔حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

پرچم کشائی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ جلسہ کا افتتاح ہوا۔تشہد، تعوذ ،تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمد للہ آج سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ ایک اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ جلسہ سالانہ کیا ہے ہم سالوں سے سنتے آرہے ہیں بلکہ جب سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا آغاز ہوا ہے۔سوا سو سال سے زیادہ عرصہ پہلے سے یہی سنتے آرہے ہیں کہ جلسہ سالانہ کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرماتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے اور نہ ہی یہاں جمع ہونا کسی دنیاوی مقصد اور تعداد دکھانے کے لئے ہے یا دنیا پر کوئی دنیاوی اثر ڈالنے کے لئے ہے بلکہ یہاں آنے والوں کو ،یہاں جمع ہونے والوں کو خالصتاً للہ جمع ہونا چاہئے تا کہ جہاں اپنی علمی اور روحانی پیاس بجھانے والے ہوں۔ اپنے علم اور روحانیت میں اضافہ کرنے والے ہوں وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کے بارے میں علم حاصل کرنے والے اور ان حقوق کو ادا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ لیکن مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہے کہ یہاں بعض لوگ آتے تو ہیں جلسہ میں شامل ہونے کے لئے لیکن حاصل کچھ نہیں کرتے سوائے اس کے کہ کچھ دوستوں کو مل لیا اور کچھ شغل کی باتیں ہوگئیں۔ ایسے لوگ پھر مسائل بھی کھڑے کرتے ہیں۔بعض نوجوانوں اور بچوں کے لئے ٹھوکر کا باعث بھی بنتے ہیں بعض بڑی کریہہ قسم کی حرکتیں بھی کر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں کوئی نہیں دیکھ رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اور ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ پس سب سے پہلی بات آج جو میں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ ہر ایک کو ذہن میں یہ بات اچھی طرح راسخ کر لینی چاہئے کہ یہ جلسہ خالصتاً روحانی جلسہ ہے اس کا انعقاد اس لئے کیا جاتا ہے تا کہ ہم تقویٰ میں بڑھیں اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں اور اس میں ترقی کریں۔بعض غیر مہمانوں کے سامنے تو پردہ پوشی ہو جاتی ہے ان کے سامنے کچھ احتیاط بھی ہو جاتی ہے اور کچھ اللہ تعالیٰ بھی پردہ پوشی فرماتا ہے کہ چند ایک کے غلط رویّوں اور حرکات سے جماعت کی بدنامی نہ ہو، پتہ نہیں لگتا تو بہر حال جیسا کہ میں نے کہا آج پہلی بات جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ جلسہ کا مقصد کیا ہے تو وہ مقصد یہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تقویٰ پیدا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے مدعا اور مقصد کو بیان فرماتے ہوئے شامل ہونے والوں کے لئے فرمایا کہ ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہمی محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو۔ پھر آپ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا۔فرمایا تقویٰ اسے کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرے۔ اس سے بھی بچو۔ اب ہر ایک اپنا جائزہ لے تو خود ہی اپنا محاسبہ ہو جائے گا کہ کیا اس تعریف کے مطابق ہم باریک در باریک گناہ سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں اور جس بات میں برائی کا شبہ بھی ہو اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟ اس بات کا ہر کوئی اگر محاسبہ کرے اور محاسبہ کرنے کے بعد یہ دیکھے کہ واقعی ہم عمل کرنے والے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرنے والے ہوں تو تب ہمیں سمجھنا چاہئے کہ ہم نے جلسہ پہ آنے کے مقصد کو پورا کر دیا یا پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ورنہ تقریریں سننا اور وقتی جوش دکھانا اور نعرے لگانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض نعرے لگا رہے ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کے تاثرات اور ہنسی سے یہ پتہ لگ رہا ہوتا ہے کہ کوئی دلی جوش نہیں ہے بلکہ صرف نعرہ برائے نعرہ لگ رہا ہے۔ پہلے تو یہ تاثرات اور حرکات چھپ جاتی تھیں لیکن اب کیمرے کی آنکھ بغیر پتہ لگے، بغیر کسی کے علم میں لائے ان کی طرف جا کر ان کی حالتوں کے بارے میں بتا دیتی ہے اور پھر یہ مستقل محفوظ ہو جاتی ہے۔ پہلے تو یہ پروگرام صرف ایم ٹی اے پر ہی ہوتے تھے اب سوشل میڈیا پر بھی ہوتے ہیں وہاں بھی شکلیں نظر آجاتی ہیں۔نظر آرہا ہوتا ہے کہ کس کے چہرے پر کیسا تاثر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر ایک اور معیار انسان کی اندرونی حالت اور تقویٰ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تقویٰ کا اثر اسی دنیا میں متقی پر شروع ہو جاتا ہے۔ یہ صرف ادھار نہیں نقد ہے۔ بلکہ جس طرح زہر کا اثر اور تریاق کا اثر فوراً بدن پر ہوتا ہے۔ زہر انسان پی لے یا کوئی دوائی کھا لے اس کا اثر انسان پر ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے اور بلکہ بعض دفعہ فوری ہو جاتا ہے فرمایا کہ اسی طرح تقویٰ کا اثر بھی ہوتا ہے تو یہ معیار آپ نے بیان فرمایا۔ پس یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان تقویٰ پر چلنے والا ہو اور اس کا اثر ظاہر نہ ہو رہا ہو۔تقویٰ پر چلنے والا کبھی برائی

کے قریب جا ہی نہیں سکتا۔ اس کے خیالات بھی پاک ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہر کوئی اپنا جائزہ خود لے سکتا ہے۔ آپ نے ایک موقع پر فرمایا میں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے، اللہ تعالیٰ کی معرفت رہی نہیں دنیا میں گم ہو گئی دنیا کی چیزوں نے غلبہ پا لیا اللہ تعالیٰ کی طرف رجحان کم ہو گیا نعرہ یا عہد تو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا ہے لیکن بہت سارے ایسے مواقع آ جاتے ہیں کہ دنیا مقدم ہو جاتی ہے اور دین پیچھے چلا جاتا ہے، فرمایا اور وہ حقیقی تقویٰ اور طہارت جو اس زمانے میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے۔ مقصد کیا ہے جماعت کا کہ وہ تقویٰ اور طہارت جو اس دنیا میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے۔ پس جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق تقویٰ اور طہارت کو قائم کرنے کی کوشش کرے گا وہی کامیاب ہو گا۔ وہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں حقیقی احمدی ہے اور وہی اس جلسہ کے مقصد کو پورا کرنے والا ہے۔ جن دوسری دو باتوں کی طرف آج میں توجہ دلانا چاہتا ہوں ان پر عمل بھی اسی صورت میں ہو گا اور ہو سکتا ہے جب دلوں میں خوف خدا ہو اور تقویٰ ہو اور جلسے پہ آنے کے مقصد کو پورا کرنے کی خواہش ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر شامل ہونے والے میں کیا خصوصیات پیدا ہونی چاہئیں یعنی خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے بعد اس میں نرم دلی بھی پیدا ہو۔ ایک دوسرے کے لئے دل نرم ہوں۔ آپس کی محبت ہو بھائی چارہ ہو عاجزی ہو انکساری ہو اور سچائی کے اعلیٰ معیار قائم ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جلسہ میں شامل ہونے والوں کے دو طبقے ہیں یا دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں جلسہ کا جو انتظام ہے اس کے تحت ایک طبقہ ہے اور ایک وہ لوگ ہیں جو شامل ہونے کے لئے آ رہے ہیں۔ بہر حال یہ دو قسم کے لوگ ہیں اور ان دونوں قسموں کے لوگوں میں یہ خصوصیات پیدا ہونی ضروری ہیں۔ نہ ہی وہ جو ڈیوٹیاں دے رہے ہیں ان باتوں سے بری ہو سکتے ہیں۔ جو کارکنان خدمت کر رہے ہیں کارکنان ہیں، نہ وہ جو شامل ہونے والے ہیں۔ دونوں کو ان معیاروں پر اپنے آپ کو پرکھنا ہو گا۔ جو میزبان ہیں ان کو بھی اور جو مہمان ہیں ان کو بھی۔ ان دونوں میں تقویٰ ہو گا تو یہ خصوصیات پیدا ہوں گی۔ پس اس حوالے سے دونوں کو میں ان کی ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف کچھ توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اگر دونوں میں یہ خصوصیات پیدا ہو جائیں تو جلسہ کا ماحول بھی خوشگوار ہو گا اور جلسہ پر آنے کا مقصد بھی پورا ہو گا۔ ڈیوٹی دینے والے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ ہم نے ڈیوٹیاں دیں ہم رضاکار ہیں تو ہم نے کوئی بہت بڑا مقصد حاصل کر لیا یا اللہ کو راضی کر لیا۔ ہاں راضی کر لیا اللہ تعالیٰ کو اگر ان باتوں پر عمل بھی ساتھ ساتھ کیا۔ نہ ہی شامل ہونے والے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم بڑی دُور کا سفر طے کر کے آئے ہیں تو ہم نے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا۔ ہاں راضی اس صورت میں کر لیا جب معرفت اللہ تعالیٰ کی پیدا ہو اور حقوق العباد کی طرف توجہ پیدا ہو۔ سب سے پہلے میں کارکنان یا میزبانوں کو توجہ دلاؤں گا کہ اپنے اندر یہ خصوصیات خاص طور پر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے جذبات پر کنٹرول رکھیں۔ ہر حال میں مہمان کا خیال رکھنا ہے نرم زبان استعمال کرنی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ عہدیداروں اور کارکنوں کا سب سے زیادہ فرض بنتا ہے کہ نرم زبان استعمال کریں۔ اور پھر عاجزی دکھانی ہے، عہدیداروں اور کارکنوں کا سب سے پہلا فرض بنتا ہے کہ عاجزی دکھائیں۔

جارجیا سے تشریف لائے ہوئے بشپ جناب Malkhaaz صاحب نے حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا ان کے ساتھی حضور کی خدمت میں سووینئر پیش کر رہے ہیں۔
پس منظر میں جارجیا کے مبلغ سلسلہ مکرم جواد احمد بٹ صاحب کھڑے ہیں۔

ہر حال میں مہمان کا خیال رکھنا ہے۔ عہدیداروں کو بھی کارکنان کو بھی نرم زبان استعمال کرنی ہے۔ پھر کارکنان کے آپس کے تعلق ہیں اس میں بھی محبت اور اخلاص اور بھائی چارہ ہونا چاہئے مہمانوں کے لئے بھی اور آپس کے تعلقات میں بھی۔ عہدیداروں اور ماتحت کام کرنے والوں میں بھی۔ کام کرتے ہوئے ایک دوسرے کی بات پر غصہ میں آگئے تو مہمانوں پر اور خاص طور پر غیر مہمانوں پر جو یہ سنتے ہیں کہ احمدیوں کے جلسہ میں سب آپس میں محبت اور پیار سے رہتے ہیں اور کسی قسم کے غصہ کا اظہار نہیں کرتے یا نہیں ہوتا جب اس قسم کی باتوں کو دیکھیں گے فسادوں کو دیکھیں گے یا کہیں بھی دو اشخاص کو اونچا بولتا ہوا دیکھیں گے تو ان پر غلط اثر ہوگا۔ کارکنوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب اپنے آپ کو چند دن کی خدمت کے لئے پیش کر دیا اور خدمت بھی وہ جو بڑا اعلیٰ مقام رکھتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت ہے اس میں اپنے رویّے پھر ایسے رکھیں کہ نہ کسی مہمان کو تکلیف پہنچے نہ ایک دوسرے کو جو کارکن ہیں ایک دوسرے سے تکلیف پہنچے۔ جلسہ کی تربیت کا یہ حصہ ہے کہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا ہے افسروں نے بھی اور ماتحتوں نے بھی۔ پارکنگ ہے ٹریفک کنٹرول سے لے کر کھانا پکانے اور صفائی کرنے والے کارکنان تک ان سب کو اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ان دنوں میں کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر جرمنی کے رہنے والے مہمانوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وہ ایک لحاظ سے مہمان ہیں اور ایک لحاظ سے میزبان بھی ہیں جو جرمنی سے باہر سے آنے والے ہیں ان کی خاطر انہیں قربانی دینی چاہئے کیونکہ جو جرمنی میں نہیں رہتے اور باہر سے آکر جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں وہ اب مہمان بن گئے اور یہاں کے رہنے والے میزبان بن گئے پس ان کی خاطر آپ لوگوں کو قربانی دینی چاہئے۔ بیٹھنے کے لئے جگہ دینی ہے، کھانا کھانے کے وقت اگر تنگی ہے جگہ کی تو وہاں جگہ دینی ہے یا اور کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہے تو وہ فرض ہے آپ سب کا کہ ان کی مدد کریں۔ زبان وغیرہ کے مسئلہ کی وجہ سے بعض دفعہ مدد کی ضرورت ہوتی ہے جہاں بھی ضرورت ہو مدد کریں۔ یہ صرف ڈیوٹی دینے والوں کا کام نہیں ہے کہ مدد کریں بلکہ یہاں کے رہنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ ان کی مدد کریں اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق آپس کی محبت اور بھائی چارے کا اظہار ہے۔ اسی طرح غیر از جماعت مہمان جو آئے ہوئے ہیں ان کو بھی جیسا کہ میں نے کہا ہر احمدی کو اپنا نیک نمونہ دکھانا چاہئے۔ آپ کے سب کے نمونے دیکھ کر ہی غیروں کو اسلامی معاشرے کے خوبصورت نظارے نظر آئیں گے جہاں ہر احمدی عاجزی نرمی آپس کی محبت اور بھائی چارے کی مثال قائم کر رہا ہوگا وہ نظارے لوگوں کو نظر آئیں گے۔ پس مردوں اور عورتوں دونوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ کھانے کے بارے میں اگر کہیں کوئی کمی بیشی ہو جائے تو برداشت کرنا چاہئے۔ اصل غذا جس کے لئے آپ لوگ یہاں آئے ہیں روحانی اور علمی غذا ہے۔ پس اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں یہ ضروری ہے۔ اسی طرح بازاروں میں بھی اس وقت جائیں جب وقت ہو۔ عموماً شعبہ تربیت جو ہے وہ میرا خیال ہے بازار تو کھولتا ہی اس وقت ہے جب جلسہ کا سیشن نہ چل رہا ہو لیکن بعض دفعہ لوگ زور دیتے ہیں کہ نہیں ہم نے جانا ہے ہمیں بھوک لگی ہے ان کے انتظام کے لئے پہلے میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں شعبہ مہمان نوازی کو انتظام رکھنا چاہئے۔ پھر عورتوں کا بازار ہے اس میں بھی اور مردوں کے بازار میں بھی جلسہ کے تقدس اور ماحول کو ملحوظ رکھیں۔ یہ نہیں ہے کہ صرف جلسہ گاہ میں بیٹھ کر ہی جلسہ کا تقدس ہو۔ اس سارے premises میں آ گئے، اس علاقے میں آ گئے یہ ساری جگہ جلسہ کی ہے جہاں ٹینٹ لگے ہوئے ہیں کیمپ لگے ہوئے ہیں مارکیاں لگی ہوئی ہیں یا ہال ہیں۔ یہ سب جلسہ کی جگہ ہے یہاں بھی آپ لوگوں کو جلسہ کے تقدس کو قائم رکھنا چاہئے۔ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا کا جو قرآن کریم کا حکم ہے جو میں نے پہلے بتایا یہ صرف کارکن کے لئے نہیں ہے بلکہ ہر مسلمان کے لئے ہے اور خاص طور پر ہر احمدی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ میں نے کارکنوں کو تو کہا ہے کہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں کل بھی کہا اور آج بھی کہا اور کسی قسم کی بدخلقی نہ دکھائیں لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ان کے صبر کو آپ لوگ آزماتے رہیں اور ایسے حالات پیدا کریں جس سے بدمزگی کے حالات پیدا ہو جائیں۔ جہاں جہاں جس شعبہ کا متعلقہ کارکن بھی آپ سے کسی بات کا مطالبہ کرے یا ہدایت کرے اعلیٰ خلق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی بات کو مانیں اور تعاون کریں۔ پس قرآنی حکم کہ اچھے اخلاق سے پیش آئیں ہر شامل ہونے والے کے لئے یہ قرآنی حکم ہے۔ جلسہ کے اوقات میں جب پروگرام ہو رہے ہوں تو سوائے اس کے کہ کسی مجبوری سے اٹھ کر جانا پڑے جلسہ کی کارروائی سنیں۔ ہر تقریر میں ہر احمدی کے لئے کوئی نہ کوئی ایسی بات ہوتی ہے جو اس کی زندگی بہتر کرنے کے کام آ سکتی ہے۔

[حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل 21 ستمبر 2018ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔]

(تلخیص: سید سعادت احمد)

(باقی آئندہ)

اجلاس مجلس موصیان/وصیت ڈے

مؤرخہ 6 اور 7 اپریل 2019ء کو جرمنی بھر کی جماعتوں میں اجلاس مجلس موصیان/وصیت ڈے کا انعقاد ہوگا۔ انشاء اللہ اس پروگرام کی بھرپور اطلاع تمام احباب جماعت کو کریں تا کہ اجلاس ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔ نیز جوبلی 2023ء کے حوالے سے نئی وصایا کا ٹارگٹ تمام جماعتوں کو قبل ازیں ارسال کیا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی جماعت نئی وصایا کے ٹارگٹ کے سو فیصد حصول کی بھرپور سعی کرے گی۔ جس کے لئے ہمیں جماعتوں کا تعاون درکار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین

چھ ماہ سے زائد کے بقایا دار موصیان متوجہ ہوں

حسب ہدایت حضور انور، ایسے موصیان جن کے بقایا جات چھ ماہ سے زائد ہیں۔ ان کی وصیت منسوخ کرنے کی کارروائی کرنا شروع کر دی گئی ہے۔ رواں مالی سال 19-2018 کے چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ ایسے موصیان جنہوں نے ابھی تک کوئی ادائیگی نہیں کی یا بقایا دار ہیں۔ تو ان سے درخواست ہے کہ فوراً اپنے چندہ وصیت کی ادائیگی کا اہتمام فرمائیں۔ تمام لوکل سیکرٹریان وصایا/مال سے بھی گزارش ہے کہ بقایا داران سے فوری ذاتی رابطہ قائم کریں اور جلد ادائیگی کروانے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

جماعت احمدیہ ارفورٹ (Erfurt) کا تعارف

صفوان احمد ملک، شعبہ تبلیغ جرمنی

جرمنی کے وسط میں واقع 2 لاکھ 15ہزار آبادی پر مشتمل شہر ارفورٹ مشرقی صوبہ تھیورنگن کا دارالحکومت ہے۔ یہ شہر تاریخی اور مذہبی اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل اور عیسائیت کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ اس شہر میں 77 گرجا گھر ہیں جن میں بارہ سو سال پرانا ایک وسیع وعریض گرجا گھر بھی ہے۔ پہلی مرتبہ یہاں بونی فاسیوس کے ذریعہ 742ء میں عیسائیت کی بنیاد رکھی گئی۔ جرمنی کے مشہور ادیب اور شاعر گوئیتھے بھی اس شہر سے 40 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع وائمار نامی شہر میں رہائش پذیر رہے۔ عیسائیت کی تاریخ کے اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو مارٹن لوتھر نے بائیبل کا جرمن زبان میں ترجمہ بھی اسی صوبہ کے شہر آئزن ناخ کی ایک پہاڑی پہ موجود ایک قلعہ میں کیا تھا جس سے پروٹسٹنٹ عیسائیت کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ نپولین بوناپارٹ اپنی جنگی مہم کے دوران اس شہر میں اپنی فوج کے ساتھ پڑاؤ کرتا رہا ہے۔ نازی دور کی بھی تکلیف دہ یادیں اسی صوبہ میں موجود ہیں۔

اس صوبہ میں 20ہزار مسلمان رہتے ہیں مگر ایک بھی مسجد نہیں ہے بلکہ ابھی تک برلن کے علاوہ سابقہ مشرقی جرمنی کے کسی بھی علاقہ میں کوئی مسجد نہیں۔ اس شہر میں احمدیت کا نفوذ محلہ دار الیمن ربوہ کے مکرم ملک ابراہیم صاحب کے ذریعہ ہوا جو دیوار برلن گرائے جانے کے چند ماہ بعد ارفورٹ میں آکر قیام پذیر ہوئے تھے۔ ملک صاحب نے سخت مشکلات اور نفرتوں کے باوجود اس علاقہ میں رہائش اختیار کئے رکھی اور خلفائے سلسلہ سے دعائیں لیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ملک صاحب کو تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا ہے ان کے سبھی بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت دین میں مصروف ہیں۔ بڑے بیٹے بحیثیت صدر جماعت خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور منجھلے بیٹے مکرم سلیمان ملک صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کا غیر معمولی جوش و جذبہ عطا کیا ہوا ہے چنانچہ موصوف مسلسل کئی سالوں سے ہفتہ وار تبلیغ سٹال لگاتے ہیں اس وجہ سے کئی بار مخالفت کا سامنا بھی کر چکے ہیں۔ مقامی افراد ان کے خلاف جلوس نکالتے رہتے ہیں، گالیوں اور دھمکیوں حتی کہ ہاتھا پائی تک بھی

نوبت پہنچ جاتی رہی ہے۔لیکن انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور مستقل مزاجی سے تبلیغی جہاد میں لگے رہے اور مقامی سطح پر بتدریج تبلیغی کاموں میں وسعت لائے اور چند سالوں کی محنت سے پورے علاقے میں ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والی شخصیات سے ان کے ذاتی تعلق و روابط قائم ہو چکے ہیں۔سلیمان ملک صاحب سیاسی حلقوں میں بھی مقبول ہیں اپنے صوبے کے متعدد وزراء اور وزیر اعلیٰ سے خصوصی تعلق بن چکا ہے۔ کچھ عرصہ قبل سلیمان ملک صاحب کو جرمنی کی چانسلر کے ساتھ ایک لائیو ٹی وی پروگرام میں بھی شرکت کا موقع ملا۔ اس موقع پر سلیمان ملک صاحب نے موصوفہ کی خدمت میں جماعتی تعارفی کتب بھی پیش کیں۔ یہی تمام تعلقات تھے جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں خدا تعالیٰ کے فضل کے بعد بہت اہم کردار ادا کیا۔ ملک صاحب دن رات ایک واقف زندگی کی طرح جماعتی کاموں میں مصروف عمل ہیں۔

جماعت ارفورٹ کے لئے دعا کی درخواست ہے جنہوں نے باوجود تعداد میں کم ہونے کے غیر معمولی کام کرنے کی توفیق پائی۔ ہر فردِ جماعت نے اپنی اپنی استعدادوں کو دین اسلام کی ترقی کے لئے پیش کیا یہاں کی لجنہ بھی تنظیمی و انفرادی لحاظ سے تبلیغی میدان میں عورتوں کے حقوق سے متعلق نمایاں خدمت کی توفیق پا رہی ہیں اور اپنے نمونے سے ثابت کیا ہے کہ اسلام عورتوں کے حقوق کا محافظ ہے جس کی مثال یہ ہے کہ ملک ابراہیم صاحب کی بیٹی اس صوبہ میں پہلی مسلمان خاتون ہے جو کہ پردہ کے ساتھ سرکاری سکول میں بطور ٹیچر ملازمت کر رہی ہے۔

خلفائے سلسلہ کا ارفورٹ میں ورودِ مسعود

سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے سفر ستمبر 1990ء کے دوران ارفورٹ تشریف لائے۔ اس کے بعد 1997ء میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ارفورٹ تشریف لائے اور شہر کے وسط میں واقع چرچ کے ایک ہال میں سوال و جواب کی محفل بھی منعقد ہوئی اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی علاقہ کے ایک ہوٹل میں قیام بھی فرمایا۔ اسی دورہ میں ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز بھی اپنے والد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ہمراہ شامل تھے۔

یکم جنوری 2007ء کو برلن مسجد کے سنگِ بنیاد کی تقریب کے لئے فرانکفورٹ سے برلن تشریف لے جاتے ہوئے بھی ایک مرتبہ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے کچھ دیر کے لئے اس علاقہ کو برکت بخشی۔ آٹو بان سے اُتر کر پانچ منٹ کی مسافت پر واقع Waltersleben نامی چھوٹے سے قصبہ کے سٹی ہال میں قیام فرمایا۔ قصبہ کی میئر Kausch Karola نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور حضور انور کی خدمت اقدس میں قصبہ کے تعارف پر مشتمل کتاب، اس علاقہ کا ایک پودا پیش کیا اور اس قصبہ کو اپنی آمد کا شرف بخشنے پر حضور کا شکریہ ادا کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میئر کو جرمن ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم کا نسخہ دیتے ہوئے اس کے خلوص کا شکریہ ادا کیا اور اسے نئے سال اور کرسمس کی مبارک باد دی۔ نمازوں کی ادائیگی اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حضور انور کے باہر تشریف لانے پر جماعت ارفورٹ کے مکرم محمد ابراہیم صاحب کی فیملی اور ضیافت کی ٹیم نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

تبلیغی مساعی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو جرمنی کے اس حصہ میں تبلیغی مساعی کی احسن رنگ میں توفیق مل رہی ہے۔ 2017ء میں جماعت کو صوبائی پارلیمنٹ کی عمارت میں تبلیغی نمائش لگانے کی توفیق ملی جس کا دورانیہ ایک ماہ تھا۔ اس نمائش کے ذریعہ صوبہ تھیورنگن کے ۹۰ ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ ساتھ وزیر اعلیٰ، ان کی کابینہ کے وزراء اور اعلیٰ سرکاری افسران تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا، اس نمائش کا افتتاح وزیر اعلیٰ صاحب نے خود کیا۔

مسجد محمود کے سنگ بنیاد تک

Erfurt میں مسجد کی تعمیر کی کوشش 2006ء سے جاری تھی۔ اس سلسلہ میں مناسب جگہ کے لیے شہری انتظامیہ اور مختلف کمپنیوں سے مقامی احباب جماعت نے رابطہ کیا، لوکل کونسل کو بھی جگہ کے لیے درخواست دی گئی مگر شدید مخالفت کا سامنا رہا۔ آخر کار ایک لمبی کاوش کے بعد حضورِ انور کی دعاؤں کے طفیل 2015ء میں ایک قطعہ زمین ملا اور 3 سال کی مسلسل کوششوں کے بعد مسجد کی تعمیر کی اجازت بھی مل گئی۔ اجازت ملنے کی دیر تھی کہ یہ خبر پورے صوبے میں آگ کی طرح پھیل گئی مقامی لوگوں میں شدید غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی جس کے نتیجہ میں لوکل جماعت کو شدید تکلیف اور پریشانی سے دوچار ہونا پڑا مخالفین نے مسجد کی زمین پر کئی بار سور کا گوشت پھینکا، لکڑی کی صلیب بنا کر مسجد کی زمین میں نصب کی، خدام پر حملہ بھی کیا اور جان سے مارنے کی دھمکیاں دیں ایک دو بار ہاتھا پائی کی بھی نوبت آئی۔ اسلام مخالف پارٹی AFD نے پارلیمنٹ میں بھی مسجد کی تعمیر کے خلاف ایک تحریک التوا پیش کی تاہم اس کا فیصلہ بھی اللہ کے فضل سے جماعت کے حق میں ہی ہوا، الحمد للہ۔ ان تمام مراحل سے گزرتے ہوئے بالآخر 13 نومبر کو سنگ بنیاد کی تقریب منعقد ہوئی جس میں صوبہ تھیورنگن کے وزیر اعلیٰ، وزیر قانون اور ائیر فورٹ کے لارڈ میئر سمیت بڑی تعداد میں صوبائی اسمبلی کے ممبران، پولیس افسران، انٹیلی جینس کے اعلیٰ افسر اور دیگر عمائدین نے شرکت کی۔ مہمانوں کی کل تعداد 150 تھی۔ جرمنی کے نیشنل ٹی وی سمیت 42 جرائد و اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی چینلز نے تفصیلی خبریں اور آرٹیکل شائع کیے اور 2 نیشنل ٹی وی چینلز نے اس تقریب کی خبر براہ راست نشر کی اور کئی ملین افراد نے براہ راست یہ تقریب دیکھی اور سنی۔ یوں 8 کروڑ 31 لاکھ افراد تک میڈیا کے ذریعہ جماعت کا پیغام پہنچا الحمد للہ۔ اس کے علاوہ سوشل میڈیا پر بھی کثرت سے اشاعت ہوئی۔ وزیر اعلیٰ صاحب اور دیگر سیاست دانوں نے بھی سوشل میڈیا پر اپنے بیانات جاری کیے۔

رپوتاژ

ارفورٹ میں مسجد محمود کی تقریبِ سنگ بنیاد کا آنکھوں دیکھا حال

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

13نومبر 2018ء کی صبح فرانکفورٹ اور جرمنی کے بعض دیگر شہروں سے بہت سے احباب جماعت جرمنی کے مشرقی شہر Erfurt جانے کے لئے رواں دواں تھے کہ اس شہر کے ایک نواحی محلہ میں طویل جد جہد کے بعد آج جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر کی جانے والی مسجد محمود کی تقریب سنگ بنیاد منعقد ہونے جا رہی تھی۔ خاکسار اور مکرم عرفان خان صاحب بھی انہی میں سے تھے جن کا قریباً سارا راستہ درمیانہ درجہ کی بارش میں گزرا۔ ہم پونے بارہ بجے اپنی منزل پر پہنچے تو یہاں بھی موسم ابر آلود ہی تھا بلکہ پھوار بھی پڑ رہی تھی۔ یہ جگہ شہر سے قریباً دس کلو میٹر باہر مار باخ Marbach نامی محلہ میں St. Christophorus Str. پر واقع ہے۔ یہاں بالکل آس پاس تو دفاتر اور ہلکی نوعیت کی انڈسٹری ہے تاہم کچھ فاصلے پر شہری آبادی بھی ہے۔

مسجد کے احاطہ میں داخل ہوئے تو یہاں خوب رونق لگی ہوئی تھی۔ مہمان آ رہے تھے اور ان کے ساتھ ساتھ مخالف مہمانوں کی بھی آمد متوقع تھی چنانچہ مسجد کے قطعہ اراضی کے سامنے پولیس کی متعدد گاڑیاں اپنے فرائض سنبھالے کھڑی تھیں۔ احاطہ مسجد میں ایک بڑی مارکی لگا کر ایک ہال تیار کیا گیا تھا۔ علاوہ اس کے خواتین کے لئے بھی ایک الگ مارکی لگائی گئی تھی۔ مختلف شعبوں کے بہت سے کارکنان اپنے اپنے سپرد فرائض سرانجام دینے میں مصروف تھے، جن کی اکثریت فرانکفورٹ سے آئی ہوئی تھی۔ بنیادی طور پر یہ تقریب شعبہ جائیداد کے زیر اہتمام و انتظام تھی تاہم شعبہ تبلیغ مہمانوں کو سنبھالنے، شعبہ ضیافت کھانے اور شعبہ امور خارجہ پروگرام چلانے کے لئے سرگرم عمل تھا۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا جس کے لئے دروازہ کے ساتھ ہی ایک دفتر قائم تھا جہاں سے مہمانوں کو ٹکٹ جاری کئے جا رہے تھے۔ اس کے پہلو میں شعبہ تبلیغ میں تقسیم و ترسیل لٹریچر کے نگران مکرم عزیز بنگالی صاحب اپنا کتب سٹینڈ لگائے ہوئے تھے۔ داخلہ گیٹ پر سیکورٹی کا پورا انتظام تھا اور اس کے لئے Metal detecter gate بھی لگایا گیا تھا۔ ہم اس گیٹ میں سے گزر کر اندر گئے تو مارکی میں گول میزیں لگا کر وسیع پیمانہ پر بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور ضیافت کے رضا کار مہمانوں کو چائے کافی لالا کر پیش کر رہے تھے۔ جب تک تقریب کا آغاز نہ ہوا، مختلف تبلیغی پروگرام سکرین پر دکھائے جاتے رہے۔

ٹھیک ایک بجے تقریب کا آغاز ہوا تو اس وقت موسم پوری طرح خوشگوار ہو چکا تھا، اگرچہ ہوا میں خنکی تھی مگر دھوپ نکل آئی تھی اور بارش والی صورت حال جاتی رہی تھی اور ماحول مکمل طور پر سازگار ہو گیا تھا، الحمد للہ۔ صدر کرسی پر امیر جماعت احمدیہ جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، ان کے دائیں طرف وزیر اعلیٰ صوبہ تھیورنگن جناب بوڈو رامے لو Herr Bodo Ramelow، بائیں طرف لارڈ میئر ارفورٹ جناب آندریاس باؤزے

وائس Herr Andreas Bausewein اور ان کے اطراف میں دو خواتین رکن صوبائی اسمبلی محترمہ مرجام کروپ Frau Mirjam Krupp اور محترمہ آسٹرڈ روتھے Frau Astrid Rothe تشریف فرما ہوئیں۔ تقریب کے میز بان سیکرٹری امور خارجیہ جرمنی مکرم محمد داؤد مجوکہ صاحب نے سٹیج پر آ کر مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے تقریب کے شروع ہونے کا اعلان کیا اور تلاوت قرآن کریم کے لئے مکرم حافظ احمد صادق موسیٰ صاحب کو دعوت دی۔ تلاوت کی گئی آیات سورہ بقرہ آیت 128-130 کا جرمن ترجمہ مقامی مربی سلسلہ مکرم عمر رشید صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد امیر جماعت جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کرنے کے ساتھ اس مسجد کے حوالے سے کوائف پیش کئے اور مقامی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔

تقریب کا آغاز ہوا تو باہر سے کچھ آوازیں آنے لگیں، خاکسار نے باہر جا کر دیکھا تو سڑک کے پار کچھ لوگ جمع تھے۔ انہوں نے بڑے بڑے بینر اٹھائے ہوئے تھے جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تصاویر کے ساتھ کچھ تحریریں تھیں۔ ایک صاحب مائیکروفون لے کر مسجد کی تعمیر پر احتجاج کرتے ہوئے مسلسل بولتے چلے جا رہے تھے اور وقفہ وقفہ سے نعرہ بازی کر رہے تھے۔ اس کے بالمقابل مسجد والی طرف بھی چند جرمن کھڑے تھے اور وہ ان لوگوں کا جواب دیتے ہوئے مسجد کے حق میں بول رہے تھے۔ کسی بھی ناخوشگوار صورت حال سے نپٹنے کے لئے پولیس کی کافی نفری وہاں موجود تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی کوئی ضرورت پیش نہ آئی، الحمدللہ۔

بہر حال اسی ماحول میں امیر صاحب کے خطاب کے بعد صوبائی وزیر اعلیٰ، لارڈ مئیر اور دونوں ممبرات صوبائی اسمبلی کے علاوہ علاقائی بشپ جناب پروفیسر ڈاکٹر کرسٹیان شٹاوے ناؤ Herr Christian Stawenow اور یہودیوں کے علاقائی سربراہ جناب پروفیسر ڈاکٹر رائن ہارڈ شرام Herr Reinhard Schramm نے بھی تقاریر کیں اور بہت عمدہ رنگ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور مسجد کی تعمیر پر اپنے خیر سگالی جذبات کا اظہار کیا۔

ان تقاریر کے بعد محترم امیر صاحب نے سنگ بنیاد رکھنے کا اعلان کرتے ہوئے سب مہمانوں کو پنڈال سے باہر سنگ بنیاد کی جگہ پر جانے کی دعوت دی۔ چنانچہ دو بجے سب سے پہلے محترم امیر صاحب نے اینٹ رکھی اور یہ وہ مبارک اینٹ تھی جسے جماعت جرمنی کی درخواست پر پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت دعا کر کے ارسال فرمایا تھا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے اینٹیں رکھیں:

صوبائی وزیر اعلیٰ جناب بوڈو راملو صاحب، لارڈ میئر ارفورٹ جناب اندریاس باؤزے وائن صاحب، مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم سعید احمد عارف صاحب مربی سلسلہ برلن، مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب سابق مبلغ برلن حال ناصر باغ، مکرم مبارک احمد شاہد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی، مکرم کمال احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرمہ عطیہ نور ہیوبش صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی، مکرم عدیل عباسی صاحب نیشنل سیکرٹری صنعت و تجارت، مکرم ڈاکٹر راشد نواز صاحب ریجنل امیر، مکرم وسیم ناصر صاحب سیکرٹری ضیافت Erfurt، مکرم سلیمان ملک صاحب قائد مجلس Erfurt، مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ Erfurt، مکرم محمد ابراہیم صاحب، مکرم داؤد ناصر صاحب، عطیہ القدوس واقفہ نو، عامر رحمان واقف نو۔

جب سب اینٹیں رکھ چکے تو محترم امیر صاحب نے دعا کرائی جس میں مہمانوں نے اپنے اپنے انداز میں شرکت کی۔ اس طرح سے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد سب مہمانوں کی خدمت میں بڑے منظم طریق پر گرم کھانا پیش کیا گیا۔

کھانے کے بعد سب مہمان رخصت ہونے لگے۔ جب پنڈال میں کچھ گنجائش بن گئی تو سٹیج پر نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ جتنے احباب سٹیج پر آ سکے انہوں نے وہاں ادا کی باقی کثرت کے ساتھ احباب کے لئے نیچے کرسیوں کا انتظام کر دیا گیا تھا۔ مبلغ انچارج جرمنی محترم صداقت احمد صاحب نے نمازیں پڑھائیں۔ اس کے بعد ہم وہاں سے رخصت ہوئے۔ ہم نے آتے ہوئے دیکھا کہ ابھی تک ہمارے مخالفین کی ڈیوٹی ختم نہ ہوئی تھی کیونکہ وہ بے چارے گلا پھاڑ پھاڑ کر بولتے جا رہے تھے، ہماری تو یہی دعا ہے کہ

اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔

سنگ بنیاد کی تقریب سے وزیر اعلیٰ تھیورنگن جناب بوڈو رامے لو مخاطب ہیں

”ہمارا ہتھیار دعا اور محبت ہے اور ہمیشہ ایسا ہی رہے گا“

مسجد محمود ارفورٹ کی تقریب سنگ بنیاد کے موقع پر ہونے والی تقاریر

جرمن سے اردو ترجمہ: مکرم شیخ عبدالحنان صاحب، مکرم یاسر احمد صاحب، مکرم مرزا نعمان احمد صاحب

امیر جماعت احمدیہ جرمنی:

امیر صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے بعد کہا کہ ہم احمدیوں کے لئے آج بڑا خوشی کا دن ہے۔ ہم مسجد کے سنگِ بنیاد کے موقع پر حضرت ابراہیمؑ کی دعا ربّنا تقبل منّا دہراتے ہیں جو آپؑ نے اور حضرت اسماعیلؑ نے خانہ کعبہ کے تعمیر کے وقت کی، ہمارا اس مسجد کے تعمیر کرنے میں کوئی دنیاوی مقصد نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض کی اجتماعی طور پر ادائیگی ہے۔

پرسوں میں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے دوران بتایا کہ کچھ عرصہ پہلے مسجد مخالف ریلی میں ایک مطالبہ کیا گیا کہ یہاں Erfurt میں اس سے پہلے کہ مسجد تعمیر کی جائے بہتر ہے کہ یہاں ایک ہتھیاروں کی فیکٹری تعمیر کر دی جائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ”ان کو ہتھیاروں کی فیکٹری تعمیر کرنے دیں اور ہتھیاروں کا استعمال کرنے دیں، ہمارا ہتھیار دعا اور محبت ہے اور ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔“

اس میں شک نہیں کہ مسجد ہمارے لئے ایک جنگ کی جگہ ہے لیکن یہ جنگ اپنے نفس کے خلاف ہے، جتنا ہم اپنے نفس کو ماریں گے اتنا ہی ہم خدا کے قریب ہوں گے۔ جتنا ہم خدا کو پیار کریں گے اتنی ہی ہماری خدا سے دوستی مضبوط ہو گی۔ خدا کو یاد کرنے سے اندرونی سکون حاصل ہوتا ہے۔ یہ اندرونی سکون ہی آخر کار بیرونی سکون کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی تحریروں میں بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ مسلمان ہونا اس بات سے نہیں نظر آنا چاہیے کہ وہ اسلام کے بارے میں کتنا علم رکھتا ہے یا بہت زیادہ دعائیں پڑھتا ہے بلکہ عملی طور پر مسلمان نظر آنا چاہیے یعنی انسانی ہمدردی اور انصاف پسندی جیسے اوصاف کا مالک ہونا چاہیے اور دنیا کو خوشگوار بنانے کے لئے ہر ممکنہ کوشش اور قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ یقیناً ہمیں پچھلے سالوں میں پہلے سے زیادہ مسلمان مخالف اور قوم پرستی کے رجحانات کا سامنا ہے لیکن یہ رجحانات ہمیں کسی قسم کے خوف میں ڈالنے والے نہیں ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال کے جلسہ سالانہ میں فرمایا کہ ”جرمنی میں کچھ گروپس نے ہمارے خلاف مہم چلائی اور ہمیں نئی مساجد بنانے سے روکنے کی کوشش کی، اگرچہ ہمارا موٹو محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں ہے انہوں نے ہمارا مقابلہ کیا۔ قطع نظر اس حقیقت کے کہ ہماری جماعت پچھلے 130 سال سے پوری دنیا میں امن کے قیام، بھائی چارے، محبت اور ہمدردی کے فروغ کے لئے پہلی صف میں کھڑی ہے۔ ہماری تاریخ گواہ ہے کہ ہم نے جہاں مساجد تعمیر کی ہیں وہاں یہ مساجد مقامی لوگوں کے خوف کو دور کرنے والی ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے ہمیں ابتداء میں شک کی نظر سے دیکھا وہ جلد ہی ہمارے وفادار دوست بن گئے۔ تمام دنیا میں ہمارے پڑوسی اس چیز کی تصدیق کرنے والے ہیں کہ احمدی مسلمان وہ ہیں جو امن کے پیغام کو فروغ دینے والے ہیں اور محبت، انسانی ہمدردی کو پھیلانے والے ہیں۔

امیر صاحب فرماتے ہیں کہ غالباً ہم صرف ایک ہی مسلم

جماعت ہیں جو مشرقی جرمنی میں اسلام کا حقیقی تعارف کروا رہی ہے اور بہت سے لوگوں کو پہلی مرتبہ موقع دے رہی ہے کہ وہ کسی مسلمان کے ساتھ بات چیت کرسکیں۔ AFD نے اسلام کے خلاف ایک کتابچہ شائع کیا اور اسلام پر بے بنیاد الزامات لگائے، اور ہم نے اس کے ردِعمل کے طور پر اس کا جواب لکھا جو کہ ایک سے زیادہ بار چھاپنا پڑا اور انٹرنیٹ پر AFD کے کتابچہ سے زیادہ پڑھا گیا۔

ہم سے سوال پوچھا جاتا ہے کہ آپ مسجد کو کیوں تعمیر کرنا چاہتے ہیں جبکہ مسجد کی اتنی مخالفت کی جارہی ہے؟ امیر صاحب فرماتے ہیں کہ ہم مساجد تعمیر کرتے ہیں کیوں کہ ہمیں پتہ ہے کہ اکثریت مساجد کی تعمیر کے خلاف نہیں ہے، آج ایک سروے کیا گیا اور پتہ چلا کہ ۹۰ فیصد اس مسجد کی حمایت میں ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ مسجد تعمیر ہو، وہ چاہتے ہیں کہ Erfurt شہر ملٹی کلچرل شہر بنے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ہمیں سیاست دانوں، عیسائی چرچ اور یہودی کمیونٹی کی طرف سے حمایت جاری رہی، میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو حقیقی عبادت اور میل ملاقات کی جگہ اور سماجی امن کی جگہ بنائے، اور ہمیں Erfurt شہر کے لئے محبت کی مشعل تھامنے والے اور امن کے مینار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے بعد امیر صاحب نے جماعت Erfurt کا تعارف کروایا۔

تھیورنگن کے وزیر اعلیٰ جناب بوڈو رامیلو صاحب Herrn Bodo Ramelow, Ministerpräsident Thüringens

خواتین وحضرات مجھے افسوس ہے کہ عدالت نے فیصلہ کیا ہے کہ مخالف مظاہرین اپنے میگافون کے ساتھ باڑ تک آسکتے ہیں۔ میں احتجاج یا اظہار رائے کے خلاف نہیں ہوں لیکن میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ آئین سب کے لئے ہے۔ وہ آئین جس کا میں نے حلف اٹھایا ہے۔ وہ آئین مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔ ہمارے اس شہر Erfurt میں Catholic اور Protestent فرقوں کے گرجے ہیں۔

مجھے خوشی ہے کہ ان فرقوں کے نمائندگان آج یہاں موجود ہیں۔ اس شہر میں یہودی کمیونٹی کی بھی تاریخ ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ Rheinhard Schramm بھی یہاں موجود ہے۔ آج صبح ہماری کابینہ کا اجلاس یہودی عبادت گاہ میں ہوا۔ جس میں ہم نے Antisamithism کے بارے میں بات کی۔ یہ موضوع بہت اہم ہے۔ Reichsprogramm nacht اس رات کو ۸۰ سال ہوئے ابھی کچھ ہی دن گزرے ہیں۔ یہ ایک ایسی رات تھی جس میں کچھ ایسے ہی پراپیگنڈہ کی وجہ سے یہودیوں کو دبا دیا گیا تھا اور ان کی عبادت گاہوں کو آگ لگا دی گئی تھی۔ ان کو ہزاروں کی تعداد میں Concentaraion Camp Buchwe wald میں ڈال دیا گیا تھا۔

اس لئے اگر آج ہم مذہبی آزادی کی بات کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی بھی انسان اپنے مذہب کو پرامن طریقہ سے نبھاتا ہے تو اس کی ضمانت دینا ہمارا فرض ہے۔ کسی کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ فیصلہ کرے کہ کون عبادت گاہ بنا سکتا ہے یا نہیں۔ اور کچھ باتیں جو باہر کہی جارہی ہیں اور کچھ پمفلٹ جو مرے پوسٹ بکس سے ملے ہیں وہ مجھے 150 سال پہلے کی صورت حال کی یاد دلاتے ہیں کہ جب یہودی کمیونٹی نے عبادت گاہ بنائی تھی تو کچھ ایسا ہی پراپیگنڈہ پھیلایا گیا تھا اور یہ ۷۰ سال بعد ہمیں کھلی بربادی کی طرف لے گیا۔

میں وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے آج یہاں کھڑا ہوں۔ ہر ایک انسان کو مذہبی آزادی دینے کی ضمانت دینے کے لئے۔ لیکن ہم ہر انسان سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ امن پسند ہو اور ہر ایک کو ساتھ لے کر چلنے والا ہو۔ یہ جو Erfurt شہر ہے Partner City Haifa (حیفہ) ہے اور اگر اس شہر میں بہائی مذہب کی مسجد اور دوسرے مذہب کی عبادت گاہیں، جماعت احمدیہ کی مسجد سب ایک ساتھ ہوسکتی ہیں تو پھر ہمارے شہر میں کیوں نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے مسجد کے پلاٹ پر شام کو آکر سوٗر کا سر اور اس کا خون پھیلا دیا گیا۔ کچھ اس طرح ہی 13 سال پہلے یہودیوں کی عبادت گاہ میں بھی کیا گیا اور اس لئے Anti Semitism Concept کے تحت ہی میں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھتا ہوں۔ کیونکہ جب بھی دوسرے انسانوں اور ان کے مذاہب کو نیچا دکھانے کی کوشش کی جاتی ہے تو یہی Concept یاد آتا ہے۔

آج میں Erfurt کا شہری ہونے کی حیثیت سے نہایت خوش ہوں کہ احمدی جماعت کو یہاں مسجد بنانے کا موقع مل رہا ہے اور ہم سب عیسائی، یہودی، مسلمان اس تقریب میں شامل ہیں کیونکہ ایک Protestent عیسائی ہونے کے ناطہ اسلام ویسے بھی میرے مذہب کا حصہ ہے کیونکہ ہم سب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جڑتے ہیں۔

جب برلن Pankow میں مسجد بنی تو کچھ ایسا ہی شور تھا۔ لیکن آج وہ مسجد امن کا گہوارہ ہے اور اس مسجد سے بھی یہی اُمید ہے اور یہ مسجد Christopheras کی سڑک میں بن رہی ہے۔ جو کہ عیسائی مذہب میں ایک مشعل راہ ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم سب ایک دوسرے سے امن کا سلوک کریں۔ اس سے تمام امن پسند پارٹیاں متفق ہیں کہ ملک میں اور Erfurt شہر میں امن ہونا چاہیے۔ میں آپ احمدیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ دن آپ کے لئے خوشیوں بھرا ہو، آمین

Frau Mirjam Krupp

سلام اور شکریہ ادا کرنے کے بعد۔ یہ ایک خاص موقع ہے کیونکہ خدا کے گھر کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ یہ ایک خدا پر ایمان کی وجہ ہے کہ مسلمان یہودی اور عیسائی ایک جگہ جمع ہیں۔ امید ہے جماعت کے افراد بہت جلد امن کے ساتھ اس نئی مسجد میں اکٹھے ہوسکیں گے۔ ملک صاحب اور پولیس سے بات کی تو اس گفتگو کا مجھ پر بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ ہم پر جماعت احمدیہ کے لئے کچھ کرنا قرض ہے۔ یہاں اتنے پولیٹکر موجود ہیں بس Frau Merkel کی کمی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کی بہت مخالفت بھی ہو رہی ہے۔ مخالفین کی طرف سے نفرت کا سامنا ہے۔ انہوں نے اس بات کو سراہا کہ جماعت کتنی بہادری سے اپنے مذہب کے لئے یہ سب برداشت کر رہی ہے۔ اور کہا کہ ہم سب کا فرض ہے انسانوں سے نفرت کے خلاف آواز اٹھائیں میری دعا ہے کہ مسجد بنے اور آباد ہو اور ہم ہمیشہ ایک ساتھ رہیں۔ شکریہ۔

Frau Astrid Rothe,MdL Thüringen

شکریہ ادا کرنے کے بعد کہا۔ آج بہت اچھا دن ہے کیونکہ مسجد کی تعمیر شروع ہو رہی ہے اور یہ Marbach کے لئے بھی اچھا دن ہے۔ جو لوگ باہر مخالفت میں کھڑے ہیں وہ جماعت کے بارے میں کچھ نہیں جانتے نہ عیسائیت کے بارے میں کچھ جانتے ہیں شاید ان کو کسی قسم کا ڈر ہے۔ کچھ مخالفین میرے پاس آئے اور کہا کہ وہ امن اور بھائی چارہ چاہتے ہیں اس لئے وہ مسجد کی تعمیر نہیں چاہتے۔ اور میرے خیال سے آپ بھی یہی چاہتے ہیں۔ آپ خدا کا گھر بنا رہے ہیں۔ امید ہے کہ یہ ایک خوبصورت اور امن والی جگہ بنے گی جس میں آپ اپنے مذہب پر عمل کر سکیں گے۔ اور میں جب تک ہوں قانون کی پاسداری کے لئے لڑوں گی کہ ہر انسان کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ میں بھی DDR سے آئی ہوں اور جو ظلم تب ہوئے تھے اب نہیں ہونے دینا چاہتی۔ جیسا کہ باقی تمام مذاہب کے پاس بھی اپنی اپنی عبادت گاہ ہے۔ تمام نظریاتی اختلافات کے باوجود ہر مذہب کو حق ہے آزادی سے اپنی تعلیمات پر عمل کر سکے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ بات کرنے کا Dialog کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ شکریہ

Andreas Bausewein, Oberbürgermeister Erfurt

جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ پچھلے مہینوں میں بہت اچھے روابط رہے، تمام سوالوں کے تسلی بخش جواب جماعت کی طرف سے دیئے گئے۔ جرمنی کی طویل تاریخ میں مذہبی آزادی کے قوانین بنائے تو گئے لیکن ان پر عمل ایک عرصہ تک نہیں ہوا۔ جرمنی میں مختلف مذاہب رہے ہیں عیسائیت بھی رہی ہے اور بہتوں نے عیسائی چرچ چھوڑے بھی۔ DDR بھی رہی اور تعلیم امن کی دی لیکن امن دراصل نہیں رہا۔ تقریباً اسی سال قبل بہت سے synagogen جلائے گئے، Mauerfall ہوا۔ پھر یہاں مشرقی جرمنی میں ایک قانون آیا جو آزادی کا قانون تھا جو مجھے بہت اچھا لگا۔ میرے لئے ہمارے آئین کی سب سے اہم چیز آزادی ہے۔ آزادی رائے آزادی صحافت اور آزادی مذہب۔ اور جب تک میں اپنے عہدہ پر ہوں میں اس قانون کے لئے لڑتا رہوں گا اور مجھے پتہ ہے بہت سے لوگ اس میں میرا ساتھ دینگے۔ آپ کو ہمیشہ کامیابی ملے۔

Grußwort von Propst Dr.Christian Stawenow, Regionalbischof

سب سے پہلے میں آپ کو مسجد کی تعمیر کے موقع پر مبارکباد دینا چاہتا ہوں چونکہ مذہبی آزادی ہماری ڈیموکریسی کا ایک بہت بڑا حصہ ہے۔ میں نہایت خوشی سے ایک شخص کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو بہت پیار کرنے والا انسان ہے وہ سلیمان ملک صاحب ہیں۔ جو ان کو جانتا ہے وہ ان کی جماعت کے اس فقرے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں سے بھی آشنا ہوگا۔ ہم عیسائیوں کو بھی اس فقرے سے متفق ہو جانا چاہیئے کیونکہ حضرت عیسیٰؑ کی بھی یہی تعلیم تھی لیکن ہم اس میں ناکام ہوئے ہیں۔ جو واقعہ یہود کے ساتھ پیش آیا وہ ہمارے بارہ میں تاثر خراب کرتا ہے۔ محبت بھائی چارہ ایک دوسرے کی ہمدردی میں کوئی کمی نہیں آنی چاہیئے۔ نفرت اور انتہاپسندی ہرگز نہیں ہونی چاہیے اس لئے آج ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے اور مسجد کے افتتاح پر جو مخالفت ہو رہی ہے اس کے بھی خلاف کھڑے ہیں۔ صلیب اس بات کی ہی نشانی اور ایک دوسرے کو آمادہ کرتی ہے کہ ایک دوسرے کو ڈھونڈیں اور جانیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس مسجد کی تعمیر ہم سب کے لئے برکت والی ثابت ہوگی اور اس کے لئے محنت اور دعاؤوں کی ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مسجد میں جو نمازیں پڑھی جائیں اور جو تعلیم دی جائے اور یہ جگہ بھی interreligiöse Dialog کی بنیاد بنے گی۔ شکریہ

Grußwort von Herrn Prof. Dr.Reinhard Schramm, Jüdische Landesg.Thüringen

شکریہ ادا کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ اس مسجد سے آپ کی جماعت واضح ہو جائے گی اور یہ بہتر ہے کہ آپ نہ اپنے پیشہ کو نہ اپنے دین کو چھپاتے ہیں۔ بیشک یہ مسجد قانون کے مطابق اور مذہبی آزادی کے مطابق ہے لیکن پھر بھی اس کی مخالفت ہو رہی ہے۔ AfD اور دوسری سیاسی پارٹیاں بھی اس کو روکنا چاہتی ہیں۔ بہت افسوس کے ساتھ اس کے علاوہ بھی جماعت کو مخالفت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور مسلمانوں ہی کی جماعتیں اس کے خلاف ہیں۔ اور یہودی جماعت آپ کے ساتھ ہے اور ہم مل کر کامیابی حاصل کریں گے۔ ملک کا قانون مذہب کے قانون سے اوپر ہے اور ملک کا قانون اس کی اجازت دیتا ہے اور ہم سب کو بطور جرمن اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ احمدیہ جماعت بھی تبلیغ کے کاموں میں مصروف ہے۔ آج کی سنگ بنیاد بالکل اپنے حق پر ہے ۔ دعا۔

بیت السبوح میں کارکنان سلسلہ

کے اعزاز میں ایک تقریب

09/دسمبر 2018ء کی شام بیت السبوح فرینکفرٹ میں کارکنان جماعت کے اعزاز میں ایک شاندار عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں مستقل کارکنان کے ساتھ طوعی خدمات بجالانے والے کارکنان کو بھی مدعو کیا گیا۔خوبصورتی اور سادگی سے ترتیب دی گئی نشستوں سے مزیّن ہال میں سٹیج کا اہتمام اس کے وسط میں کیا گیا تھا۔

اس پُر وقار تقریب کا آغاز حسبِ روایت سلسلہ تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم صفوان احمد ملک صاحب نے تقریب کی مناسبت سے آیات کی تلاوت اور اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت پائی۔ بعد ازاں مکرم مظفر محمود صاحب نے ان آیات کا جرمن ترجمہ پیش کیا۔

بعدہ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اس تقریب کے انعقاد کی اغراض اپنے مخصوص شگفتہ انداز میں بیان کرتے ہوئے کارکنان کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ الفاظ کا خلاصہ یہ تھا کہ چونکہ بیت السبوح کو جماعت احمدیہ جرمنی کے مرکز کی حیثیت حاصل ہے لہٰذا یہاں احباب کی آمد کا سلسلہ سال بھر جاری رہتا ہے تو اس تناظر میں نیشنل امیر صاحب نے بڑے احسن رنگ میں یہاں کے کارکنان کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے دوران اعلیٰ جماعتی اقدار کو ہمہ وقت ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آنے والوں کے ساتھ بہترین اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ احباب خواہ ان کے پاس جماعتی اغراض کے لئے تشریف لائیں یا ذاتی اغراض کے تحت اُن کی آمد ہو، ہر دو صورتوں میں ان کی بہترین رنگ میں رہنمائی کی جائے، پوری مدد کی جائے اور ہر وقت ان کے لئے یہاں آسانی کا ماحول پیدا کیا جائے اور خوشگوار تاثر کے ساتھ ان کو رخصت کیا جائے۔

اس کے بعد مکرم مولانا صداقت احمد صاحب مشنری انچارج جرمنی نے بھی امیر صاحب جرمنی کی ہدایات کو آگے بڑھاتے ہوئے اسی طرح کے خیالات کا اظہار کیا اور کارکنان کو نماز کے اوقات میں دفتری کام چھوڑ کر بروقت نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر جرمنی نے بھی تمام مرکزی کارکنان کو اپنی جماعتوں میں بھی تعاون کرنے اور اپنی آمد کے مطابق بجٹ لکھوانے کی طرف توجہ دلائی۔

تقریب میں نیشنل شعبہ جائیداد کی طرف سے منتظم بیت السبوح مکرم ملک ابرار الحق صاحب نے ایک پریزینٹیشن پیش کی جس میں بیت السبوح کی عمارت کے حوالہ سے مختلف انتظامی ہدایات دیں۔ جن میں عمارت کی صفائی کا خیال رکھنے، آگ بجھانے والے آلات کو ان کی مقررہ جگہ سے نہ ہٹانے، گاڑیوں کو صحیح جگہ پارک کرنے اور چند ملکی قوانین کے متعلق آگاہ کیا اور کارکنان سے اس سلسلہ میں تعاون کئے جانے کی درخواست کی۔

تقریب کے آخر میں دعا کے بعد شرکاء کی خدمت میں پُر تکلف عشائیہ پیش کیا گیا۔اس موقع پر محترم نیشنل امیر صاحب نے ازراہِ شفقت سب کارکنان کو اپنے ہاتھ سے کھانا ڈال کر دیا، فجزاہ اللہ۔

اخبار احمدیہ جرمنی سفر بہ سفر، منزل بہ منزل

از محمد لقمان مجوکہ، عرفان احمد خان

"اخبار احمدیہ جرمنی" کا نام جماعت احمدیہ جرمنی کے لئے نیا نہیں بلکہ احباب کو اس نام سے اُنسیت ہے۔ کیونکہ وٹس ایپ، موبائل فون اور انٹرنیٹ سے قبل جماعتی اطلاعات و خبروں کو احباب جماعت تک پہنچانے کا واحد ذریعہ اخبار احمدیہ ہوتا تھا۔ اس اخبار میں مختلف تربیتی و ادبی مضامین بھی شائع ہوتے تھے اور اس کے علاوہ دوست احباب کی خوشی اور غمی کی خبروں کا بھی پتہ لگتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ خلفائے احمدیت کے دورے، تبلیغی پروگرامز اور دوسری جماعتی تقریبات سے متعلق خبریں بھی جرمنی بھر کی جماعتوں تک پہنچ جاتی تھیں۔ احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد کو اب بھی اس اخبار کے رنگ برنگے اوراق اور تصاویر تو یاد ہوں گی مگر ممکن ہے اس کے ابتدائی دور سے زیادہ تعارف نہ ہو۔ آج کے اس مضمون میں اس اخبار کے ابتدائی دور کے متعلق کچھ معلومات آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں۔

1970ء کی دہائی کے پہلے پانچ سال تک جرمنی میں احمدیوں کی قلیل تعداد مختلف شہروں میں آباد تھی۔ احباب کو جماعتی خبروں اور سرگرمیوں سے آگاہ رکھنے کے لئے مکرم مولانا مسعود احمد صاحب جہلمی اور پھر مولانا فضل الٰہی انوری صاحب 4 صفحات پر مشتمل سرکلر سائیکلوسٹائل کر کے انفرادی ڈاک میں احباب کو بھجوایا کرتے تھے۔ 1970ء کی دہائی میں پاکستان سے احمدی مہاجرین کی تعداد میں قدرے اضافہ ہوا اور وہ جرمنی بھر کے مختلف شہروں میں آباد ہونا شروع ہوئے۔ اس زمانہ میں مبلغین کرام جرمنی میں پھیلے ہوئے ان احباب تک پہنچنے کی کوشش کرتے تھے۔ جرمنی کی جماعتیں اس وقت قائم دو مشنوں ہمبرگ اور فرینکفورٹ کے مابین تقسیم تھیں۔ ان تک اطلاعات پہنچانے کے لیے 1975ء میں مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر مبلغ سلسلہ نے فرینکفرٹ سے "النور" کا اجراء کیا جو چند ماہ شائع ہوتا رہا اور اسی زمانہ میں اخبار احمدیہ کا اجراء جنوری 1977ء میں دوسرے جلسہ سالانہ کے بعد ہمبرگ سے مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب امام مسجد فضل عمر ہمبرگ کی زیر نگرانی ہوا۔ اخبار کا نام بھی اسی مناسبت سے "اخبار احمدیہ ہمبرگ" رکھا گیا تھا۔ اس وقت اس کے مدیر مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب تھے۔ جبکہ چار صفحوں پر مشتمل رسالہ کو ہاتھ سے لکھا جاتا تھا۔ آغاز میں کتابت کے فرائض مکرم مظفر احمد خورشید صاحب انجام دیتے رہے۔ اخبار کو ہاتھ سے لکھ کر فوٹو کاپی کر کے مختلف جماعتوں میں بھجوایا جاتا تھا۔ اب بھی اس کی بعض اصل کاپیاں دفتر تاریخ احمدیت جرمنی میں موجود

ہیں۔ سب سے پہلے شمارے میں جلسہ سالانہ جرمنی کی تفصیلی رپورٹ شائع ہوئی۔ تیسرے شمارے میں رسالہ کو مزید بہتر کر کے رسالہ سرورق کے ساتھ شائع کیا گیا۔ اور اس میں جماعتی پروگراموں کی کچھ تفصیل کے ساتھ نئے آنے والے احباب جماعت کی خدمت میں گزارش کی گئی کہ وہ جماعتی مرکز ہمبرگ یا فرینکفورٹ سے تعلق کو مضبوط کریں۔ ہر شمارے کے ساتھ اس کی کتابت اور ڈیزائننگ میں بھی بہتری آتی گئی۔ جون 1978ء سے اخبار کے مدیر مکرم مولانا لئیق احمد منیر صاحب مقرر ہوئے۔ اسی طرح عملہ میں بھی اضافہ کیا گیا اور مکرم فضل الرحمن انور صاحب اور حفیظ الرحمن صاحب اخبار کی معاونت کرنے لگے۔ جولائی 1978ء سے اخبار کا نام ”اخبار احمدیہ مغربی جرمنی“ رکھ دیا گیا اور نومبر 1978 سے کتابت کی ذمہ داری عطاء المنان صاحب کو دی گئی۔ مئی 1979ء سے کتابت مکرم مشہود الحق اور مکرم مقصود الحق صاحب نے کرنی شروع کی اور بعد میں مکرم طاہر محمود کاہلوں صاحب بھی معاونت کرنے لگے۔ 1982ء میں مکرم مولانا حیدر علی صاحب ظفر اس کے دوبارہ مدیر مقرر ہوئے جبکہ مکرم مولانا منصور احمد خان صاحب اس کی نگرانی بطور مبلغ انچارج کرتے رہے۔ جرمنی میں اپنی آمد کے بعد دسمبر 1982ء سے اخبار کے مدیر مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ مقرر ہوئے جبکہ نومبر 1983ء سے نگرانی ملک منصور احمد عمر صاحب مبلغ انچارج صاحب کے پاس آئی جو کہ مکرم نواب منصور احمد خان صاحب کی جگہ نئے مبلغ انچارج مقرر ہوئے تھے۔ 1984ء میں کچھ عرصہ کے لیے مکرم شمس الحق صاحب اس کے نگران مدیر رہے۔ اگست سے مکرم مولانا بشارت احمد محمود صاحب مدیر مقرر ہوئے جبکہ کتابت کا کام اسد اللہ خان صاحب اور مرزا محمود احمد صاحب کرتے رہے۔ 1985ء سے دوبارہ مکرم شمس الحق صاحب کو اخبار کا مدیر مقرر کیا گیا۔ 1986ء کے شروع سے اخبار میں اب جماعتی رپورٹس اور اطلاعات کے علاوہ کچھ مضامین بھی شائع ہونے لگے۔ 1986ء کے نصف سے اخبار کے مدیر مکرم مغفور احمد صاحب مقرر ہوئے۔ جون 1987ء سے اخبار میں مزید بہتری لاتے ہوئے جلسہ سالانہ جرمنی کی تصاویر پہلی دفعہ شائع ہوئیں اور اس کی جلد کو بھی بہتر کیا گیا۔ اس دوران کتابت اکثر مکرم نصر اللہ ناصر صاحب کیا کرتے تھے۔ البتہ 1988ء سے کتابت کے فرائض مکرم ڈاکٹر وسیم احمد طاہر صاحب نے ادا کرنے شروع کئے۔ 1987-1988ء کے زمانہ میں اخبار احمدیہ کے بجٹ میں اتنی گنجائش نہ تھی کہ کتابت اور طباعت کا پورا بار اُٹھا سکے چنانچہ کتابت کرنے والوں کے ساتھ طباعت کے مراحل میں مکرم وسیم احمد چوہدری مرحوم نے بہت محنت سے اخبار احمدیہ کی خدمت کی۔ 1989ء سے اخبار کے سرورق اور کاغذ کو بہتر کیا گیا۔ اسی سال اخبار احمدیہ کا صد سالہ جشن تشکر نمبر نکالا گیا۔ دسمبر 1990ء میں ادارت کی ذمہ داری خاکسار عرفان احمد خان کے سپرد ہوئی۔ دسمبر 1992ء تک یہ فریضہ سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ اس دوران اسیرانِ راہ مولا نمبر بھی شائع ہوا۔ اس عرصہ میں کتابت خطاطی اور ڈیزائننگ کی ذمہ داری مکرم سعید اللہ خان صاحب ادا کرتے رہے۔ جنوری 1993ء میں ایک بار پھر مکرم شمس الحق صاحب نے مدیر کے فرائض ادا کرنے شروع کئے تو ان کی ادارت میں جولائی 1994ء تک اخبار احمدیہ شائع ہوتا رہا۔ جولائی 1994ء میں جماعتی مجلس عاملہ کے ایک فیصلہ کے مطابق اخبار احمدیہ جرمنی کی اشاعت روک کر الفضل انٹرنیشنل لندن کو مالی تعاون پیش کیا گیا۔

اس کے بعد اخبار احمدیہ مختصر صورت میں چار ورقہ الفضل انٹرنیشنل کے ساتھ شائع ہوتا رہا جس کے پہلے مدیر مکرم شمس الحق صاحب تھے اور ان کے بعد مکرم میاں لطیف تمیم صاحب اور مکرم میر عبداللطیف صاحب کو مختصر عرصوں کے لئے بطور مدیر خدمت کی توفیق ملی۔ ان کے بعد مکرم صادق محمد طاہر صاحب، مکرم راجہ محمد یوسف خان صاحب اور پھر حامد اقبال صاحب استاذ جامعہ احمدیہ جرمنی مدیر کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اسی دوران 2010ء میں ڈاکٹر وسیم احمد صاحب کی ادارت میں سہ ماہی اخبار احمدیہ کا بطور رسالہ اجراء ہوا جس میں جرمن حصہ بھی شامل تھا۔ لیکن تین شماروں کے بعد ستمبر 2010ء کے بعد اخبار احمدیہ کی مزید اشاعت روک دی گئی۔ اب جنوری 2019ء سے دوبارہ رسالہ کی صورت میں اس کا اجرائے نو کیا جا رہا ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اس رسالہ کو جماعتی خدمت کے میدان میں اپنا کردار بھرپور انداز میں ادا کرنے کی توفیق ملے۔ آمین

قند مکرّر

ادیبوں کے چٹکلے

لاہور میں ایک دفعہ پانی کی کمی ہوگئی اور لوگوں کو دور دور سے پانی بھر کے لانا پڑتا۔ پطرس بخاری کو عجیب مذاق سوجھا۔ پانی کے کئی ظروف بھرے اور عبدالمجید سالک کے گھر پہنچ گئے اور کہا۔

دیکھیں سالک صاحب! ہم نے آپ کو پانی پانی کر دیا۔

عبدالمجید سالک نے پاس بیٹھے مہمانوں کی طرف دیکھ کر کہا دیکھا! یہاں کیسے کیسے لوگ پانی بھرتے ہیں۔

اس پر پطرس بخاری نے بے اختیار کہا کہ ”جائے استاد است خالی است“

1979ء میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ پاکستان نے مرزا غالب کی شاعری پر صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو اظہارِ خیال کی دعوت دی۔

یہ مضمون رسالہ خالد کے سیدنا طاہر نمبر میں چھپ چکا ہے۔ جماعت کے شعراء بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ لیکچر کے بعد سوال و جواب کی مجلس بھی ہوئی اور احباب نے مختلف اشعار کے معانی دریافت کئے۔ ایک صاحب نے کہا کہ اس شعر کا کیا مطلب ہے۔ ”گریہ مبدل بہ دمِ سرد ہوا“

حضور نے فرمایا کہ ”گریہ“ سے پہلے کچھ ”گرا“ ہوا ہے۔

اور آپ نے اس انداز میں شعر پڑھا ہے کہ مجھے بھی یہ شعر بھول گیا ہے۔ بہر حال اب اس کو چھوڑ دیں خود ہی یاد آجائے گا تو بتا دوں گا۔

کچھ دیر بعد حضور نے فرمایا ہاں یاد آ گیا۔

ع ضعف سے گریہ مبدل بہ دمِ سرد ہوا

اس پر پرویز پروازی صاحب نے بے ساختہ کہا کہ یہ گِرا ہی ”ضعف“ سے تھا۔

محمد انیس دیالگڑھی

مشاہدات و تاثرات

کوچہ ہائے قادیاں

محمد الیاس منیر، مربی سلسلہ جرمنی

جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے اگرچہ ہمارا سفر 23 دسمبر 2018ء کی شام فرانکفورٹ سے شروع ہوا مگر اس کی تیاری ماہ اگست سے ہی شروع تھی جب شعبہ امور خارجہ کی طرف سے موصولہ تفصیلی اور جامع ہدایات کے مطابق جملہ افراد خانہ ویزہ فارم اور دیگر دستاویزات جمع کرا کے انتظار کرنے لگے تھے کہ کب ہمارے ویزوں کا اجازت نامہ حکومت ہند کی طرف سے آئے۔ اس دوران دل و دماغ میں بس یہی خیال کہ۔

آہ کیسی خوش گھڑی ہوگی کہ بائیلِ مرام
باندھیں گے رختِ سفر کو ہم برائے قادیاں

وسط اکتوبر میں علم ہوا کہ جرمنی سے درخواست دہندگان میں سے تین کی منظوری نہیں آئی، ان میں سے ایک خاکسار کی اہلیہ بھی تھیں۔ چنانچہ اس کے لئے مختلف جہات سے کوششیں کی گئیں مگر بروقت ان کے ویزہ کی منظوری نہ آسکی۔ ہم سفر پر اس دعا کے ساتھ روانہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ سفر کی پریشانیوں اور مشکلات سے محفوظ رکھے اور جلسہ سالانہ کی برکات وفیوض سے اپنی جھولیاں بھر کر لانے کی توفیق ملے، آمین۔ خاکسار کا تو سیدھا قادیان جانے کا پروگرام تھا جبکہ میرے افراد خانہ پہلے ربوہ گئے اور دونوں بیٹے عزیزان خالد و رستگار اپنی خالہ کے ہمراہ ربوہ سے آنے والے قافلہ میں شامل ہوکر 25 دسمبر کو قادیان پہنچے۔ جبکہ خاکسار ایک روز پہلے امرتسر کے ہوائی مستقر پر اُترا تھا۔ یہاں برادرم حفیظ احمد طاہر صاحب موجود تھے جن کے ساتھ گاڑی میں سوار ہوکر "سوئے کوئے او" محوسفر ہوگیا۔

قریباً ایک گھنٹے کے بعد بٹالہ پہنچے تو رخشِ خیال سوا سو سال قبل مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کی طرف لے گیا، وہی بٹالوی صاحب جن کا یہاں سکہ چلتا تھا اور جنہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ مرزا صاحب کو میں نے ہی چڑھایا تھا اور میں ہی گراؤں گا۔ مگر صد حیف کہ آج ان کا کہیں نام ملتا ہے تو مرزا صاحب کی ہی کتابوں میں ملتا ہے، **یاحسرةً علی العباد**۔ ہم اس شہر کی پرہجوم سڑکوں سے گزر رہے تھے کہ ڈرائیور نے سامنے جاتی ہوئی بس کے متعلق بتایا کہ یہ قافلہ کی بس ہے یعنی پاکستان سے واہگہ کے راستہ آنے والے مہمانان جلسہ اس میں ہیں۔ تھوڑی دیر میں ہم اُس بس کے پاس سے گزرے تو اس میں احباب جماعت کے چہرے دکھائی دیئے اور دل فرطِ جذبات سے بھر گیا اور وہی کیفیت لوٹ آئی جو سالہا سال پہلے ربوہ میں جلسہ کے موقع پر آنے والے مہمانوں کے استقبال کے وقت ہوا کرتی تھی۔

ہم قادیان میں داخل ہوئے تو یہاں ہر طرف جلسہ کی چہل پہل تھی۔ کوئی دعا کرنے کی غرض سے بہشتی مقبرہ جا رہا تھا تو کوئی مسجدوں کی طرف، کسی کا رخ اپنی رہائش گاہوں کی طرف تھا تو کوئی بازار میں اشیائے ضرورت خریدنے میں مصروف تھا۔ ہم برادرم مکرم نورالدین چوہدری صاحب حال جرمنی کے گھر واقع نزد کوٹھی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پہنچے اور سامان اُتار کر سب سے پہلے رجسٹریشن آفس پہنچے۔ یہاں سے اپنا کارڈ بنوایا کہ اس کے بغیر کہیں آجا ہی نہ سکتے تھے۔ اتنے میں نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا چنانچہ مسجد اقصیٰ پہنچے اور نماز مغرب و عشاء باجماعت ادا کیں تو

قادیان کے خاص ماحول میں نماز ادا کر کے غیر معمولی سکون میسر آیا، الحمدللہ۔

اگلے دن سے معمولات یوں ٹھہرے کہ نماز فجر کے لئے مسجد اقصیٰ پہنچنا، بہشتی مقبرہ زیارت دعا کے لئے جانا، دنیا بھر سے تشریف لائے ہوئے دوستوں سے ملنا، مقامات مقدسہ کی روحانی و جسمانی سیر کرنا وغیرہ۔ انہی مصروفیات میں چار دن دیکھتے دیکھتے گزر گئے۔ 28 دسمبر کی صبح پوری طرح تیار ہو کر گھر سے نکلے کہ آج جلسہ سالانہ کا افتتاحی روز تھا اور دُھند اتنی زیادہ تھی کہ چند میٹر سے زیادہ کچھ دکھائی نہ دیتا۔ جلسہ گاہ پہنچے، ربوہ کے جلسہ کی یاد تازہ ہوگئی کہ وہاں بھی اسی طرح اور اسی سردی میں کھلے آسمان تلے بیٹھا کرتے تھے۔ دس بجے تو چند منٹ بعد محترم جلال الدین نیر صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ بھارت نے لوائے احمدیت لہرایا اور پھر اِفتتاحی اجلاس کی صدارت بھی فرمائی۔ اُس وقت دھند کی وجہ سے سٹیج نزدیک سے بھی نظر نہ آرہا تھا لیکن کڑا کے کی اس سردی میں مہدی علیہ السلام کے دیوانے اس کھلے میدان میں بھی بڑے مزے سے بیٹھے تھے۔ ان دیوانوں کا یہ عزم صمیم دیکھ کر آخر دھند اور موسم کی سختی نے ہتھیار پھینک دیئے اور سورج نے بھی ماحول کو گرما دیا۔

پہلا اجلاس ختم ہوا تو بہت سے شاملین جلسہ تیز تیز قدموں سے اپنی اپنی رہائش گاہوں کی طرف گئے کہ تیاری کر کے نماز جمعہ کے لئے پھر سے جلسہ گاہ پہنچنا تھا۔ چنانچہ جمعہ کے لئے تیار ہو کر سب احباب پہنچے تو بے حد خوش گوار موسم میں خطبہ جمعہ کا آغاز ہوا۔ پھر نماز جمعہ کے بعد دوسرے اجلاس کا انعقاد ہوا۔ اسی طرح دیکھتے دیکھتے جلسہ کا تیسرا دن آگیا۔ اُس دن جلسہ کے لئے آتے ہوئے ایک دھڑ کا سا لگا ہوا تھا اور وہ یہ کہ آج جلسہ ختم ہو جائے گا ۔

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد

روئے گل سیر ندیدم و بہار آخر شد

بہر حال بوجھل دل کے ساتھ جلسہ گاہ پہنچے۔ پہلا اجلاس ختم ہوا تو آخری اجلاس کے لئے تیار ہو کر آئے اور اس آخری اجلاس میں ہونے والا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب اس جلسہ کا مرکزی پروگرام تھا۔ تاہم اس سے قبل ایک مختصر سے اجلاس میں امیر مقامی و ناظر اعلیٰ محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب نے الوداعی دعائیہ کلمات کہے۔ اسی اجلاس میں ایک مہمان مقرر، پنجاب حکومت کے ایک وزیر جناب تریپت راجندر سنگھ باجوہ صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ انہوں نے مختصر سے ابتدائیہ میں جملہ مہمانان جلسہ کو خوش آمدید کہا، شکریہ ادا کیا اور نیک تمناؤں کا اِظہار کرنے کے بعد دیر تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر باتیں کرتے رہے۔ ان کا انداز اور لب و لہجہ نہایت درجہ اخلاص کے جذبات لئے ہوئے تھا۔ انہوں نے ابتدائی کلمات کے بعد ایک دم حضور انور کو مخاطب کر لیا اور منت سماجت کے انداز میں کہنے لگے، حضور! ہمیں ہمارا گناہ تو بتادیں، ہم سے کیا غلطی ہوگئی ہے اور کونسا قصور ہم نے کیا ہے کہ آپ ہمیں درشن ہی نہیں دیتے۔ ہم کب سے آپ کی راہیں دیکھ رہے ہیں۔ کبھی تو آجائیں یا ہمیں ہمارا گناہ بتادیں تا کہ ہم اسے بخشوانے کی کوشش کریں۔ موصوف پنجابی میں باتیں کئے جا رہے تھے اور ہر دوسرے جملے میں نئے انداز سے حضور سے معافی کے طلبگار ہوتے اور نئے انداز سے حضور انور کو قادیان تشریف لانے کی دعوت ہی نہ دیتے بلکہ عقیدت کی حد تک محبت، اپنائیت اور لجاجت کے ساتھ منتیں کرتے رہے۔ اللہ کرے کہ موصوف کی یہ دلی خواہش جلد پوری ہو اور ہمارے پیارے آقا جلسہ سالانہ قادیان میں رونق افروز ہوں اور تشنہ روحوں کو شربت وصل و بقا پلا کر سیراب فرمائیں، آمین۔

اس کے بعد ہم ایم ٹی اے کی برکت سے قادیان میں بیٹھے بیٹھے لندن پہنچ گئے اور جہاں سے پہلے ہمیں جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخ کے بارہ میں ایک نہایت دلچسپ تاریخی دستاویزی پروگرام دکھایا گیا۔ جس کے بہت سے نظاروں نے بہت کچھ یاد دلایا اور بہت رُلایا۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت الفتوح میں جلسہ کے لئے بنائے گئے سٹیج پر تشریف لائے تو اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

محترم فیروز عالم صاحب کی تلاوت اور محترم عاشق حسین صاحب کی فارسی نظم کے بعد برادرم عمر شریف صاحب کو حضور انور نے اردو نظم کے لئے بلایا تو دل خوشی سے اچھل پڑا۔ ابھی گزشتہ رات ہی مسجد اقصی میں نماز مغرب و عشا کے بعد باہر نکلتے ہوئے برادرم عصمت اللہ صاحب کے ساتھ باتوں باتوں میں کسی طرح موصوف کا ذکر آ گیا تو میں نے عصمت اللہ صاحب سے کہا تھا کہ عمر شریف صاحب کو کسی طرح باہر نکالو۔ وہ بولے مجھے بھی سمجھ نہیں آتی کیوں وہ خاموش ہوگیا ہے حالانکہ خدا نے اسے اتنی اچھی آواز عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ ان کی آواز میں پاکیزہ منظوم کلام سن کر بے حد خوشی ہوئی، الحمدللہ۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا جلالی خطاب شروع فرمایا، خطاب کے آغاز میں ہی مجھے اندازہ ہوگیا کہ خطاب کا مضمون حکومت پاکستان کے حالیہ اقدام کے جواب میں ہے۔ یعنی نادرا نے جو اعلان کیا ہے کہ شناختی کارڈ بنوانے کے لئے پُر کئے جانے والے فارم میں اب صرف مذہب کا خانہ نہیں ہو گا بلکہ دو خانے ہوں گے جن میں سے کسی ایک پر نشان لگانا ہو گا اور ان خانوں پر مسلم اور غیر مسلم لکھا ہو گا۔ حضور انور نے اپنے اس خطاب میں واضح کر دیا کہ ہم آنحضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر درود بھیجتے ہیں اور بھیجتے رہیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آقا کے ساتھ ایسا عشق کیا تھا کہ آسمان سے فرشتوں نے بھی ھٰذا رجل یحب رسول اللہ کی گواہی دی۔ یہ مضمون بیان کر کے حضور نے بڑے جوش سے فرمایا کہ ہمیں کسی خانہ کی پرواہ نہیں ہے۔

مجھے یاد آیا کہ جلسہ کے اسی اختتامی اجلاس میں ابھی حضور انور کا خطاب شروع نہ ہوا تھا کہ آسمان پر مغرب کی طرف سے بادل اٹھنے لگے۔ انہوں نے چند منٹوں میں سورج کو بھی لحاف اوڑھا دیا جس سے کسی قدر سردی کا احساس بڑھ جانے کے علاوہ بارش کا خطرہ بھی نظر آنے لگا۔ میرے پیچھے بیٹھے ایک دوست نے اسی خطرہ کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ساتھی سے کہا کہ بارش کی صورت بن رہی ہے، اللہ خیر کرے۔ اس پر ان کے ساتھی کی یہ ولولہ انگیز آواز میرے کانوں سے ٹکرائی کہ کچھ بھی ہوجائے، جانے والے ہم بھی نہیں! پھر میں نے دیکھا کہ بارش ہوئی نہ ہی بادل چھائے بلکہ موسم نہایت خوش گوار ہوگیا اور سب نے بڑے سکون سے حضور انور کا خطاب سنا اور جلسہ کا اختتام نہایت اچھے ماحول میں ہوا، الحمدللہ۔

یکم جنوری 2019ء کی صبح نمازِ فجر کے لئے مسجد اقصیٰ جاتے ہوئے ناصر آباد گراؤنڈ میں سے گزرا جہاں استقبال کے بعد اب الوداع کی خدمت انجام دی جا رہی تھی۔ پاکستان جانے والے پیارے مہدی کے معزز مہمان واہگہ بارڈر تک بسوں میں جانے کے لئے سوار ہو رہے تھے۔ جن مہمانوں کی بسیں ابھی تیار نہ تھیں وہ اس گراؤنڈ میں اپنا سامان رکھ کر بیٹھے تھے۔ کچھ مہمان اپنا سامان لئے یہاں پہنچ رہے تھے۔ ان میں خواتین بھی شامل تھیں، بوڑھے اور بچے بھی شامل تھے۔ میں نے یہ منظر دیکھا ہر کوئی شدید سردی کے عالم میں بھی بڑے اطمینان کے ساتھ یہ سب کچھ برداشت کر رہا تھا۔ گو ایک طرف شامیانہ لگا کر کھانے کا ایک ہال بھی تیار کیا گیا تھا جہاں آلوؤں کی بجیا اور دال روٹی اور گرم چائے کا بھی معقول انتظام موجود تھا مگر علی الصبح کی سردی اس سے کہیں زیادہ تھی۔ میری سوچ اس طرف گئی کہ ان مہمانوں کو اتنی دور سے اور اتنی زیادہ مشقت برداشت کر کے آنے اور جانے سے کیا ملا ہو گا۔ کس وجہ سے یہ سب لوگ دیوانے بنے ہوئے ہیں۔ میری مادی نظریں اس سارے ماحول میں دور تک گھوم گئیں مگر انہیں کوئی جواب نہ ملا۔ میں انہی سوچوں میں گم مسجد کی طرف بڑھتا گیا اور جب کوئی جواب نہ ملا تو ایک دوسرے زاویہ سے اس ماحول کا جائزہ لیا تو ان سب مہمانوں کو مالامال پایا۔ دل نادان کو تب سمجھ آیا کہ یہ دیوانے یونہی دیوانے نہیں بنے ہوئے، انہوں نے تو دنیا جہاں کی نعمتیں سمیٹ لی ہوئی ہیں۔ اسی لئے تو انہیں

جلسہ گاہ قادیان 2018ء کا خوبصورت منظر

سردی کی پرواہ ہے نہ ہی سفر کی صعوبتوں کی۔ ہر مشکل سے بے نیاز یہ چھوٹے بڑے، عورتیں مرد دراصل اُس آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہاں پہنچے تھے جو آج سے 128 سال پہلے مہدی دوراں نے دی تھی۔ یہ اُس مبارک ومقدس آواز کی برکت تھی کہ ان سب کے سامنے تمام مشکلات ہیچ ہوگئی تھیں۔ پھر میں نے ذرا اور گہرائی میں جا کر ان کی گٹھڑیوں میں جھانکا تو مجھے علم ہوا کہ انہوں نے تو بہت کچھ سمیٹا ہوا ہے۔ اصل دولت تو یہ اکٹھی کر کے لے جا رہے ہیں، ہاں وہی دولت جو انہوں نے قادیان دار الامان کی فضاؤں میں، دار المسیح کی راہداریوں میں لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے اپنے حبیب کی سانسوں کو جذب کیا تھا اور اس پیارے کے نقوش قدم تلاش کر کے ان پر قدم سجانے کی کوشش کی تھی۔ اس کی تعمیر اور آباد کی ہوئی مساجد اقصیٰ و مبارک میں باجماعت نمازیں ادا کر کے جو سرور حاصل کیا تھا، تہجد کے نوافل میں اپنی آہ و بکا سے عرش کے کنگرے جو ہلائے تھے اور سب سے بڑھ کر پیارے مسیح و مہدی کے بنائے ہوئے بیت الدعا میں جو چند لمحات میسر آئے تھے، ہاں وہی بیت الدعا جس میں ان سب کا حبیب آقا غلبہ اسلام کی خاطر سالہا سال تک اپنے جگر کو خون کرتا رہا، وہ پکارتا رہا

وہ لگا دے آگ میرے دل میں ملت کے لئے
شعلے پہنچیں جس سے ہر دم آسماں تک بے شمار

ہاں اس پیارے مہدی نے یہ بھی تو مقبول دعا کی تھی کہ۔

اے میرے پیارے فدا تجھ پہ ہر ذرہ مرا
پھیر دے میری طرف اے ساربان! جگ کی مہار

ان مسافروں، مہدی کے پیاروں اور دِلاروں نے بھی یقیناً ان چند لمحات میں اس کے ہمنوا ہو کر یہی نعرے لگائے ہوں گے کہ آج ملت اسلامیہ کی حالت اور بھی دگرگوں ہو چکی ہے۔ آج پہلے سے بھی زیادہ اِس آگ کے شعلوں کو بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ جذبہ اور جنوں تھا جس سے انہوں نے اپنے دلوں اور سینوں کو بھرا ہوا تھا، اسی لئے انہیں ٹھنڈ کی پرواہ تھی اور نہ ہی دُھند کو سدّ راہ بننے دیا تھا۔ یہی ان کی دولت تھی اور یہی ان کا سرمایہ! ہاں ہاں ان کے سینوں میں بھی وہی جذبہ موجزن تھا جو کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چھت والی مسجد والوں کے سینوں میں تھا جنہوں نے دیکھتے دیکھتے آدھی دنیا فتح کر لی تھی۔ اللہ کرے کہ جس طرح ہم آخرین کو بیعت کے ذریعہ اولین کے ساتھ ملایا گیا ہے اسی طرح ہمارے جذبوں، ہمارے عملوں کو بھی ان صحابہ سے ملا دے، آمین۔

احمدی اگر تجھے بننا ہے صحابہ کا مثیل
دست و بازو وہ دل و سر وہ جگر پیدا کر

ایک روز نماز ظہر و عصر کے بعد مسجد انوار میں گیآنین نژاد مربی سلسلہ مکرم عبد الرحمٰن صاحب سے اچانک ملاقات ہوئی۔ موصوف 1979ء میں گیآنا سے جامعہ ربوہ آئے تھے اور ایک طویل عرصہ کے بعد انہوں نے خود پہچانا اور مجھ سے ملے۔ موصوف نے بتایا کہ ان کی شادی قادیان میں ہوئی ہے اور وہ تین ماہ یہاں قیام کریں گے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ایسے کتنے ہی واقعات ہوئے، جلسہ گاہ میں بھی اور مسجد اقصیٰ و مبارک میں بھی، بہشتی مقبرہ میں بھی اور دار الضیافت میں بھی، قادیان کی گلیوں میں بھی اور بازاروں میں گھومتے ہوئے بھی ہر روز ایسے دوستوں سے ملاقاتیں ہوتی رہیں جن سے ملے طویل عرصہ ہو چکا تھا اور بہت سے دوستوں کے خدوخال میں اتنی تبدیلیاں آچکی تھیں کہ میں انہیں پہچان نہ پایا تھا۔ یہ ایک بہت بڑی برکت تھی جلسہ سالانہ کی، اسی لئے میری کوشش ہوتی ہے کہ قادیان یا کسی بھی دوسرے ملک جاؤں تو جلسہ کا موقع ہو چنانچہ ہر جگہ اور ہمیشہ ہی اس برکت سے وافر حصہ ملا۔

ایک روز مسجد اقصیٰ میں نماز فجر کے بعد بہشتی مقبرہ گیا راستہ میں استاذی المحترم مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کی رفاقت میسر آگئی۔ مزار مبارک پر دعا کے بعد میں نے پوچھا کہ آپ کے بزرگوں میں سے بھی کوئی یہاں مدفون ہیں؟ تو انہوں نے چار دیواری کے اندر ہی اپنے پڑنانا کی قبر دکھانا چاہی مگر نظر نہ آئی۔ اس پر میں انہیں اپنے پڑنانا صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت میاں فضل الدین صاحب کی قبر پر لے

ڈیرہ بابا نانک میں موجود چولہ صاحب کے بعض حصے، جن پر قرآنی آیات اور الفاظ آج بھی پڑھے جاسکتے ہیں

سرائے طاہر قادیان میں کئی ہزار مہمانوں کے قیام کا انتظام تھا

گیا جو قطعہ نمبر 8 میں ہے۔ مرحوم کے ذریعہ ہی احمدیت ہمارے خاندان میں آئی تھی کہ آپ نے 1897 میں بیعت کی سعادت پائی تھی۔ یہاں دعا کرنے کے بعد کتبہ پر نام پڑھتے ہوئے محترم حافظ صاحب نے ایک قابل غور نکتہ کی طرف توجہ دلائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اکثر نام دین کے ساتھ رکھے جاتے تھے جیسے میاں فضل الدین صاحب اور ان کے پڑنانا بھی فضل الدین صاحب ہی تھے۔ اسی طرح ہم نے ارد گرد کی قبروں پر نظر دوڑائی تو کم وبیش ہر کتبہ میں ہی یہ لفظ نظر آیا۔ کہیں مرحوم کے نام میں تھا تو کہیں مرحوم کی ولدیت میں۔ پھر حافظ صاحب کہنے لگے غالباًان بزرگوں کی خواہش ہو گی کہ دین کا نام بلند ہو، اسلام کی کمزور حالت کے پیش نظر چاہتے ہوں گے کہ دین کو تازگی ملے، اس لئے اُس زمانہ میں بزرگان اپنے بچوں کے ناموں میں اس لفظ کو نیک شگون کے طور پر رکھتے ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی اس حدیث کی طرف ہمارا خیال چلا گیا کہ حدیث کے الفاظ لم یبق من الاسلام الا اسمہ اس طرح بھی پورے ہوتے دکھائی دیتے ہیں کہ دین صرف نام کے طور پر رہ گیا تھا۔

جلسہ کے بعد ایک روز کولون (جرمنی) سے آئے مکرم چوہدری عبداللہ صاحب کے ہمراہ ڈیرہ بابا نانک گئے۔ اس سفر میں ہماری رہنمائی مکرم چوہدری صاحب موصوف کے میزبان مکرم مظفر احمد صاحب کر رہے تھے۔ زیادہ دیر نہ لگی کہ ہم اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ وہاں اگرچہ گورودواروں کا گویا ایک کمپلیکس تھا تاہم ہمیں اصل جگہ تلاش کرنے میں کوئی مشکل نہ ہوئی۔ یہاں اس سے پہلے 2005ء میں بھی آچکا تھا اور اب بھی اسے دیکھ کر حیرت ہوئی کہ سڑک پر کھلنے والے دروازے سے دکان نما ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہوئے جہاں سامنے لکڑی کا ایک تابوت نما صندوق پڑا تھا جس کے اوپر شیشہ لگا ہوا تھا۔ اس شیشہ کے اندر چولہ بابا نانک اُلٹا کر رکھا ہوا تھا تاہم اس کے کچھ حصے نظر بھی آرہے تھے۔ میں نے نظر آنے والے ان حصوں کی ممکن حد تک قریب سے تصویریں لیں جن میں قرآنی آیات اور صفات باری تعالیٰ لکھی ہوئی صاف نظر آرہی ہیں۔ چولہ والے اس صندوق کے ساتھ ہی ایک چبوترا تھا جس پر چادر سے ڈھکی ہوئی قبر سی تھی۔ اس بارہ میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہ قبر نہیں ہے بلکہ اس میں گرنتھ صاحب ہے۔ چنانچہ ہماری فرمائش پر خدمت گار نے چادر اور دیگر کپڑے ہٹا کر ہمیں گرنتھ صاحب دکھایا اور اس میں سے کچھ پڑھ کر بھی سنایا۔

اِس کے بعد ہم وہاں مختلف گورودواروں میں گئے۔ ایک گورودوارے کے اندر جانا چاہا تو وہاں موجود خدمتگاروں نے ہمیں بتایا کہ جوتے اتار کر ان کے سپرد کر دیں۔ چنانچہ ہم نے جوتے اتارے تو مزید ہدایت ملی کہ جرابیں بھی! چنانچہ ننگے پاؤں اپنے جوتے ایک سکھ خدمت گار کے سامنے رکھ دیئے، انہوں نے ہمیں ایک ٹوکن دیا اور ہم شدید ٹھنڈے فرش پر ننگے پاؤں گورودوارے میں گئے۔ وہاں عمارتیں ہی عمارتیں تھیں بلکہ ایک اَور بہت بڑا منصوبہ زیر تعمیر تھا۔ اس وقت ان کا کوئی مذہبی پروگرام نہ ہو رہا تھا۔ اس لئے ہم مزید معلومات لئے بغیر گھوم پھر کر واپس آگئے کہ پیروں سے ٹھنڈ چڑھنے لگی تھی۔ واپس آئے تو ہمیں جو بوٹ ملے وہ چمک رہے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ اس ڈیوڑھی میں بڑی عمروں کے پانچ چھ سکھ فرش پر برش پالش لئے بیٹھے تھے اور جمع ہونے والے جوتوں کو پالش کئے جا رہے تھے۔ یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوئی۔ یہ ایک انوکھی خدمت تھی جو ہر زائر کا دل جیتنے والی تھی۔

اس کے بعد ہم قریب ہی واقع شہر کلانور گئے اور وہاں شہر سے باہر دور کھیتوں میں اس یادگار کو دیکھا جہاں مشہور مغلیہ بادشاہ اکبر کی تاج پوشی ہوئی تھی۔ یہ پتھر کا بنا ہوا بہت بڑا تخت ہے جس کے گرد چار فٹ اونچی چار دیواری بنی ہوئی ہے۔ یہ کھلی جگہ تھی اور یہاں حکومت کی طرف سے بس یہ بورڈ لگا تھا کہ اسے نقصان پہنچانے والا قابل سزا ہو گا۔ اس کے علاوہ اس کی کوئی حفاظت یا اہمیت نہ تھی۔ چنانچہ یہ دیکھ کر اس امر کا شدت سے احساس ہوا کہ کاش یہ حکمران اور یہ بڑے بڑے بادشاہ اپنی طمطراق کے وقت اس حقیقت کو بھی سامنے رکھ لیا کریں جو اِس وقت ہمارے سامنے تھی۔

(باقی آئندہ)

سالانہ عرب اجتماع 2018ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ تبلیغ کو مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب کی تعلیم و تربیت اور تبلیغی کاموں کو وسعت دینے کے لئے 10 تبلیغی ڈیسک قائم کرنے کی توفیق ملی ہے۔ گذشتہ 4 سال سے عرب ڈیسک کو عرب احباب کے ساتھ دو روزہ تربیتی و تبلیغی اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے جس میں عرب احمدی مرد و خواتین بڑے شوق اور دینی جوش و جذبے سے اپنے اہل خانہ کے ساتھ شرکت کرتے ہیں۔ ہر سال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت اس اجتماع کے لئے نمائندہ بھجواتے ہیں گذشتہ سال محترم محمد احمد نعیم صاحب مبلغ سلسلہ عرب ڈیسک لندن تشریف لائے تھے امسال حضورِ انور نے محترم مولانا عبد المؤمن طاہر صاحب انچارج عرب ڈیسک کو بھجوایا تھا۔

امسال یہ اجتماع 30،31 دسمبر 2018ء کو مسجد بیت العزیز Riedstadt میں منعقد ہوا۔ تاہم مہمانوں کی رہائش اور کھانے وغیرہ کا اہتمام جامعہ احمدیہ جرمنی کی عمارت میں کیا گیا تھا۔ پہلے روز کا اجلاس بعد از نماز ظہر و عصر تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ بعد ازاں محترم مولانا عبد المؤمن طاہر صاحب نے افتتاحی خطاب کیا۔

اس اجتماع میں احمدی احباب کو جماعتی نظام اور نیشنل عہدیداران سے تعارف بھی حاصل ہوتا ہے۔ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ بھی اپنی عاملہ کے ساتھ کچھ وقت احمدی خواتین کے ساتھ گزارتی ہیں۔ مردوں کی طرف امسال مکرم نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی، محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ جرمنی، محترم مولانا ڈاکٹر عبد الغفار صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم حماد ہیرٹر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعین، محترم مولانا محمد احمد راشد صاحب مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ و انچارج ترک ڈیسک، محترم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب استاد جامعہ احمدیہ جرمنی و انچارج عرب ڈیسک جرمنی اور محترم حافظ فرید احمد خالد صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی نے تقاریر کیں۔

مورخہ 30 دسمبر کی رات اجتماعی کھانے کے بعد محترم مولانا عبد المؤمن طاہر صاحب کے ساتھ مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا جس میں بعض غیر احمدی عرب مہمانوں نے بھی سوالات کئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بھی بہت دلچسپ رہا۔ دو غیر احمدی نوجوانوں نے تفصیل سے سوالات کئے اور اگلے روز انہوں نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت اختیار کر لی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس اجتماع میں 23 غیر احمدی اور 56 احمدی مردوں نے شرکت کی اسی طرح 22 عورتیں اور 35 بچے شامل ہوئے۔ سبھی احباب اس اجتماع کے انعقاد پر بہت خوش تھے اور ان جذبات کا اظہار کیا کہ ہم نے یہاں آ کر اپنے اندر واضح پاک تبدیلی محسوس کی ہے نیز جملہ انتظامات اور ضیافت و مہمانوازی کو بہت سراہا، الحمد للہ۔ ان شاندار انتظامات کے لیے محترم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب اور ان کی ٹیم، محترم سرفراز احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ جرمنی، مکرم عثمان احمد چیمہ صاحب استاد جامعہ احمدیہ جرمنی، مکرم انیق احمد صاحب مربی سلسلہ شعبہ تبلیغ، مکرم عمران اکبر صاحب اور مکرم نور احمد صاحب۔ اسی طرح چوہدری عزیز احمد بنگالی صاحب اور حسن ظفر بھٹی صاحب نیشنل شعبہ تبلیغ کی ٹیم نے بہت مدد کی۔ نیز محترم حبیب الرحمٰن ناصر صاحب اور محترم عدیل خالد صاحب مبلغین شعبہ تبلیغ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (رپورٹ از شعبہ تبلیغ، جرمنی)

صدر وفاقی جمہوریہ جرمنی جناب

Frank-Walter Steinmeier

سے جماعت احمدیہ جرمنی کے وفد کی ملاقات

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کی واحد مسلمان تنظیم ہے جو انتظامی طور پر ایک مذہبی جماعت اور مشارکت قانونی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لحاظ سے جماعت کو صوبہ ہیسن میں سرکاری اسکولوں میں اسلامیات کی تعلیم دینے کی اجازت ہے نیز بعض قانونی اختیارات بھی حاصل ہیں جو کہ دوسری تنظیموں کو حاصل نہیں ہوتے۔ اسی طرح جماعت جرمن حکومت کی طرف سے قائم کردہ جرمن اسلام کانفرنس کی بھی رکن ہے اور اس ضمن میں بھی مسلمانوں کے متعلق متعدد حکومتی منصوبوں پر دیگر مسلمان تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔

جرمن اسلام کانفرنس کا ایک فعال رکن ہونے کی حیثیت سے جناب صدر مملکت وفاقی جمہوریہ جرمنی، شٹائن مائیر صاحب، نے جماعت احمدیہ کے نمائندوں سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا اور اپنے دفتر آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ ۱۵ ؍نومبر ۲۰۱۸ء کو ایک جماعتی وفد نے صدر صاحب سے ملاقات کی۔ اس وفد میں محترم امیر صاحب جرمنی، عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب، نیشنل سیکریٹری امور خارجیہ، خاکسار ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ، اسسٹنٹ نیشنل سیکریٹری امور خارجیہ و نمائندہ برائے جرمن اسلام کانفرنس، وہاج بن ساجد صاحب، شامل تھے۔

قریباً ایک گھنٹہ پر مشتمل یہ ملاقات ایوان صدر، برلن میں ہوئی۔ ملاقات کے آغاز سے پہلے صدر صاحب کے سرکاری فوٹوگرافر اور ایم ٹی اے جرمنی کے نمائندہ، مکرم افتخار احمد باجوہ صاحب نے تصاویر بنائیں۔ اس کے بعد باقاعدہ ملاقات کا اغاز ہوا جس میں صدر صاحب کے علاوہ ان کی دو معاونات بھی شامل ہوئیں۔

دوران گفتگو جماعت کا تعارف اور جماعت جرمنی کی تاریخ اور معاشرتی خدمات کا تفصیلی تذکرہ ہوا۔ عام سیاستدانوں سے ہٹ کر صدر صاحب نے مذہبی تعلیمات کے متعلق دلچسپی ظاہر کی اور بعض سوالات بھی کئے مثلاً خاتم النبیین کا کیا مطلب ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو نبی ماننے کی وجہ سے بعض لوگ احمدیوں کو مرتد اور واجب القتل کیوں قرار دیتے ہیں۔ جماعت کا قرآن کریم کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔ صدر صاحب کے ایک سوال پر انہیں جماعت کے چندہ کے نظام کے متعلق بتایا گیا کہ کس طرح اکٹھا کیا جاتا ہے اور یہ کہ جماعت ہر طرح کی بیرونی مالی امداد اور بیرونی ممالک کے رسوخ سے آزاد اور اپنے مالی ذرائع سے ہی تمام کام سرانجام دیتی ہے۔ مساجد کی تعمیر، اور وسیع تبلیغی کام بھی چندوں ہی سے کئے جاتے ہیں۔

مختلف مواقع پر صدر صاحب کی گفتگو سے ظاہر ہوتا تھا کہ انہیں جماعت کی خدمات نیز تازہ واقعات کا کافی علم ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایرفورٹ میں مسجد کے سنگ بنیاد اور اس ضمن میں بحث کا ذکر کیا۔ اسی طرح جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کا بھی ذکر کیا۔ صدر صاحب کے اکثر سوالات کا مقصد جرمن اسلام کانفرنس کے مستقبل کے متعلق جماعتی رائے جاننا تھا۔ نیز یہ کہ احمدی مسلمان موجودہ حالات میں جرمنی میں اپنا کیا مستقبل دیکھ رہے ہیں۔ اس ضمن میں جماعت جرمنی کے دیگر مسلمان تنظیموں کے ساتھ تعلقات بھی موضوع گفتگو رہے۔ شٹائن مائیر صاحب مسلمانوں کے لئے نرمی اور ہمدردی رکھتے ہیں اور جرمنی میں اسلام مخالف تحریکوں کے طرز عمل پر تشویش کا اظہار کرتے رہے۔ ان کا اندازِ گفتگو سنجیدہ، نرم، دھیما اور ہمدردانہ تھا۔

ملاقات کے اختتام پر ان کی دینی تعلیمات سے دلچسپی کے پیش نظر حضرت مسیح موعودؑ کی شہرہ آفاق تصنیف «اسلامی اصول کی فلاسفی» اور حالات حاضرہ میں رہنمائی پر مشتمل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کی منتخب تقاریر کا مجموعہ «ورلڈ کرائسس» بزبان جرمن پیش کی گئیں۔

(رپورٹ: ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ، نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ)

سال 2018ء میں وفات پاجانے والے موصیان کرام جماعت احمدیہ جرمنی

نمبرشمار	نام موصی/موصیہ	تاریخ وفات	جماعت	وصیت نمبر	تدفین
1	مکرم مقصود احمد باجوہ صاحب ولد مکرم حکیم محمد اسلم صاحب	10-01-2018	Langen	22088	ربوہ
2	مکرم محمد خان صاحب ولد مکرم رانا غلام مصطفی صاحب	21-01-2018	Köln	37233	ربوہ
3	مکرم نعیم اللہ خالد صاحب ولد مکرم ڈاکٹر عبید اللہ صاحب	31-01-2018	Frankenthal	21361	جرمنی
4	مکرم الطاف قادر خالد صاحب ولد مکرم فضل قادر اٹھوال صاحب	01-02-2018	Eidelstedt	69906	ربوہ
5	مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب ولد مکرم چوہدری دین محمد صاحب	09-02-2018	Billstedt	16661	جرمنی
6	مکرمہ مریم صدیقہ کھوسہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد جلال کھوسہ صاحب	23-02-2018	Erfelden	22228	ربوہ
7	مکرم محمد اسماعیل صاحب ولد مکرم میاں کریم بخش صاحب	16-03-2018	Marburg	11953	جرمنی
8	مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم فیض احمد صاحب	08-04-2018	Calw	99275	جرمنی
9	مکرمہ تنویر حمید صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الحمید صاحب	10-04-2018	Mosbach	50066	ربوہ
10	مکرم محمد دین منگلا صاحب ولد مکرم اللہ بخش صاحب	11-04-2018	Rodgau	53820	ربوہ
11	مکرم خواجہ عبد المنان صاحب ولد مکرم خواجہ محمد عبد اللہ صاحب	24-04-2018	Bocholt	100079	ربوہ
12	مکرم رفیق احمد شاہد صاحب ولد مکرم رشید احمد مرحوم	21-04-2018	Nur Moschee	64923	جرمنی
13	مکرم منور احمد اختر صاحب ولد مکرم فقیر محمد صاحب	24-05-2018	Düsseldorf	26294	ربوہ
14	مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ بنت مکرم عمر دین صاحب	05-06-2018	Lampertheim	32468	جرمنی
15	مکرمہ سلیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد سروعہ صاحب	06-06-2018	Herborn	53870	جرمنی
16	مکرمہ شمیم اے بخاری صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبد اللطیف صاحب	07-06-2018	Eschersheim	20220	جرمنی
17	مکرم خالد احمد صاحب ولد مکرم عطاء اللہ صاحب	17-06-2018	Kranichstein West	100752	ربوہ
18	مکرم شیخ محمد شفیق صاحب ولد مکرم شیخ محمد صدیق صاحب	22-06-2018	Hatterheim	94230	ربوہ
19	مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب ولد مکرم محمد اشرف صاحب	27-06-2018	Radevormwald	26408	جرمنی
20	مکرم گل ناز پرویز صاحب ولد مکرم چوہدری عنایت اللہ اٹھوال صاحب	29-06-2018	Soest	48110	ربوہ
21	مکرمہ امتہ العزیز سنوری صاحبہ اہلیہ مکرم محمد مختار احمد صاحب	06-07-2018	Fazl e Umar Moschee	21835	ربوہ
22	مکرم چودھری کلیم اللہ صاحب ولد مکرم چوہدری ضیاء اللہ صاحب	28-07-2018	Kaiserlautern	26490	جرمنی
23	مکرمہ مسعودہ ناصرہ صاحبہ اہلیہ مکرم کریم الدین مبشر صاحب	04-08-2018	Raunheim Nord	35178	جرمنی
24	مکرمہ سعدیہ ماجد صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الماجد رحمانی صاحب	15-08-2018	Niedernhausen	17086	جرمنی
25	مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم احمد الدین صاحب	24-08-2018	Gross Gerau Ost	21720	ربوہ
26	مکرم منیر احمد بٹ صاحب ولد مکرم عبد الواحد بٹ صاحب	10-09-2018	Baitul Jame Nord	18665	جرمنی
27	مکرمہ شمسہ ممتاز خان صاحبہ اہلیہ مکرم رانا ممتاز احمد خان صاحب	16-09-2018	Bonn	49190	ربوہ
28	مکرمہ امتہ الحئی صاحبہ بنت مکرم نور محمد صاحب	16-09-2018	Rüdesheim	84515	جرمنی
29	مکرمہ حسین بی بی صاحبہ بنت مکرم کریم بخش صاحب	17-09-2018	Dietzenbach	0134/18w	جرمنی
30	مکرم محمد ذوالقرنین بٹ صاحب ولد مکرم جان محمد بٹ صاحب	22-09-2018	Baitul Jame Nord	98147	جرمنی
31	مکرم محمد صدیق بٹ صاحب ولد مکرم محمد شریف صاحب	25-09-2018	Stockstadt	96540	جرمنی
32	مکرمہ زیتون خانم صاحبہ بنت مکرم الطاف خان صاحب	11-10-2018	Pfungstadt	53847	ربوہ
33	مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ بنت مکرم جلال دین کشمیری صاحب	21-10-2018	Bocholt	27834	جرمنی

34	مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر نور احمد صاحب	22-10-2018	Raunheim Nord	17773	ربوہ
35	مکرمہ روبینہ منیر صاحبہ اہلیہ مکرم احمد منیر مجیب صاحب	19-11-2018	Neu Isenburg	64962	جرمنی
36	مکرمہ زیب النساء صاحبہ بنت مکرم محمد اسماعیل صاحب	04-12-2018	Bielefeld	102310	ربوہ
37	مکرمہ قمر منیر بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیق بٹ صاحب	05-12-2018	Gross Umstadt	87413	ربوہ
38	مکرمہ عذرہ نعیم صاحبہ بنت مکرم محمد رفیق بٹ صاحب	13-12-2018	Wabern	34305	ربوہ
39	مکرمہ محمد عائشہ لبنیٰ خان صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عاصم صاحب	22-12-2018	München	67630	جرمنی

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَنَوِّرْ مَرْقَدَھُمْ وَارْفَعْ دَرَجَاتِھِمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ط

تین اکتوبر: جرمنی میں دروازے کھلے رکھنے کا دن

رپورٹ: صفوان احمد ملک۔ کارکن شعبہ تبلیغ جرمنی

3 اکتوبر کا دن مشرقی ومغربی جرمنی کے دوبارہ متحد ہونے کی یاد میں منایا جاتا ہے اور اس اعتبار سے یوم اتحاد کہلاتا ہے۔ اِس روز جرمنی بھر میں جماعت احمدیہ Open Mosque Day کے طور پر مناتی ہے۔اس روز ہماری مسجدوں میں عید کا سماں ہوتا ہے۔ ہمارے اطفال، خدام، انصار، لجنہ اور ناصرات شامل ہو کر مختلف فرائض انجام دے رہے ہوتے ہیں۔اس پروگرام کے لاکھوں کی تعداد میں دعوت نامے جرمنی بھر میں تقسیم کئے جاتے ہیں اور مساجد اور نماز سنٹرز میں اسلام کے متعلق نمائش بھی لگائی جاتی ہے۔ ان پروگراموں کی ہر قسم کے میڈیا میں وسیع پیمانے پر تشہیر کی جاتی ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچ سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے اس پروگرام میں کثرت سے مہمان تشریف لاتے ہیں جنہیں اسلام احمدیت کا صحیح معنوں میں تعارف کروانے کے لئے کچھ سالوں سے جامعہ احمدیہ کے طلباء سے بھی مدد حاصل کی جاتی ہے مکمل پلان تیار کر کے جرمنی کے طول وعرض میں طلباء جامعہ احمدیہ کو بھجوایا جاتا ہے۔ تاہم نیشنل شعبہ جات کے سیکرٹریان اور خود نیشنل امیر صاحب بھی مساجد کا دورہ کرتے ہیں۔

اس دن جہاں مہمانوں کو روحانی غذا سے متمتع کیا جاتا ہے وہاں مادی غذا کا انتظام بھی کیا جاتا ہے اور چائے، کافی اور کیک کے علاوہ پاکستانی کھانے بھی مہمانوں کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اِس روز پورے جرمنی میں چھٹی ہوتی ہے تمام کاروبار اور دکانیں بند ہوتی ہیں چنانچہ اکثر مہمان اپنی فیملیوں کے ساتھ گھروں سے نکلتے ہیں۔ اسی کے پیش نظر اس موقع پر ہم بچوں کے کھیلنے اور ان کی دلچسپی کے سامان بھی مہیا کرتے ہیں جس سے ہمارے بچے بھی مہمان بچوں کے ساتھ گھل مل جاتے ہیں اور ان میں بھی بچپن سے ہی تبلیغ کا ایک خاموش شوق پیدا ہو رہا ہے۔

امسال یہ پروگرام 48 مساجد اور 36 نماز سنٹرز میں منعقد کیا گیا اور ان میں مجموعی طور پر 4001 مہمانوں نے شرکت کی اور اسلام احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انتظامات کرنے والے اور کسی بھی رنگ میں حصہ لینے والے احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے نوازے اور انہیں اخلاص ووفا میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

عرفان احمد خان

24/جون 2016ء کو برطانیہ کے 52فیصد عوام نے یورپی یونین چھوڑنے کے لئے حق رائے دہی استعمال کیا تھا۔حکومت برطانیہ کو عوامی فیصلہ کے آگے سرتسلیم خم کرتے ہوئے 29/مارچ2019ء تک یورپی یونین کی ممبرشپ سے باہر ہوجانا ہے۔یورپی یونین میں داخلہ یا یورپی یونین کو خیر آباد کہنا اتنا آسان نہیں۔دونوں امور میں 27 ممالک کی توثیق درکار ہوتی ہے۔یورپی یونین کا ممبر بننے کی ترکی کی خواہش کئی سال سے یورپی یونین کے سرکردہ ممبران کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے التوا کا شکار ہے۔اب برطانیہ کے عوام نے یورپی یونین سے باہر نکلنے کا فیصلہ کیا تو باعزت روانگی کے لئے 18ماہ تک یورپی یونین کی مذاکراتی ٹیم کے ساتھ جو طے کیا تھا اس کو برطانوی پارلیمنٹ نے 202 کے مقابلے میں 230 ووٹ کی اکثریت سے ردّ کردیا۔ردّ کرنے کے حق میں برسراقتدار ٹوری پارٹی کے 118 ممبران بھی شامل تھے۔

پارلیمنٹ میں برسراقتدار پارٹی کو شکست ہونے پر اپوزیشن لیبر پارٹی نے وزیراعظم کو رخصت کرنے کے لئے عدم اعتماد کی جو تحریک پیش کی تھی اس کے نامنظور ہونے پر موجودہ وزیراعظم کی سیٹ تو بچ گئی لیکن برطانیہ کو عالمی سیاست میں جس تنقید کا سامنا ہے اس ماحول میں ملک کی سربراہی کرنا جان جوکھوں کا کام ہے۔874دن رات ایک کر کے 585 صفحات کی جو دستاویز تیار کی گئی تھی اس کو برطانوی پارلیمنٹ نے نامنظور کر کے عالمی سطح پر اپنی مشکلات میں اضافہ کر لیا ہے۔ان 585صفحات میں سے جن امور کو برطانوی پارلیمنٹ نے منظور نہیں کیا وہ درج ذیل ہیں۔

1۔یورپی یونین ممالک کے شہریوں کو برطانیہ میں اور برطانوی شہریوں کو یورپی یونین میں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہوگا۔

2۔برطانوی پاسپورٹ کے حامل وہ شہری جو پانچ سال سے یورپی یونین ممالک میں رہ رہے ہیں وہ چاہیں تو ان ممالک میں مستقل رہائش اختیار کرسکیں گے۔یورپی یونین ممالک کے وہ شہری جو برطانیہ میں آباد ہیں ان کو بھی یہی حق حاصل ہوگا۔

3۔یورپی یونین کے برطانیہ میں رہائش رکھنے والے شہریوں کے فیملی ممبرز یا غیر شادی شدہ ساتھی، بچے،والدین یا گرینڈ والدین ان کے ساتھ رہ سکیں گے۔

4۔ورکرز اور بزنس کرنے والوں کو وہی حقوق حاصل ہوں گے جو اب حاصل ہیں۔

5۔یوکے اور یورپی یونین میں علیحدگی کا تمام کام ۲۱ماہ میں یعنی 31/دسمبر 2020ء تک مکمل ہوجائے گا۔

6۔اگر انخلاء کی مدت بڑھانے کی ضرورت پیش آئی تو اس کا فیصلہ یکم جولائی 2020ء تک کرلیا جائے گا۔

7۔یورپی یونین کے ان قوانین کا اطلاق برطانیہ میں جاری رہے گا جو انخلاء کا معاہدہ فائنل ہونے پر طے پائیں گے۔

8۔برطانیہ یورپی یونین کے بجٹ 2019-20ء میں حصہ ڈالے گا۔

9۔اگر یورپی یونین سے انخلاء کی تاریخ تبدیل کرنا پڑی تو برطانیہ 2020ء کے بعد بھی بجٹ میں اپنا حصہ ادا کرے گا۔

10۔برطانیہ نے یورپی یونین کی جو رقم دینی ہے وہ 2020ء تک ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

11۔برطانیہ نے یورپی یونین کو 39بلین پاؤنڈ (45بلین یورو) ادا کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔

12۔دسمبر 2020ء سے پہلے دونوں کے درمیان تجارتی پالیسی طے کرلی جائے گی۔

13۔جب تک تجارتی پالیسی پر اتفاق رائے نہ ہو یوکے اور یورپی یونین کے درمیان موجود کسٹم قوانین کا اطلاق جاری رہے گا۔البتہ ماہی گیری کی صنعت پر کسٹم ڈیوٹی لگادی جائے گی۔

14۔یوکے اور یورپی یونین کے درمیان بارڈر پالیسی کا نیا نظام وضع کیا جائے گا۔

15۔آئرلینڈ کے ساتھ یورپی یونین کے تعلقات گُڈ فرائیڈے معاہدہ 1998ء کا اطلاق جاری رہے گا۔

برطانوی پارلیمنٹ نے حکومت کی طرف سے کئے ہوئے معاہدہ کے خلاف ووٹ دے کر برطانیہ کو ڈھائی سال

پہلے کی پوزیشن پر لاکھڑا کیا ہے۔ برطانیہ میں یورپی یونین کے حوالہ سے جو ریفرنڈم کروایا گیا تھا اس میں انگلینڈ اور ویلز نے یورپی یونین چھوڑنے کے حق میں جبکہ گریٹر لندن اور سکاٹ لینڈ کے لوگ یورپی یونین میں رہنے کے حق میں تھے۔ اب جبکہ پارلیمنٹ نے یورپی یونین کو چھوڑنے کے طریقہ کار کے خلاف ووٹ دیا ہے ایک بار پھر نئے ریفرنڈم کی آوازیں اٹھنے لگی ہیں۔ دو ماہ بعد اگر برطانیہ کسی ڈیل کے بغیر یورپی یونین سے علیحدہ ہوا تو برطانیہ کو 150 بلین پاؤنڈ کا نقصان ہوگا۔ لندن انویسٹمنٹ بینکنگ کا مرکز کہلاتا ہے۔ لیکن اب برطانوی پارلیمنٹ کے فیصلہ کے بعد دنیا کے دس بڑے بنکوں نے اپنے یورپی ہیڈ کوارٹرز فرینکفرٹ منتقل کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ سوائے بنک آف امریکہ کے باقی نو بنکوں نے لائسنس کے لئے جرمن حکومت کو درخواست دے دی ہے۔ بنک آف امریکہ ممکن ہے پیرس میں اپنا یورپین ہیڈ کوارٹر بنائے۔ اس کے علاوہ دنیا کی اہم تجارتی کمپنیاں اور صنعتی ادارے برطانیہ سے نکل جانے کا عندیہ دے رہے ہیں۔ مثلاً ائیربس انڈسٹری جس کے ایک لاکھ دس ہزار ملازمین میں سے ۱۴ ہزار برطانیہ میں کام کرتے ہیں اپنے پلانٹ یورپی یونین ممالک میں منتقل کر لے گا۔ اس وقت برطانیہ کے جنوب مغرب میں Filton (فلٹن) کے مقام پر ائیربس انڈسٹری کمرشل ائیر کرافٹ کے ونگ تیار کر رہی ہے۔ جاپان کی بڑی کمپنی سونی (Sony) اپنا یورپین ہیڈ کوارٹر ہالینڈ میں منتقل کر رہی ہے۔ Dyson والوں نے برطانیہ کو چھوڑ کر سنگاپور جانے کا اعلان کر دیا ہے۔ برطانیہ کی مشہور کار MINI جس کو BMW نے خرید لیا تھا سالانہ دو لاکھ کاریں تیار کرتی ہے اور ایک کار میں تین ہزار پارٹس لگتے ہیں۔ یہ سارا عمل برطانیہ میں مکمل ہوتا ہے لیکن اب BMW نے اپنی تیاری مکمل کر لی ہے کہ اگر برطانیہ نے بغیر کسی معاہدہ کے یورپی یونین کو چھوڑا تو وہ اپنا پلانٹ بند کر کے یورپین یونین کے کسی ملک میں MINI بنانا شروع کر دیں گے۔

ماہرین کی رائے کے مطابق برطانیہ میں گزشتہ کئی سال سے بے روزگاروں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ وہاں کا نیشنل ہیلتھ سسٹم مشکلات کا شکار ہے۔ برطانیہ میں 4 ملین بچے مناسب غذائیت والا کھانا کھانے سے محروم ہیں۔ برطانیہ یورپی یونین کو چھوڑ کر اپنی مشکلات میں اضافہ کرے گا۔ خصوصاً ایسے حالات میں جبکہ برطانوی پاؤنڈ کی قیمت مسلسل گر رہی ہے۔ اس کے مقابلے پر یورپی یونین برطانیہ سے نیا معاہدہ کرنے کو تیار ہے۔ برطانیہ کو دوبارہ یورپی یونین کا ممبر بنانے کے لئے بھی دروازہ کھلا رکھا گیا ہے۔ لیکن اس کے لئے برطانیہ کو دوبارہ درخواست دینا ہوگی۔ جرمنی کے 200 سے زائد ممتاز ماہرین اقتصادیات، سیاستدان اور صنعت کاروں نے برطانوی حکومت کو خط لکھ کر اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کی درخواست کی ہے۔ جرمن چانسلر بھی برطانیہ کو یورپی یونین میں رکھنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اس کی وجہ ان پر جرمن انڈسٹری ایسوسی ایشن کا دباؤ ہے۔ ان کو خطرہ ہے کہ جرمن اشیاء پر برطانیہ میں ڈیوٹی لگنے سے جرمنی کی ایکسپورٹ پر منفی اثرات مرتب ہوں گے اور جرمنی کی برطانیہ سے تجارت 57 فیصد گر سکتی ہے۔ 29/مارچ 2019ء تک یورپی یونین اور برطانیہ کے درمیان روز صورتحال بدلتی رہے گی۔ اصل فیصلہ 29/مارچ کے بعد ہی سامنے آنے کا امکان ہے۔

نئے سال کے موقع پر قارئین کی خدمت میں
ادارۂ اخبار احمدیہ جرمنی
کی طرف سے
دلی مبارکباد
پیش ہے

آپ کے لئے یہ سال کیسا رہے گا؟

اس سال آپ کو قدم قدم پر احتیاط کرنی ہوگی کہ:
آپ کو کام پر کوئی مسئلہ ہو سکتا ہے۔
آپ کو کوئی حادثہ بھی پیش آ سکتا ہے۔
آپ کا اپنے مالک مکان کے ساتھ جھگڑا بھی ہو سکتا ہے۔
آپ کو اس سال کوئی بیماری بھی لاحق ہوگی لیکن جلد دور ہو جائے گی مگر بیماری کے اثرات دیر تک رہیں گے۔
ازدواجی مسائل کا بھی آپ کو سامنا کرنا پڑے گا۔
آپ کا کوئی قریبی اس جہان فانی سے رخصت ہو جائے گا۔
آپ کے بچوں میں سے کوئی بیمار ہوگا، مگر جلد ٹھیک ہو جائے گا۔
آپ کو ایک لمبا اور تکلیف دہ سفر بھی درپیش ہوگا۔
اس سال آپ مالی مسائل سے بھی دوچار ہوں گے۔

یہ وہ باتیں ہیں جو نجومی، ضعیف الاعتقاد لوگوں کو بتا کر اپنی رقم کھری کرتے ہیں۔ چونکہ یہ ساری باتیں انسانی زندگی کا حصہ ہیں لہٰذا ان میں سے بعض پوری بھی ہو جاتی ہیں جس سے ضعیف الاعتقاد لوگوں کا نجومیوں پر اعتقاد بڑھ جاتا ہے۔

اگر آپ سچے احمدی مسلمان ہیں اور آپ نے پچھلا سال خدا کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے گزارا اور دعاؤں سے پچھلے سال کو رخصت کیا اور نئے سال کا بھی دعاؤں سے استقبال کیا اور اگر آپ نے اس سال حتّی الامکان حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی اور جماعت اور خلافت سے محبت اور فدائیت کا تعلق رکھا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سننے اور عمل کرنے کی کوشش کی اور خاص طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ خطبہ جمعہ سنا ہے جو حضور نے ۳۰ دسمبر ۲۰۱۶ کو ارشاد فرمایا تھا جس میں حضور نے ہر احمدی مسلمان کو اپنے آپ سے چند سوال پوچھنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا تھا کہ اگر ان سوالوں کے جواب مثبت ہیں تو ہم نے کچھ کمزوریوں کے باوجود بہت کچھ پایا۔

اور ان کے ساتھ آپ نے حضور ایدہ اللہ کے لیے دعا بھی کی اور حضور کی خدمت میں دعا کے لئے خط بھی لکھے تو یقین جانیے کہ یہ سال آپ کے لئے بہت ہی بابرکت اور خوشیوں بھرا سال ہے اور آپ حضرت مسیح موعودؑ کے اس حصار میں شامل ہیں جس کے بارے میں حضورؑ نے فرمایا تھا کہ۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

(از محمد انیس دیالگڑھی)

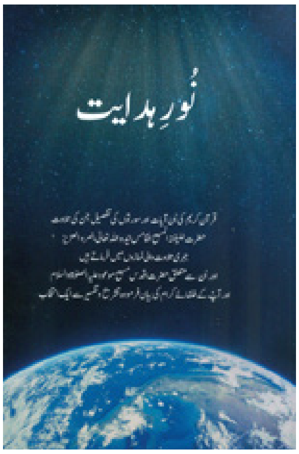

اس کتاب میں ان تمام آیات اور سورتوں کا، جن کی جہری تلاوت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نمازوں میں فرماتے ہیں ،عربی متن مع ترجمہ و تشریح شائع کی گئی ہے تا کہ افراد جماعت جب ان آیات اور سورتوں کی تلاوت سنیں تو اس کا مفہوم ان کے پیش نظر ہو۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایک موقع پر خود نماز میں تلاوت کی جانے والی آیات سے متعلق فرمایا تھا کہ بچوں کو اور خصوصیت سے بڑوں کو بھی وہ آیتیں یاد کرنی چاہئیں جن کی نمازوں میں تلاوت کرتا ہوں۔۔۔یہ آیتیں جو میں نے چُنی ہیں کسی مقصد کے لئے چنی ہیں۔اگر ان کا ترجمہ آتا ہو تو اس کا دل پر اثر پڑے گا۔

قیمت صرف 10 یورو

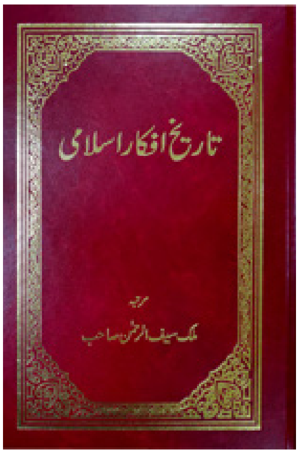

"تاریخ افکار اسلامی" جماعت کے بہت ہی معروف بزرگ، عالم اور مفتی سلسلہ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم کی ایک نہایت دلچسپ تصنیف ہے۔اس میں امت مسلمہ کے مختلف فرقوں اور تحریکوں کے نظریات کا تعارف کروایا گیا ہے۔اسی طرح فقہ کے مآخذ پر بھی بحث کی گئی ہے۔ابتدائے اسلام سے لے کر بیسویں صدی تک اہل اسلام کی مختلف تحریکات کا ذکر جس عالمانہ اور محققانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔اس اعتبار سے یہ ایک نایاب اور منفرد کتاب ہے۔

قیمت صرف 5 یورو

Kashmiri Diamonds
Wedding & Event Hall

---NEU---

Auf kurze Entfernung zu Frankfurt,

mit neuester Ausstattung,

in ruhige ländlicher Lage -

lassen Sie Ihre Träume wahr werden

bei *Kashmiri Diamond* Hochzeitshallen.

Unser Angebot:

- Hervorragende Leistung
- Mehr Platz für Besucher
- Köstliche Speisen vom Besten
- Catering Service
- Parkplatz für alle
- Und vieles mehr zu angenehmen Preisen

---📢خوشخبری📢---

پاکستانی کمیونٹی کے لئے فرینکفرٹ سے کچھ فاصلے پر
جدید سہولیات سے آراستہ
کشمیری ڈائمنڈ شادی ہال
آپ کے خوابوں کی تکمیل
پرسکون ماحول
ہمارا نصب العین آپ کی خدمت
📢ہماری پیشکش
باکمال سروس ♦
زیادہ مہمانوں کی گنجائش♦
اعلی معیار کالاجواب کھانا♦
کیٹرنگ سروس♦
وسیع کار پارکنگ کی سہولت♦
انتہائی مناسب دام♦
آپ کی خدمت میں پیش پیش

Kashmiri Diamonds

In den Ensterwiesen 3, 61276 Weilrod

Follow us on Instagram: kashmiri_diamonds

Faheem Khawaja: 0157/ 89565275

Haleem Khawaja: 0173/ 5874886

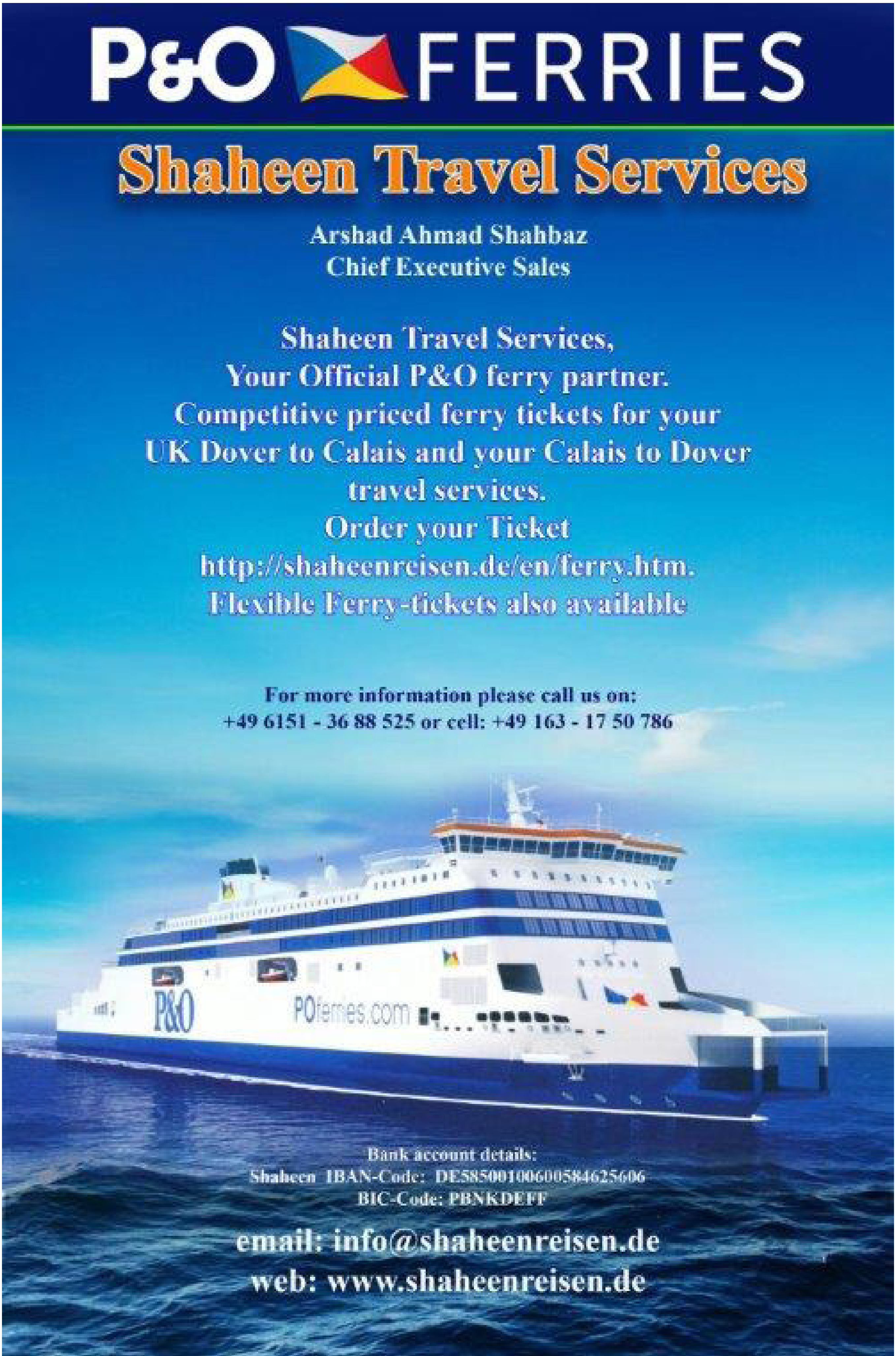

P&O FERRIES
Shaheen Travel Services
Arshad Ahmad Shahbaz
Chief Executive Sales
Shaheen Travel Services,
Your Official P&O ferry partner.
Competitive priced ferry tickets for your
UK Dover to Calais and your Calais to Dover
travel services.
Order your Ticket
http://shaheenreisen.de/en/ferry.htm.
Flexible Ferry-tickets also available
For more information please call us on:
+49 6151 - 36 88 525 or cell: +49 163 - 17 50 786
P&O
POferries.com
Bank account details:
Shaheen IBAN-Code: DE58500100600584625606
BIC-Code: PBNKDEFF
email: info@shaheenreisen.de
web: www.shaheenreisen.de

نئے سال کی حقیقی مبارکباد

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالِ نو کے پہلے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

آج 2019ء کا پہلا جمعہ ہے۔اس حوالے سے میں تمام دنیا کے احمدیوں کو پہلے تو نئے سال کی مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ یہ سال ہمارے لئے مبارک کرے اور بے شمار کامیابیاں لے کر آئے لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ صرف رسمی مبارکباد کہہ دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔نہ ہی رسمی مبارکباد اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔سال کی حقیقی مبارکباد یہ ہے کہ ہم یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایک اور سال کا سورج دکھایا ہے اس میں داخل کیا ہے تو اس میں ہم اپنے اندر کی کمزوریوں اور اندھیروں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔گزشتہ سال میں جو کمیاں اور کوتاہیاں ہوگئی ہیں ہم یہ عہد کریں کہ ہم انہیں دور کریں گے۔اپنے اندر پہلے سے بڑھ کر وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے حصول کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے عہد بیعت باندھا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک موقع پر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ ایک احمدی کو کیسا ہونا چاہیے فرمایا کہ ”آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہیں ماننا چاہیے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اُسے برکت ہوتی ہے۔“فرمایا کہ......... ”کوشش کرو کہ جب اس سلسلے میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو، متقی بنو، ہر ایک بدی سے بچو......... رات اور دن تضرّع میں لگے رہو......... زبانوں کو نرم رکھو، استغفار کو اپنا معمول بناؤ، نمازوں میں دعائیں کرو۔“نمازوں میں دعائیں تبھی ہوں گی جب نمازوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے، انہیں سنوار کر پڑھنے والے ہوں گے۔فرمایا کہ..... ”نِرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا............ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عملِ صالح بھی رکھا ہے۔“ فرمایا ”عمل صالح اُسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔“(ملفوظات جلد 4 صفحہ 274، 275 ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان) پس یہ معیار ہے، یہ لائحہ عمل ہے اس پر اگر ہم اس سال میں عمل کرنے والے ہوں گے ان باتوں کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال کرنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً یہ سال ہمارے لئے مبارک اور بہت سی برکتیں لانے والا سال ہوگا اور اگر یہ نہیں تو جیسا کہ میں نے کہا ہمارے نئے سال کی مبارکباد رسمی مبارکباد ہے۔نئے سال کے آغاز کی پہلی رات میں تہجد اور باجماعت فجر کی نماز پڑھ لینا تمام سال کی نیکیوں پر حاوی نہیں ہو جاتا بلکہ اس کوشش کو حتّی المقدور تمام سال پر جاری رکھنا اصل نیکی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور حقیقت میں ہماری ذاتی زندگیوں میں بھی یہ سال بے شمار برکات لانے والا بنے اور جماعت کی غیر معمولی ترقیات بھی ہم دیکھنے والے ہوں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مؤرخہ ۰۴ رجنوری ۲۰۱۹ء بمقام بیت الفتوح لندن، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ ۲۵ جنوری ۲۰۱۹ء)

Monthly Germany

AKHBAR-E-AHMADIYYA

VOL 20 | ISSUE 01 | JANUAR 2019

ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editior : Muhammad Ilyas Munir